All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

آلسلام علیکم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئ۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کرکے ہی پبلش کیا جاتا ہے چُوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Nkd (ZT) (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے شکریہ۔۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تنبیہ: لکھاری کے حقوق کی حفاظت کیلئے اہم پیغام"

اس ناول کے تمام جملوں کی حقوق مصنف یا لکھاری **'وشاء ندیم'** کے نام پر ہیں۔ کسی بھی صورت میں، اس ناول کے کسی بھی حصہ یا کہانی کو کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر شیئر کرنے سے پہلے، لکھاری کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ بغیر اجازت کے کسی بھی شخص یا پلیٹفارم پر یہ ناول کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔

اس ناول کو **"ناولز کی دنیا"** پلیٹفارم پر لکھاری کی اجازت کے ساتھ پبلش کیا جا رہا ہے، لہذا اگر یہ ناول اس پلیٹفارم کے علاوہ کہیں اور بھی ملتا ہے یا اس پی ڈی ایف کو استعمال کر کے مختلف جگہ پبلش کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کاروائی کی جا سکتی ہے۔

All Rights Reserved to the Writer "**Wisha Nadeem**" And "**Novels ki Duniya**". Publishing this novel or any part of this story is prohibited to any Website, Channel, Book and Any Digital Or Social Platform…

(یہ کہانی اور اس میں موجودہ کردار صرف تخیلات ہیں۔ کسی بھی واقعی کہانی یا شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کسی قسم کی مماثلت پائی جاتی ہے تو یہ صرف اتفاق سمجھا جائے گا۔۔)

یہ ایک فرضی کہانی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اسے فرضی کہانی کی طرح ہی پڑھا جائے۔۔اس میں بہت سے سینز ایسے ہوں گے جو کہ آپ کو تب تک فضول لگیں گے جب تک کہ آپ ان کو سمجھ نہ لیں۔۔اس ناول میں موجود ہر ٹاپک کو لکھنے کے پیچھے کوئی مقصد ہے اور جو وہ سمجھ جائے وہی عقل مند ہے۔۔علاوہ ازیں جب تک کہانی مکمل نہ ہو جائے اس کے بارے میں کوئی رائے اختیار نہ کریں کیونکہ آخر میں آپ کو پچھتاوا ہو سکتا ہے۔۔یہ کہانی راستوں کو پہچاننے کی ہے۔۔ان راستوں کو پہچاننے کی کہانی جہاں ہمیں جانا تھا مگر ہم بھٹک گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ہم کیوں چلے اِس راہ پر

از قلم: وشاء ندیم

روح پہ اب افتاد کوئی آئے تو گھبرا جاتی ہے

رہ رہ کر جب یاد کوئی آئے تو گھبرا جاتی ہے

آنکھ نے اتنے شہر اجڑتے دیکھے ہیں کہ رستے میں

اب بستی آباد کوئی آئے تو گھبرا جاتی ہے

وہ لڑکی جو دشمن کا ہر حملہ ہنس کر سہتی ہے

اپنوں کی امداد کوئی آئے تو گھبرا جاتی ہے

اس کو ویرانوں سے گھور اندھیروں سے کچھ خوف نہیں

لیکن آدم زاد کوئی آئے تو گھبرا جاتی ہے

دل میں اتنی گہری چپ ہے اتنا گم سناٹا ہے

بھولی بھٹکی یاد کوئی آئے تو گھبرا جاتی ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دل اس شہر میں جیسے ایک پر ٹوٹی تن تنہا چڑیا

جنگل میں صیاد کوئی آئے تو گھبر اجاتی ہے

فرحت عباس شاہ

"تو پھر اب۔۔"

"آپ کو جو حکم ملا ہے اس پر عمل کریں آپ حقیقت سے واقف ہیں اور میں ٹھیک ہوں میری فکر مت کریں۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ پیچھے بیٹھے لوگوں نے اسے دکھ اور افسوس سے جاتا دیکھا۔

"اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ اور اگر ایسی کوئی بات ہے بھی تو وہ غداری نہیں کرے گی ہم سب ہی جانتے ہیں تو پھر مشن کو ختم کرنے کا وقت ہوا اب" سامنے والی کرسی پر بیٹھے انسان نے انتہائی رعب دار آواز میں کہا جسے سن کر سب یک زبان ہو کر بولے۔

"یس سر" کلاس میں سر اختر کی آواز گونج رہی تھی۔

سب سٹوڈنٹس ہمہ تن گوش ہو کر انہیں سن رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی اپنی کتابوں میں پوائنٹس بھی لکھ رہے تھے۔

کلاس کی آخری سیٹ پر بیٹھی وہ اپنے نوٹ پیڈ پر جھکی سر کی بتائی ہوئی باتیں لکھ رہی تھی جب اچانک اس کی دوست نے اس کے پیر پر اپنا پاؤں مارا۔

"ابے۔۔" اس نے مشکل سے اپنی چیخ روکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیا تکلیف ہے چپ کر کے اپنا کام کرو" غصے سے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو گھورا اس نے۔

" بلکل بھی دل نہیں کر رہا کلاس لینے کو۔۔ چل نا باہر چلتے ہیں" سامنے بیٹھی لڑکی نے آہستہ آواز میں کہا۔

"زبان بند کر کے بیٹھو پچھلی بار کی بے عزتی ابھی بھولی نہیں ہوں میں" وہ خفگی سے رخ موڑ کر بیٹھ گئی اور دوبارہ سے نوٹ پیڈ پر لکھنے لگی۔

"بات مت کرنا مجھ سے اب" اس کی دوست نے غصے سے کہا جس کے جواب میں اس نے ہاتھ جھلا کر اسے دفعہ ہونے کا اشارہ کیا۔

اس وقت وہ دونوں کیفیٹیریا میں بیٹھی تھیں۔

"اچھا بہن بس کر دو کتنا ناراض رہو گی۔۔ اپنی بار کا تو پتا ہی نہیں نا۔۔ میں کہوں کلاس سے باہر چلو تو تمہیں یاد آ جاتا ہے کہ پڑھائی کتنی ضروری ہے اور آج جب میں نے عمل کر لیا تو ناراض ہو گئی ہو" وہ بول رہی تھی جب کہ اس کی دوست منہ دوسری طرف کیے بیٹھی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ معاف کیا جاؤ کیا یاد کرو گی" اس نے ایک ادا سے چہرہ موڑا تو وہ ہنس پڑی۔

"چلو پھر کچھ کھا لیتے ہیں بہت بھوک لگی ہے مجھے" اس نے چھوٹو کو آرڈر لینے کا اشارہ کیا اور کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"بھوکی" اس کی دوست نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

"کام وقت پر ہو جانا چاہیے ورنہ" اندھیرے میں سے ایک رعب دار آواز ابھری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جی جی سر آج ہی کام ہو جائے گا۔۔ میں جاؤں" اندھیرے میں سے ایک اور سہمی سی آواز ابھری۔

"جاؤ" وہی رعب دار آواز۔

دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز آئی اور پھر ایک گہری خاموشی چھا گئی۔

لاونج میں داخل ہوتے ہی وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔

"ہائے ماما پانی پلا دیں۔۔ ورنہ آپ کی بیٹی شہید ہو جائے گی آج" انتہائی ڈرامائی انداز میں اس نے کچن میں کھڑی اپنی ماں کو اطلاع دی۔

"کیوں تم کون سی جنگیں لڑ کر آئی ہو" پانی کا گلاس اسے تھماتے انہوں نے سوال کیا۔

"لو جی روز ہی تو ان کتابوں سے جنگ لڑنے جاتی ہوں اور آپ پوچھ رہی ہیں کون سی جنگ۔۔ ہائے وہ کون سی مائیں ہوتی ہیں جو اپنے بچوں کو ہاتھوں سے نوالے بنا بنا کر کھانا کھلاتی ہیں جب وہ یونی ورسٹی سے آتے ہیں۔۔ ہائے میری تو حسرت ہی رہ گئی" اس کے ڈرامے ایک مرتبہ پھر شروع ہو گئے تھے۔

"اچھا اچھا زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں کھانا تیار ہے۔۔ جاؤ بھائی کو بلا لاؤ میں کھانا لگاتی ہوں" وہ اٹھ کر کچن میں جانے لگی تھیں جب اس کی چیخ پر ایک دم سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

"کیا بھائی آئے ہیں کب بتایا بھی نہیں انہوں نے۔" وہ چیخ کر بولی اور سڑھیاں پھیلانگ کر اوپر پہنچی۔

"یہ لڑکی کسی دن اپنی چیخوں سے مجھے ہارٹ اٹیک کروائے گی" اپنی بیٹی کو گھورتی وہ آہستہ آواز میں بولیں۔

"وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں"

دروازے میں کھڑی ہو کر وہ اونچی آواز میں بولی تو وہ مسکرا دیا۔

"تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا میں" وہ مسکرا کر اس کے پاس آیا اور اسے سینے سے لگا کر سر پر پیار کیا۔

"بس بس جانتی ہوں میں کتنا انتظار کیا آپ نے میرا۔۔ آپ کو تو میں یاد بھی نہیں آتی ہوں گی وہاں جا کر" وہ منہ بنا کر بولی تو وہ ہنس دیا۔

"ارے میرا بچہ میں آپ کو یاد نہیں کروں گا تو کسے کروں گا" وہ اس طرح چلتے کمرے سے باہر آ گئے۔

"بس کر دیں بھائی پورے ایک مہینے بعد آپ کی شکل دیکھنے کو ملی ہے۔۔ بہت کام کرواتے ہیں وہ لوگ آپ سے"

"بیٹا جی کام بھی تو ضروری ہے۔۔ اب دیکھو آ گیا ہوں نا میں۔۔ اور پتا ہے پورے ایک مہینے کے لیے آیا ہوں" اس نے خوش خبری سنائی۔

"واہ جی واہ پھر تو بہت مزہ آنے والا ہے۔۔ ماما کو بتاتی ہوں رکیں" وہ مزے سے کہتی اس سے الگ ہوئی اور نیچے کو چل دی۔

وہ بھی اس کے پیچھے ہی چلا آیا۔

"ماما آپ کو پتا ہے بھائی پورے ایک مہینے کی چھٹی لے کر آئے ہیں" وہ جوش سے بولی۔

"ہاں مجھے پتا ہے" ان کے جواب پر اس کا سارا جوش اڑن چھو ہو گیا۔

"یہ کیا بات ہوئی بھائی آپ نے کیوں بتایا مجھے بتانا تھا نا" اس نے ناراضگی سے اپنے بھائی کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"وہ۔۔۔انہیں خود ہی پتا چل گیا تو میں کیا کر سکتا تھا" وہ سر کھجاتا آکر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"آپ ہمیشہ ایسے ہی کہتے ہیں" وہ بھی اس کے ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"اچھا بھئی ناراض مت ہو۔۔پتا ہے میں اپنے بیٹے کے لیے اتنی ساری چاکلیٹس لے کر آیا ہوں" اس نے رازداری سے اسے بتایا جس پر اس کا چہرہ چمک اٹھا۔

"سچی" اس نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

"مچی" اس نے مسکرا کر جواب دیا اور اس کی پلیٹ میں سالن ڈالا۔

"بہت اچھے لگ رہے ہیں سچی اب تو آپ۔۔۔ویسے اور سنائیں وہاں پر لوگوں کے مزاج کیسے ہیں" آخر پر اس نے معنی خیز نظروں سے سوال کیا تو وہ زور سے ہنس دیا۔

"بہت اچھے مزاج ہیں سب کے" ایک نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالا جس سے وہ تھوڑی دیر خاموش ہو گئی۔

"اور ان کے" رازداری سے پوچھا گیا۔

"ان کے تو بہت اچھے" رازداری سے بتایا گیا۔

اس جواب پر وہ کھکھلائی۔

"اچھا اب بس چپ کر کے کھانا کھاؤ" اس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا اور ایک اور نوالہ اس کے منہ میں ڈالا۔

وہ جب بھی گھر پر ہوتا تھا ہمیشہ اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اور ماما ہمیشہ کہتی تھیں "تم نے اس کی عادتیں خراب کر رکھی ہیں" جسے وہ ہمیشہ نظر انداز کر دیتا تھا۔

بھائی کے آنے کی خوشی میں اس نے یونی ورسٹی سے چھٹی لی تھی سو آج وہ ایک دن بعد یونی ورسٹی آئی تھی۔

کلاس لینے کے بعد جب وہ گراؤنڈ میں اپنی اکلوتی سہیلی کے ساتھ بیٹھی تھی تو آتے جاتے لوگوں پر بے تکے تبصرے بھی کر رہی تھی۔

"اس کی لپ سٹک کا شیڈ کتنا گندہ ہے"

"اس بھائی کو لگتا آج ابا سے کٹ پڑی ہے"

"اللہ معاف کرے کتنے برے بال بنا کر آئی ہے آج بل بتوڑی کی بہن لگ رہی ہے"

"اس کی لگتا ہے پھر سے اپنی بندی سے لڑائی ہو گئی اوہو بیچارہ"

وہ ابھی اور بھی بہت سے تبصرے کر رہی تھی جب ساتھ بیٹھی اس کی سہیلی نے نوٹ بک اٹھا کر زور سے اس کے کندھے پر دے ماری جس پر وہ کراہ اٹھی۔

"اللہ ظالم مار ڈالا۔۔ کیا ہے کیوں مار رہی ہو مجھ مظلوم کو"

"مظلوم تو دیکھو۔۔لوگوں پر تبصرے کرنا بند کرو اور یہ بتاؤ کل کہاں تھی تمہارا موبائل بھی بند تھا" اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"ایسے کیا گھور رہی ہو بھئی۔۔ بھائی آئے ہیں کل مہینے بعد تو بس کل سارا دن ان کے ساتھ ہی گزرا موبائل کی ہوش ہی نہیں رہی"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"واہ بہت خوب" اس نے اسے گھورا۔

"ایسے مت دیکھو دردانہ ورنہ تمہیں پیار ہو جایے گا ہم سے۔۔" دوپٹے کے پلو کو دانتوں میں دبائے شرمانے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔

"بکو مت اور چلو اٹھو کچھ کھانے چلتے ہیں"

"ہاں ہاں جلدی چلو" کھانے کا نام سن کر ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

"السلام و علیکم سر" کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے سلیوٹ کیا۔

کرسی پر بیٹھے انسان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر دروازے کی طرف دیکھا۔

"وعلیکم السلام۔۔جی فرمائیں" وہ کرسی کے سات ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔

"سر ایک درخواست کرنی تھی"

"جی بولیں۔۔اب کون سا مسئلہ ہے آپ کو" وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہے تھے۔

"سر ایک ہفتے کی چھٹی چاہیے"

"وجہ بتانے کی ضرورت محسوس کریں گی آپ" اب کہ وہ زرا آگے ہو کر بیٹھے۔

"سر آپ اچھے سے جانتے ہیں" انتہائی سادہ لہجے میں جواب دیا گیا۔۔

"چار دن۔۔ مطلب چار دن۔۔پانچویں دن صبح آٹھ بجے آپ مجھے اپنی ڈیوٹی پر فارم کرتی نظر آئیں"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مگر سر۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی اس کی بات کاٹ دی گئی۔

"تین دن۔۔" وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

وہ منہ کھولے انہیں دیکھتی رہی۔

"آپ جا سکتی ہیں اب۔۔ اور اگلی بار جب میرے آفس میں آئیں تو دروازے پر دستک دینا مت بھولیے گا" بغیر اس کی طرف دیکھے انہوں نے اسے وہاں سے جانے کو کہا۔

وہ غصے سے انہیں دیکھتی وہاں سے چلی گئی۔

"پاگل۔" اس کے جاتے ہی انہوں نے دروازے کی طرف دیکھا اور ہلکا سا مسکرائے۔

دونوں بہن بھائی اس وقت ٹی وی پر فل والیوم میں "**ٹام اینڈ جیری**" دیکھ رہے تھے۔

"اللہ میرے کیا کروں میں ان بچوں کا۔۔ گدھے جتنے ہو گئے مگر یہ بلی چوہے والے کارٹون اب تک دیکھتے ہیں۔۔ میں کہتی ہوں آہستہ کرو آواز" ماما نے جب ٹی وی کا شور سنا تو لاونج میں آ کر انہیں سنا دی۔

جب وہ ٹس سے مس نا ہوئے تو اپنا جوتا اتار کر ان کی طرف پھینکا جو ان دونوں کے درمیان سے گزرتا صوفے کے پیچھے چلا گیا۔

"کیا ہو گیا ماما کیوں ہٹلر کی روح آ گئی آپ میں پھر سے" ٹی وی کا والیوم زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ اونچی آواز میں بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"دل تو کر رہا ہے دو لگاؤں تم دونوں کو۔۔غضب خدا کا لوگوں کے بچے بڑے ہوتے ہیں تو ان میں عقل آتی ہے شعور آتا ہے مگر میرے بچے۔۔جیسے جیسے بڑے ہو رہے ہیں عقل ان کی گھٹنوں میں جا رہی ہے۔۔میں کہتی ہوں آواز آہستہ کرو" انہوں نے اب کہ دوسری جوتی بھی ان کی طرف پھینکی جو بھائی کے کندھے پر جا کر لگی تھی۔

"یار ماما۔۔" وہ کراہ اٹھا اور ساتھ ہی ٹی وی بند کیا۔

"کیا ماما ہیں۔۔شرم نہیں آتی تم دونوں کو ماں کا کوئی لحاظ نہیں رہا دونوں کو" وہ غصے سے بولیں۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر آنکھوں میں ہی کوئی اشارہ کرتے دونوں آ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔

"اچھا نا سوری آئندہ والیوم کم رکھیں گے۔۔غصہ تو مت کریں" وہ ان کے قدموں میں بیٹھ کر انہیں منانے لگا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا تم ہر الٹے کام میں اس کا ساتھ کیوں دیتے ہو۔۔اچھے خاصے سمجھدار انسان ہو مگر پھر بھی اس بیوقوف کے ساتھ مل جاتے ہو"

"ماما بچی ہے وہ ابھی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔اب کیا میں اپنی بہن کی خوشی کے لیے اس کے ساتھ کارٹون نہیں دیکھ سکتا کیا"

"تم نے اسے بگاڑ رکھا ہے" انہوں نے اپنے بیٹے کو گھورا جس پر وہ ہنس دیا۔

"سلجھ جائے گی ماما۔۔ابھی تو اس کے کھیلنے کودنے کے دن ہیں مت کیا کریں غصہ آپ کا ہی بی پی ہائے ہوتا ہے پھر" وہ ماں کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔

"اچھا اچھا زیادہ مکھن مت لگاؤ" وہ جیسے ناراض ہوئیں جس پر دونوں بہن بھائی ہنس دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ویسے بھائی"

"ہمم بولو۔۔"

"آپ کو نہیں لگتا کہ اس گھر میں کسی کی کمی سی ہے" وہ آنکھوں میں ڈھیروں شرارت کیے بولی اور اس کی بات وہ فوراً ہی سمجھ گیا تھا۔

"جی نہیں مجھے کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی۔۔ تم اپنے دماغ کے گھوڑے کم دوڑایا کرو" اس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

"اگلی بار تم آؤ گے تو تمہارا ابھی پکا بندوبست کرتی ہوں اور پھر اس کے بارے میں بھی کچھ سوچوں گی" ماما ان دونوں کے دیکھتے بولیں۔

"ایک منٹ ایک منٹ یہ میرے بارے میں آپ نے کیوں سوچنا ہے۔۔ نا بھئی نا۔۔ خبردار اگر آپ لوگوں نے میرے خلاف کوئی سازش کی تو میں بتا رہی ہوں گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی" وہ ان کو دھمکاتی اپنے کمرے میں چلی گئی اور پیچھے وہ دونوں بس "ارے ارے" کرتے رہ گئے۔

"کیا کروں میں اس لڑکی کا" اماں اپنا سر تھام کر بیٹھ گئیں۔

ظفر ہمدانی اپنی بیوی اور دو بچوں کے ساتھ اسلام آباد میں رہتے تھے۔

ان کے آباؤ اجداد کا تعلق تو کشمیر سے تھا مگر انہیں نے اپنی ساری زندگی اسلام آباد میں ہی گزاری تھی۔

چار سال پہلے ان کا انتقال اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہوا تھا جس کے بعد ان کی اہلیہ سکینہ ہمدانی نے اپنے دونوں بچوں کو سنبھالا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ان کا بیٹا سفیر ہمدانی بڑا تھا اور پھر اس سے پانچ سال چھوٹی بیٹی عربیہ ہمدانی تھی۔

باپ کے انتقال کے بعد سفیر نے ہمیشہ ہی اپنی ماں اور بہن کا خیال رکھا تھا۔ عربیہ اس کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھی۔

وہ اسے ہمیشہ اپنی بیٹیوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔ عربیہ کی ہر فرمائش اس کے منہ سے نکلنے سے پہلے ہی پوری کرنا سفیر پر جیسے فرض تھا۔

کبھی کبھی تو سکینہ صاحبہ اس کے بے جا لاڈ پیار کرنے سے منع کرتی تھیں مگر وہ خوش تھیں کہ دونوں بہن بھائی میں اتفاق ہے۔ شوہر کے جانے کے بعد ان ک بچے ہی ان کی کل کائنات تھے۔

ظفر ہمدانی اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے اور سکینہ صاحبہ کی بھی بس ایک بہن تھیں جو کہ انگلینڈ میں مقیم تھیں۔یہی وجہ تھی کہ وہ رشتے داروں جیسی بلاؤں سے محفوظ تھے۔

"کام ہو گیا ہے سر" اندھیرے میں ڈری ڈری سی آواز ابھری۔

"اور کوئی حکم سر" جواب نا ملنے پر وہ کوئی پھر سے بولا۔

"تم جا سکتے ہو" رعب دار آواز اندھیرے میں گونجی۔

"جی۔۔میں سمجھا نہیں سر"

"مطلب یہ کہ اپنی شکل گم کر لو اور کسی دوسرے ملک چلے جاؤ" اندھیرے میں کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز گونجی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یونیورسٹی کے نوٹس بورڈ پر امتحانات کی تاریخ کا نوٹس لگ چکا تھا جسے دیکھتے ہی سب سٹوڈنٹس کو چکر آنے لگ گئے تھے۔

نوٹس کے مطابق امتحانات کی تیاری کے لیے صرف ایک مہینے کا وقت تھا ان کے پاس۔

گراؤنڈ میں بیٹھی ان دو سہیلیوں کے درمیان امتحانات کے بارے میں ہی بات چیت چل رہی تھی جب اچانک سے عربیہ نے منہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر زوردار چیخ ماری تھی۔

"پاگل ہوگئی ہو کیا۔۔۔دماغ ٹھکانے ہے" پاس بیٹھی عنابیہ چیخ کی آواز پر گڑبڑا کر بولی اور پھر ایک زوردار تھپڑ اسے رسید کیا۔

"یارررر صرف ایک مہینہ ہے صرف ایک مہینہ اور مجھے تو سوچ سوچ کر ہول اٹھ رہے ہیں کہ میں کیسے تیاری کروں گی۔۔ہائے مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا" عربیہ نے ایک بار پھر سے اپنا رونا رویا۔

"بس کر دو یہ ڈرامے جیسے میں تمہیں جانتی نہیں۔۔تم ایک دن پہلے بھی پڑھ لو گی نا تو بہت اچھے نمبر لے لوگی اب شرافت سے اٹھ جاؤ یہاں سے" عنابیہ نے اسے بازو سے کھینچ کر اٹھایا اور وہ دونوں کینٹن کی طرف چل دی جبکہ اس دوران عربیہ نے یونیورسٹی والوں کو ان گنت بد دعائیں دے ڈالی تھیں۔

عربیہ اور عنابیہ کی دوستی یونی ورسٹی میں ہی ہوئی تھی۔

ان دونوں کو یونیورسٹی میں ایک ساتھ تین سال ہو چکے تھے اور ان کی دوستی کی مثالیں پورے ڈیپارٹمنٹ میں دی جاتی تھیں۔

وہ دونوں MSc کی سٹوڈنٹس تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

عنابیہ جتنی پڑھاکو تھی عربیہ اتنا ہی کتابوں سے بھاگتی تھی۔ان دونوں کے مزاج بھی ایک دوسرے سے بہت مختلف تھے۔عربیہ بہت باتونی تھی جب کہ عنابیہ اتنی ہی کم گو تھی۔مگر پھر بھی دنوں کی دوستی کمال تھی۔

وہ باہر جا رہا تھا جب پیچھے سے عربیہ کی آواز آئی۔

"یہ شاہی سواری کہاں چلی"

اس کی آواز پر وہ پیچھے مڑا تو وہ کمر پر ہاتھ ٹکائے، آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھور رہی تھی۔

"کام سے جا رہا تھا"

"یاد رہے کہ آپ ایک مہینے کی چھٹی پر ہیں تو پھر یہ کون سا کام کرنے جا رہے ہیں آپ" اب وہ قریب آکر اس کے ارد گرد چکر لگا رہی تھی۔

"چھٹی کہاں ہے گھر پر رہ کر بھی کام کرنا ہے مجھے اور ابھی بہت اہم کام سے جانا ہے۔۔تفصیل آکر بتاؤں گا نا" اس کے بال بگاڑتا وہ باہر جانے لگا جب وہ اونچی آواز میں بڑبڑائی۔

"اس گھر کو اب ایک عدد بھابھی کی بہت زیادہ ضرورت ہے"

"عربیہ۔۔۔" وہ بغیر پلٹے ہی بولا۔

"میں نے تو کچھ نہیں کہا جائیں آپ" اپنا نام سن کر وہ گڑبڑا گئی اور بھاگ کر اپنے کمرے تک پہنچی۔

سفیر ایک نظر اس کے کمرے کے بند دروازے پر ڈال کر باہر چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"السلام وعلیکم سر" اس نے سلیوٹ کیا اور الرٹ ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"وقت کیا ہو رہا ہے" سامنے کرسی پر بیٹھے شخص نے سوال کیا۔

"سر آٹھ بج چکے ہیں" اس نے وقت بتایا۔

"آٹھ بج کر ایک منٹ" اس نے اسے درست کیا۔

"سر دروازے سے آفس تک آتے ٹائم لگ جاتا ہے" اس نے "**ایک منٹ**" لیٹ ہونے کی وضاحت دی۔

"میں نے یہ کہا تھا کہ آٹھ بجے آپ مجھے رپورٹ کریں گی یہ نہیں کہا تھا کہ آٹھ بجے آپ دروازے پر پہنچیں گی۔ اگلے ایک ہفتے تک آپ ڈبل ڈیوٹی کریں گی۔ دن اور رات دونوں"

"**ایک منٹ**" لیٹ آنے کی سزا سن کر وہ بس سامنے بیٹھے شخص کی شکل ہی دیکھتی رہ گئی۔

"اب آپ جا سکتی ہیں" یہ کہہ کر وہ اپنے کام میں دوبارہ مصروف ہو گئے۔

وہ اب کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ معافی مانگنے کی صورت میں یہ سزا بھی ڈبل ہو سکتی تھی تو بھلائی اسی میں تھی کہ وہ یہاں سے چلی جائے۔

اس کے امتحانات شروع ہو چکے تھے اور اب ہر وقت اس کے ہاتھ میں کوئی نا کوئی کتاب ہی نظر آتی تھی۔

وہ اونچی آواز میں پڑھ رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ لاونج کے چکر بھی کاٹ رہی تھی۔

"لڑکی آرام سکون سے بیٹھ کر پڑھ لو" سفیر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ کو پتا ہے مجھ سے بیٹھ کر پڑھا نہیں جاتا۔ افف کتنی منحوس کتابیں ہیں یہ۔۔ صرف اور صرف آپ کی وجہ سے آج میں اس مشکل میں ہوں کہا بھی تھا آرٹس رکھنے دیں مگر نہیں آپ کو تو مجھے سائنس دان ہی بنانا ہے" وہ غصے سے کتاب صوفے پر پھینکتی سفیر کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"دیکھو تین سال تو ہو گئے نا پورے پیچھے دو سمیسٹر ہی تو رہ گئے ہیں وہ بھی ہو جائیں گے انشاءاللہ پھر میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں ایم فل اور پی۔ ایچ۔ڈی بھی کرواؤں۔۔۔ کیا خیال ہے؟"

"انتہائی فضول ترین خیال ہے" اس نے غصے سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔

"مگر مجھے تو کافی اچھا لگا" مگر وہ کہاں باز آنے والا تھا۔

"بھائی۔۔" انتہائی سکون سے پکارا گیا تھا۔

"جی بھائی۔۔"

"آپ کی چھٹی کب ختم ہو رہی ہے" وہ اسے مسلسل گھور رہی تھی۔

"ایک ہفتہ ہے ابھی"

"آپ کل کی ہی ٹکٹ بک کروائیں اور نکلیں چلیں" اس نے چٹکی بجا کر کہا۔

"چچ چچ چچ۔۔ یہ دن بھی آنے تھے بڑے بھائی کو گھر سے نکل جانے کو کہہ رہی ہے بہن۔۔ شرم تو نہیں آتی نا۔۔" وہ یوں کہہ رہا تھا جیسے اسے بہت زیادہ افسوس ہوا ہو اس بات پر۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔" اس بار وہ تقریباً چیخ کر بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا اچھا جا رہا ہوں تم مارو رٹے کتاب کو اب" ہنس کر کہتے وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ دوبارہ سے ٹہل ٹہل کر پڑھنے میں مگن ہو گئی۔

جب پڑھ پڑھ کر وہ تنگ آ گئی تو گھر سے باہر نکل آئی۔

پہلے تو بے مقصد ہی سڑکوں پر گاڑی دوڑاتی رہی مگر پھر ایک مارٹ کے سامنے گاڑی رکی۔

مارٹ میں آکر اس نے اپنی پسند کی تقریباً ہر چیز ہے لی تھی۔

بل بنوانے جب پہنچی تو کشیر نے اسے یوں دیکھا جیسے سامنے والی کا دماغ خراب ہو۔

مختلف اقسام کی ڈرنکس اور لیز کے ساتھ ساتھ کافی ساری چاکلیٹس اس وقت کاؤنٹر پر پڑی تھیں۔

بل بناتے بھی دس پندرہ منٹ لگے اور جب پے منٹ کی باری آئی تو اس نے کریڈٹ کارڈ نکال کر دے دیا۔

"یہ سامان گاڑی میں رکھوا دیں گے پلیز"

اس کے کہنے پر ایک آدمی نے وہ سارا سامان اٹھایا اور گاڑی تک چھوڑ کر آیا۔

"شکریہ بھائی۔۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔۔ آپ کے بیوی بچوں کو بھی خوش رکھے آمین" اس آدمی کو دعائیں دیتی وہ گاڑی میں بیٹھی اور گھر کی راہ لی۔

"ماما۔۔ ماما" سفیر کی آواز پورے لاونج میں گونجی۔

"ہاں کہو کیا ہوا" سکینہ بیگم جلدی سے باہر آئیں۔

"میرے کریڈٹ کارڈ سے آپ نے شاپنگ کی ہے؟" ان کے آتے ہی اس نے سوال کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے تمہارے کارڈ کی کیا ضرورت میرے پاس اپنا کارڈ ہے۔۔کیوں کیا ہوا" انہوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"ارے کیا شور مچا رکھا ہے بھائی" عربیہ لیز کھاتے ہوئے سڑھیوں سے نیچے اتری۔

"تم۔۔۔تم نے میرا کارڈ استعمال کیا ہے نا" سفیر اب اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں کوئی اعتراض؟" وہ اب بھی مزے سے لیز کھا رہی تھی۔

"اعتراض کی کچھ لگتی یہ دس ہزار کی کون سی شاپنگ کر کے آئی ہو تم" سفیر نے اس سے لیز کا پیکٹ چھینا۔

"کچھ خاص نہیں بس کچھ ڈرنکس،لیز اور تھوڑی بہت سی چاکلیٹس لی ہیں" وہ یوں بولی جیسے کہ یہ بہت معمولی بات ہو۔

"تم نے دس ہزار کی یہ سب چیزیں لی ہیں؟" سفیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہاں" ڈھٹائی سے جواب آیا۔

"کدھر ہیں یہ سب"

"کمرے میں"

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ سفیر اس کے کمرے میں جا پہنچا۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے جا منظر دیکھ کر وہ گرتے گرتے بچا۔

"عربیہ۔۔" وہ چیخا۔

"کیا ہے" وہ اب بھی مطمئن سی کھڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ سب کیا ہے تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا اتنا سب کچھ کون کھاتا ہے" سفیر نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا جہاں پر ساری چیزیں پھیلی ہوئی تھیں اور بیٹھنے کی جگہ تک نا تھی۔

"میں کھاؤں گی بھئی۔۔ آپ کو تو پتا ہے نا کہ مجھے کتنی بھوک لگتی ہے اور اب تو پیپرز بھی ہیں اور بھوک لگے گی" وہ جتنی معصومیت سے بول رہی تھی سفیر کا دل چاہا اسے ایک لگا دے اس بے وقوفی پر۔

"عربیہ کیا فضول حرکت ہے یہ بیٹا۔۔ میں تمہیں ویسے منع کرتی ہوں یہ سب کھانے سے اور تم پوری دکان ہی گھر لے آئی ہو" اب کہ سکینہ بیگم بھی بولیں۔

"تم یہ نہیں کھاؤ گی آئی سمجھ" سفیر نے اسے گھور کر کہا۔

"کیوں نا کھاؤں اتنی مشکل سے لے کر آئی ہوں یہ سب اور اب کھاؤں بھی نا" عربیہ نے بھی اسے گھورا۔

"کچھ چیزیں نکال کر تمہارے لیے رکھ دوں گا باقی اس گھر میں نہیں رہیں گی۔۔ یہ میں باہر بچوں میں بانٹ دوں گا" سفیر نے بیڈ سے چیزیں اٹھانا شروع کر دیں۔

"اللہ بھائی آپ اتنا ظلم کریں گے مجھ پر"

"بیٹا ظلم تو آپ خود کر رہی ہیں اپنے ساتھ۔۔ ان کو کھانے کے بعد نو ڈاکٹروں کے چکر لگے گیں ناوہ میں افورڈ نہیں کر سکتا ہرگز۔۔ بات پیسوں کی نہیں بات آپ کی صحت کی ہے۔۔ ٹھیک ہے کہ کبھی کبھار یہ چیزیں کھا لینی چاہیے مگر اب یہ مطلب تو نہیں کہ سال بھر کا راشن اٹھا کر لے آئیں گھر۔۔ اس طرح کی فضول حرکت کی مجھے آپ سے توقع نا تھی" سفیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ تمام چیزیں دو تین شاپرز میں ڈال کر باہر چلا گیا۔

"ہائے میرے لیز" اس نے رونی شکل بنا کر سفیر کو جاتے دیکھا اور ساتھ ہی اپنا لیز کھانے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

عربیہ اور اس کا پاگل پن۔

پتھریلی نظروں سے وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔

اس شخص کے لیے اس کے دل میں کوئی جذبات نہ تھے۔

نفرت تک بھی نہیں۔

وہ اسے یوں ہی تو دیکھنا چاہتی تھی۔

وہ یہ ہی تو چاہتی تھی۔

یوں ناکام رہیں گے کب تک جی میں ہے اک کام کریں

رسوا ہو کر مر جاویں اس کو بھی بدنام کریں

میر تقی میر

کمرہ امتحان سے نکلنے کے بعد جہاں باقی سب سٹوڈنٹس سوالوں کے سہی جواب تلاش کرنے میں مصروف تھے وہیں پر ہماری عربیہ کینٹن پر جاتی دیکھائی دیں رہی تھیں۔

کیونکہ بقول ان کے "پیپر کے بعد سوال کے سہی جواب کی تلاش بے کار ہے کیونکہ اگر وہ غلط تھا تو اب وہ ٹھیک تو ہو نہیں سکتا۔۔اسی لیے پیپر کے بعد کچھ کھانا پینا چاہیے تاکہ جو انرجی ہماری پیپر لکھتے وقت لگی ہے وہ واپس آسکے"

عنابیہ آج جلدی چلی گئی تھی سو آج وہ اکیلی ہی گھر واپس جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

راستے میں اسے گول گپوں کی ریڑھی نظر آگئی تو وہ وہیں پر رک گئی۔

"انکل ایک پلیٹ گول گپے دے دیں" وہ ریڑھی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

ابھی وہ ادھر ادھر کے نظارے کر رہی تھی جب اچانک اس کی نظر سامنے والی دکان پر پڑی جہاں ایک لڑکا لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کر رہا تھا۔

"اس کی تو" وہ غصے سے ادھر جانے لگی مگر پھر رکی۔

"انکل یہ میری پلیٹ زرا سائڈ پر رکھ دیں میں دو منٹ میں آئی بس" یہ کہہ کر وہ دوبارہ وہاں جانے لگی۔

"جی بھائی صاحب کیا تکلیف" اس لڑکے کے پاس جا کر وہ اونچی آواز میں بولی۔

"اے بی بی اپنا کام کرو چلو" وہ لڑکا انتہائی بد تمیزی سے بولا۔

"ہاں تو وہ ہی تو کرنے آئی ہوں" اس نے ایک نظر لڑکی کو دیکھا اور پھر لڑکے کو جواب دیا۔

وہ لڑکا ابھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا جب اس نے ایک مکا اس کی آنکھ میں دے مارا۔

اسکا حملہ اتنا اچانک تھا کہ وہ لڑکا لڑکھڑا گیا تھا۔

"ہاں تو کیا کہہ رہا تھا تو"

"تیری اتنی ہمت۔۔" وہ لڑکا غصہ سے بولتا اس کی طرف آیا تھا جب اس نے ایک اور مکا اسکی ناک پر مارا تھا۔

اس حملے کے بعد وہ گر گیا تھا۔

دکان کے پاس کافی ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ لڑکی ڈری سہمی سی پاس ہی کھڑی تھی۔

"سالے تیری اتنی جرات کے تو مجھ سے اونچی آواز میں بولے" عربیہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا پاؤں رکھا اور غصے سے بولی۔

"آئندہ کے بعد یہاں کہیں نظر آیا اور کسی لڑکی کو تنگ کرتا نظر آیا تو ہاتھ پاؤں توڑ دوں گی تیرے۔۔ چل نکل دفعہ ہو" اس نے لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر اٹھایا اور دوسری جانب پھینکا۔

وہ لڑکا فوراً ہی وہاں سے بھاگ گیا تھا۔

عربیہ نے ہاتھ جھاڑے اور ان تمام لوگوں کی طرف دیکھا جو وہاں کھڑے اس تماشے کو انجوائے کر رہے تھے۔

"لعنت ہے تم لوگوں کی مردانگی پر" اس نے ہاتھ سے ان سب پر لعنت بھیجی اور اس لڑکی کے پاس آئی۔

"کیا تم ٹھیک ہو"

"ج۔۔جی۔۔ شکریہ آپ کا۔۔" وہ زرا جھجھک کے بولی۔

"شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔ آؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیتی ہوں"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں میرا گھر یہ سامنے ہی ہے میں چلی جاؤں گی" وہ لڑکی بمشکل مسکرا کر بولی

"ٹھیک ہے تم اب گھر جاؤ شاباش اور آئندہ یہ نظر آئے تو ایک جھانپڑ دینا اس کو میری طرف سے" عربیہ کی بات سن کر اس لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور چلی گئی۔

اب وہ واپس گول گپوں کی ریڑھی پر آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مزے سے گول گپے کھاتے وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ یہ قصہ کس کس کو سنانے والی ہے۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں صوفے کے بالکل پاس پڑے کشن پر بیٹھی تھی جبکہ سفیر صوفے پر بیٹھا حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"یعنی کہ تم نے اس کی اتنی دھلائی کی اور اس نے کچھ بھی نہیں کہا"

"ارے کیا کہتا میں نے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا" وہ بڑے فخر سے اپنا کارنامہ اپنے بھائی کو سنا رہی تھی۔

"ویسے تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ اگر اس کے پاس کوئی بندوق یا چاقو وغیرہ ہوتا تو" سفیر نے اسے ڈرایا تھا مگر وہ کہاں ڈرنے والی تھی۔

"اوہو بھائی چل کریں۔۔ یہ گلی محلوں کے آوارہ لڑکے ہوتے ہیں ان کے پاس کہاں سے آ گئیں بندوقیں۔۔ شکل سے تو ویسے وہ جمعدار ہی لگ رہا تھا سچی" اپنی بات مکمل کر کے اس نے خود ہی زوردار قہقہہ لگایا۔

سفیر سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔ میں کون سا بندہ قتل کر آئی ہوں بس تھوڑی سی دھلائی ہی تو کی ہے" اس نے لاپرواہ سے انداز میں بولا جیسے کہ واقعی یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

"سدھر جاؤ عربیہ ورنہ ماما کو بتا دوں گا سب کچھ میں"

"مجھے نا دھمکیاں کم دیا کریں ورنہ میں بھی بتا دوں گی سب کچھ۔۔ہاں نہیں تو" اس نے اک ادا سے اپنا سر جھٹکا اور ٹانگیں لمبی کر کے تقریباً وہ وہاں زمین پر لیٹ چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یا اللہ ہدایت دے اس لڑکی کو" سفیر نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور ایک نظر اس کو دیکھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

وہ کلاس روم کے باہر کتاب میں سر دیے بیٹھی تھی جب اچانک سے کسی نے اس کے سر پر کچھ مارا تھا۔

"آہ" اس نے کتاب سے سر اٹھایا تو سامنے ہی عنابیہ کھڑی تھی۔

"کیا تکلیف ہے کیوں مجھ معصوم کو مار رہی ہو" اپنا سر تھام کر اب وہ کھڑی ہو چکی تھی۔

"معصوم اور تم۔۔خوف کرے کچھ عربیہ۔۔اور یہ کیا حرکت تھی میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں اور تم یہاں پر بیٹھی ہو بندہ فون ہی اٹھالیتا ہے" وہ غصے سے بولی۔

"کیا تمہیں نہیں معلوم؟"

ہاں تو نظر نہیں آرہا پڑھ رہی تھی میں اور فون میرا ہمیشہ silent پر ہوتا ہے۔۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے اب چلو۔۔اف تمہاری وجہ سے پورا ڈیپارٹمنٹ گھومی ہوں میں" عنابیہ نے خفگی سے کہا۔

"ہائے کتنا پیار ہے نا تمہیں مجھ سے۔۔مجھے تم نے پورے ڈیپارٹمنٹ میں ڈھونڈا۔۔سو سویٹ" عربیہ نے پیچھے سے اسے گلے لگاتے کہا۔

"اب ڈرامے بند کرو اور چلو"

"اچھا اچھا چل رہی ہوں نا" عربیہ نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا اور اس کے پیچھے چل پڑی۔

"تو کیا آپ نے اپنا کام مکمل کر لیا" سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"آدھا ہو گیا ہے اور آدھا رہتا ہے" جواب میں زرا ڈر بھی تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے کتنا وقت دیا تھا آپ کو" وہ ہی سرد لہجہ۔

"دو ہفتے کا" آواز بہت ہی آہستہ تھی۔

"کتنے دن ہو چکے ہیں"

"دو دن باقی ہیں"

"دو دن تک مجھے ساری ڈیٹیلز اپنے ٹیبل پر چاہیں۔۔اب آپ جا سکتی ہیں" سرد آواز میں کہتے اس نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

اور وہ تو جیسے موقع کی تلاش میں تھی فوراً سے "یس سر" کہتی باہر چلی گئی۔

"پاگل لڑکی" اب کہ چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

آخری پیپر دے کر وہ گھر آئی اور سامنے لاونج میں سفیر کو بیگ کے ساتھ کھڑا دیکھ کر حیران ہوئی۔

"کدھر جا رہے ہیں" آتے ہی سوال کیا گیا۔

"کراچی" مختصر سا جواب آیا۔

"کس خوشی میں؟" اب کے اس نے زرا گھور کر پوچھا۔

"اگلے ہفتے آجاؤں گا واپس۔۔بس کچھ پیپر ورک رہتا ہے" سفیر نے آہستہ سے جواب دیا۔

"حد ہے بھائی۔۔یہ بھی کوئی طریقہ ہوا بھلا" وہ منہ بنا کر صوفے پر جا بیٹھی۔

"ارے کہہ تو رہا ہوں آجاؤں گا ہفتے بعد" سفیر بھی اس کے ساتھ والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دیکھ رہی ہیں اپنے لاڈلے کو" اس نے اب ماں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں کیا دیکھوں۔۔ تم دونوں بہن بھائی کا جو جی چاہتا ہے کرتے ہو۔۔ ماں کی کوئی اہمیت نہیں تم لوگوں کی زندگی میں" آج تو ماں بھی غصے میں تھیں۔

"ماما۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔ بھلا آپ کی اہمیت کیوں نہیں ہو گی۔۔ آپ تو ہماری جنت ہیں نا" سفیر نے ان کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ہٹو پیچھے۔۔ جنت ہیں۔۔ ماں تم لوگوں کو بس مطلب کے وقت یاد آتی ہے بیٹا" انہوں نے اسے پرے دھکیلا۔

"اوہو ماما یار کیوں ایموشنل ہو رہی ہیں بھائی آ جائیں گے نا ہفتے تک۔۔ اور ہم نا آپ سے کوئی بات نہیں چھپاتے۔۔ چلیں اب مسکرا دیں" عربیہ نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ان کو ہنسنے کے لیے کہا تو وہ ہنس پڑیں۔

"ویسے ماما میں سوچ رہی تھی کہ بھائی نے اگلے ہفتے آ جانا ہے ادھر پکا پکا۔۔ تو کیوں نا بھابھی کو بھی لے آیا جائے اب" معنی خیز نظروں سے وہ سفیر کے چہرے کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔

"ہاں میں سوچ رہی تھی کہ اب بات کروں اس کی ساس سے اور شادی کی تاریخ پکی کروں۔۔ اس کی تعلیم پوری ہوئے بھی اب سال ہو چکا ہے"

"ایک تو آپ لوگوں کو خدا جانے کیا جلدی ہے۔۔ ادھر ہی ہوں بھاگا تھوڑی جا رہا ہوں کہیں" سفیر خفگی سے بولا۔

"ویسے بھائی آپ کو نا شرم آنی چاہیے"

"وجہ؟" سفیر نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کی طرف دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اتنے سال ہو چکے ہیں آپ کے نکاح کو اور جب بھی شادی کی بات آتی ہے ٹال دیتے ہیں۔۔ کتنی بری بات ہے دو سال سے بھابھی بیچاری کو بیٹھا رکھا ہے"

"اچھا بھئی جو کرنا ہے آپ لوگوں نے کریں مجھے جانیں دیں۔۔ اللہ حافظ" سفیر ہار ماننے کے انداز میں وہاں سے اٹھا اور پھر دونوں سے مل کر باہر چلا گیا۔

سفیر کا نکاح، پانچ سال پہلے، اس کے بابا کی خواہش کے مطابق ان کے دوست کی بیٹی کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ لوگ ابیٹ آباد ہوتے تھے جبکہ یہ لوگ اسلام آباد میں ہی ہوتے تھے۔ بابا کی وفات کے بعد شادی کا قصہ جب بھی کھلتا تو سفیر کچھ نا کچھ کہہ کر اسے بند کروا دیتا۔ وہ کیا چاہتا تھا یہ شاید کوئی نہیں جانتا تھا۔

اور اب بھی اس نے کیسے حامی بھری تھی یہ بھی زیادہ صرف وہ خود ہی جانتا تھا۔

اس اندھیرے کمرے میں آج تھوڑی سی روشنی تھی۔

کرسی پر کسی وجود کے بیٹھنے کا گمان ہوتا تھا۔

سگریٹ کا دھواں پورے کمرے میں پھیلا ہوا تھا مگر وہ وجود اپنی جگہ سے ایک بار بھی نا ہلا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آواز ابھری۔

"باس مال آگیا ہے"

"تو ٹھکانے لگاؤ اسے پھر۔۔ میں آ رہا ہوں" دروازہ بند ہو چکا تھا۔

وہ وجود اب تک ویسے ہی بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کچھ معلوم ہوا؟" بے تابی سے پوچھا گیا۔

"اب تک نہیں" شرمندگی سے کہا گیا۔

"تو اتنے دنوں سے وہاں جھک مار رہے ہو۔۔ مجھے وہ آدمی اپنی نظروں کے سامنے چاہیے ہر صورت۔۔ سمجھ آئی؟" سختی سے کہا گیا۔

"یس سر" وہ سلیوٹ کر کے باہر چلا گیا۔ جبکہ وہ پیچھے ہاتھوں میں سر گرائے کوئی بات سوچنے لگا۔

وہ لاونج میں داخل ہوا تو سامنے پڑے بیگز کو دیکھ کر ٹھٹکا۔

ابھی وہ کچھ سوچتا کہ سامنے سے عربیہ آتی دیکھائی دی۔

"کوئی آیا ہے کیا؟"

"نہیں تو"

"تو پھر یہ سامان کس کا ہے؟" سفیر نے بیگز کی جانب اشارہ کر کے پوچھا۔

"یہ تو میرا اور ماما کا سامان ہے" اس نے عام سے انداز میں جواب دیا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"آپ کی شادی کی تاریخ رکھنے، ایبٹ آباد" وہی عام انداز جیسے کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں

"میری شادی؟ اتنی جلدی؟" وہ تو حیران رہ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس سے تو کسی نے پوچھا تک نہ تھا۔

"تو اور کب کریں گے شادی بڈھے ہو گئے ہیں آپ تو۔۔اب کیا بیوی کو بھی بوڑھا کرنے کا ارادہ ہے۔۔کتنا انتظار کروائیں گے بیچاری کو" عربیہ نے اسے گھور کر کہا۔

"یار مگر۔۔۔" ابھی وہ کچھ بولتا کہ عربیہ نے اس کی بات کاٹی۔

"دیکھیں بھائی میں آپ کے مسئلے سمجھتی ہوں مگر یوں کسی کو اپنے نام پر اتنے سال بیٹھا رکھا آپ نے۔۔کیا یہ ان کے ساتھ زیادتی نہیں؟ مگر ان کی سادگی دیکھیں کہ وہ سوال تک نہیں کرتی آپ سے جب کہ وہ پورا حق رکھتی ہیں۔۔بیوی ہیں وہ آپ کی کچھ تو ان کے حقوق کا خیال کریں" عربیہ نے اسے سمجھایا۔

"یار میں شادی سے تو انکار نہیں کر رہا ناں۔۔وہ میری بیوی ہے میرے نکاح میں ہے۔۔میں اس سے روز بات کرتا ہوں اکثر ملنے بھی چلا جاتا ہوں۔۔مگر چاہتا ہوں کہ کچھ مہینے ٹھہر جاؤ۔۔اس نے اسی گھر میں ہی تو آنا ہے ناں بعد میں"

"بعد میں کیوں ابھی کیوں نہیں؟ جب کل بھی اسی گھر میں آنا ہے تو آج ہی آ جائیں۔۔ویسے بابا کو چاہیے تھا کہ نکاح کے ساتھ رخصتی بھی کروا دیتے آپ کی۔۔آپ سے مجھے ایسے بے وقوفی کی باتوں کی امید نہیں تھی ویسے" وہ اسے ڈانٹ رہی تھی جیسے۔

وہ اس کے انداز پر ہنس دیا۔

"اور مجھے اپنے بچے سے اتنی سمجھداری والی باتوں کی امید نہیں تھی" وہ بات کے اختتام پر مسکرایا تو عربیہ بھی مسکرا دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کچھ دیر بعد ہی عربیہ اور بیگم ایبٹ آباد کے لیے نکل گئیں تھیں۔

سفیر پیچھے گھر اکیلا ہی تھا۔

اور ان کی واپسی تک اسے اب گھر پر ہی رہنا تھا۔

گھر کی رکھوالی کے لیے۔

"آہ چند دن اور سفیر بیٹا۔۔ پھر آپ بھی بیوی والے ہو جائیں گے۔۔۔ ایک منٹ۔۔ وہ تو پہلے ہی میرے نکاح میں ہے تو میری بیوی ہی ہوئی ناں۔۔ اوہو کیا کیا سوچ رہا ہوں۔۔ کام کر لو سفیر کام" وہ جھنجھلا کر خود سے بولا۔

ایبٹ آباد پہنچے انہیں آدھ گھنٹہ ہو چکا تھا۔

چائے کا دور چل رہا تھا۔ عربیہ افشین کے ساتھ بیٹھی خدا جانے کون سے راز و نیاز کر رہی تھی۔

وقفے وقفے سے ان کے پاس سے قہقہے کی آواز گونجتی تھی۔ سب انہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

"ماشاءاللہ۔۔ اللہ یونہی ایک ساتھ رکھے انہیں۔۔ نند بھابھی کم اور سہلیاں زیادہ معلوم ہوتی ہیں" افشین کی امی نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہے" سکینہ بیگم نے ان کی تائید کی۔

"ماما ہم یہاں کسی اہم کام سے آئے تھے ویسے" عربیہ کچھ یاد آنے پر بولی۔

"ارے ہاں ہاں مجھے یاد ہے"

"تو پھر کریں نا اپنا کام۔۔ بھائی کو بریکنگ نیوز بھی دینی ہے میں نے" عربیہ جلدی سے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا اچھا۔۔ارے بھئی تنزیلہ بہن ہم اپنی بہو کو لینے آئیں ہیں۔۔اب بھائی صاحب سے مشورہ کر کے اگلے مہینے کی کوئی تاریخ دے دو ہمیں" سکینہ بیگم نے فوراً ہی بات کی۔

"ارے مگر اتنی جلدی" تنزیلہ بیگم حیران ہوئیں۔

"آنٹی اتنی جلدی کہاں ہے پانچ سال تو ہو گئے ہیں اور ہم نے کون سا کوئی جہیز کی لمبی لسٹ آپ کو تھمائی ہے جو وقت لگے گا۔۔ہمارے گھر میں صرف بھابھی کی کمی ہے وہ آپ ہمیں دے دیں۔۔اگر آپ نے اگلے مہینے کی تاریخ نا دی تو میں اغوا کر کے لے جاؤں گی اپنی بھابھی کو" عربیہ کچھ زیادہ ہی جوش میں آچکی تھی۔

"ارے بیٹا میں تمہاری بات سمجھتی ہوں مگر دعوت نامے دینا شادی ہال بک کروانا اور بھی بہت سے ضروری انتظامات کرنے ہیں ابھی تو" تنزیلہ بیگم نے اسے سمجھانا چاہا۔

"ارے چھوڑیں آنٹی دعوت نامے ہم گھر والے ہی کافی ہیں سادگی سے رخصتی کریں اور پھر ہم دھوم دھام سے ولیمہ کریں گے۔۔آپ بس بتائیں ہم بارات کب لے کر آئیں" عربیہ کو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے اس کے بابا آتے ہیں تو پھر ان سے مشورہ کر کے بتاتی ہوں" تنزیلہ بیگم نے بھی جیسے ہار مان لی۔

"ہائے اتنی خوشی ہو رہی ہے فائنلی آپ ہمارے گھر آجائیں گی" عربیہ نے آفشین کو گلے لگایا۔

"ارے لڑکی تھوڑی خوشی سنبھال کر رکھو زرا" آفشین ہنس کر بولی۔

"رکیں زرا بھائی کو فون کر کے آتی ہوں" عربیہ جانے لگی جب آفشین نے اسے واپس بیٹھایا۔

"ابھی تاریخ کا معاملہ رہتا ہے بہن ایک ہی بار سنا دینا خوش خبری پھر"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا جی جیسے آپ کا حکم بھابھی صاحبہ" عربیہ نے اسے آنکھ مار کر کہا۔

"دفعہ ہو جاؤ۔۔بد تمیز" آفشین اس کو پیچھے دھکا دیتی ہوں سے چلی گئی۔ جبکہ عربیہ نے پیچھے سے زوردار قہقہہ لگایا۔

بیگ صاحب، آفشین کے بابا، سے مشورہ کرنے کے بعد اگلے مہینے کے آخری جمعے کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔

دلہا دلہن کا تو معلوم نہیں مگر عربیہ بہت زیادہ خوش تھی۔

شادی کی شاپنگ کی ایک لمبی لسٹ وہ پہلے ہی تیار کر چکی تھی۔ اور اب وہ آفشین کو ساتھ لیے ایبٹ آباد کے بازاروں میں گھوم رہی تھی۔

"عربیہ تمہیں ایسا کیا خریدنا ہے جو تمہیں پورے بازار میں نہیں مل رہا" آفشین اب چپ چل کر تھک چکی تھی۔

"ارے بھابھی بس جیولری یہاں سے لوں گی کپڑے تو اسلام آباد سے ہی لوں گی۔۔ میں نے سنا ہے یہاں پر جیولری بہت اچھی ملتی ہے۔۔ آئیں اس دکان میں چلتے ہیں" عربیہ اس کو کھینچ کر سامنے والی دکان میں لے گئی۔

وہاں پر جیولری بہت اچھی تھی۔

عربیہ نے ساری جیولری وہیں سے لی اور پھر کچھ خیال آتے ہی ایک انگوٹھی اٹھا کر دکان دار کو دی کہ اسے بھی پیک کر دیں۔

"اب یہ کس کے لیے ہے" آفشین نے اسے گھورا۔

"عنابیہ کے لیے" بڑے آرام سے جواب دیا گیا تھا۔

"ایک تم اور ایک تمہاری عنابیہ" آفشین نے سر پر ہاتھ مارا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ دونوں اب گھر کی طرف جا رہی تھیں جب راستے میں آئسکریم نظر آگئی عربیہ کو۔

آفشین نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ عربیہ کے ساتھ شاپنگ کرنے نہیں آنا۔

ابیٹ آباد ایک دن رکنے کے بعد وہ لوگ واپس اسلام آباد آچکے تھے۔

سکینہ بیگم نے تو آتے ہی دعوت نامے بنوانے کا آرڈر دے دیا تھا۔شادی کے کچھ اہم انتظامات کرنے تھے اور وقت بھی تھوڑا تھا تو یہ جلدی کرنے تھے۔

عربیہ، چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے، سفیر کو تنگ کر رہی تھی۔اور سفیر جب بہت زیادہ تنگ آجاتا تھا تو گھر سے باہر نکل جاتا تھا۔

کیا کہوں تم سے میں کہ کیا ہے عشق

جان کا روگ ہے بلا کا عشق

میر تقی میر

جہاں شادی کی تیاریاں شروع ہوئیں تھیں وہیں عربیہ کی چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔

کل اس نے دوبارہ سے یونیورسٹی جانا تھا مگر اس کا دل نہ تھا۔اور یہی بات وہ سفیر کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یار بھائی ایک چھٹی سے کچھ نہیں ہوتا ناں۔۔پکا پرسوں چلی جاؤں گی مگر کل نہیں" وہ رونی صورت بنائے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہر گز بھی نہیں۔۔ تم دو ہفتے سے گھر پر ہی تو ہو۔۔اور شادی میری ہے سو میرا یہاں ہونا زیادہ ضروری ہے تم ناں بھی آئی تو شادی ہو جائے گی۔۔ مگر یونیورسٹی سے اب ایک بھی اور چھٹی نہیں کرو گی تم" سفیر نے یوں کہا جیسے کہ یہ اس کا آخری فیصلہ ہو۔

"مطلب میرے بغیر آپ کی شادی ہو جائے گی۔۔یعنی میرے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا؟" جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ یہ اس کے بھائی نے کہا ہے۔

"ہاں بالکل ایسا ہی ہے" سفیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو ٹھیک ہے پھر میں کل یونیورسٹی تو جاؤں گی مگر آپ کی شادی پر ہر گز نہیں آؤں گی آپ کو آپ کی شادی میرے بغیر بہت بہت مبارک ہو" وہ غصے سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی اور زور سے دروازہ بند کیا۔

"اسے کیا ہوا اب؟" سکینہ بیگم نے حیرت سے سامنے بیٹھے سفیر سے پوچھا۔

"پاگل ہو گئی ہے" ہلکا سا قہقہہ لگاتے وہ بھی وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے سکینہ بیگم نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں۔

کلاس لینے کے بعد اب وہ دونوں کینٹین میں بیٹھیں تھیں۔ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہی تھی جب اچانک سے عربیہ بولی۔

"اوئے یاد آیا تمہارے لیے کچھ ہے"

"کیا؟" عنابیہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آنکھیں بند کرو پہلے" عربیہ نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

"اگر کوئی فضول چیز ہوئی تو سر پھاڑ دوں گی تمہارا" عنابیہ نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔

"اچھا اچھا اب آنکھیں بند کرو"

عنابیہ نے آنکھیں بند کیں تو عربیہ نے اس کے ہاتھ میں انگھوٹی پہنائی اور فٹ سے بولی۔

"دردانہ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟" عربیہ نے شرمانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

عنابیہ نے جب آنکھیں کھولیں تو انگوٹھی دیکھ کر جھٹ سے بولی۔

"ہائے کتنی پیاری ہے یہ عربیہ"

"ارے دردانہ وہ تو مجھے پتا ہے میری بات کا جواب تو دو" عربیہ نے ستے عاشقوں کی طرح پوچھا۔

"نہیں" عنابیہ نے ہاتھ جھلا کر کہا۔

"ظالم دردانہ" عربیہ نے اپنے، نہ نظر آنے والے، آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر دونوں کا زوردار قہقہہ پوری کینٹین میں گونجا۔

گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔

دعوت نامے بانٹے جا چکے تھے۔

"اکلوتا بیٹا ہونا بھی کوئی آسان تھوڑی ہے۔۔ اپنی شادی کے کارڈ بھی خود بانٹنے پڑتے ہیں" یہ نادر خیال سفیر کا تھا۔

جو صبح سے شام تک دعوت نامے بنتا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اب گھر آیا تو آتے ہی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

"آپ کو کیا ہوا؟" عربیہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"سارے شہر میں کارڈ بانٹ کر آرہا ہوں۔۔کون انسان اپنی شادی کے کارڈ خود بانٹتا ہے یارر" وہ بے زاری سے بولا۔

"جو ماں باپ کے اکلوتے ہوتے ہیں" جواب ماما کی طرف سے آیا تھا۔

"کیا یار ماما آپ کو کبھی فیل نہیں ہوا کہ آپ کا ایک ہی بیٹا ہے صرف" سفیر نے انہیں دیکھتے ہونے سوال کیا۔

"ہاں ایک انڈہ وہ بھی گندہ" عربیہ جھٹ سے بولی۔

سفیر نے اسے گھورا۔

"زبان بند رکھو۔۔تم بھی اکلوتی ہو" سفیر نے اسے بتایا۔

"مگر مجھے اس پر کوئی ملال نہیں۔۔میں نے کون سا اپنی شادی کے کارڈ خود بانٹنے ہیں میرا بڑا بھائی ہے ناں" وہ اترا کر بولی۔

"میرا بڑا بھائی ہے ناں" سفیرن اس کی نقل اتاری۔

"اچھا اب بس کرو لڑنے مت لگ جانا۔۔اور سفیر ایسا کرو کہ کل میٹھائی کا آرڈر دے آؤ۔۔پرسوں تمہاری بیوی کی برّی بھیجوا دیں گے پھر" سکینہ بیگم نے اسے نیا کام سنایا۔

اور سفیر منہ کھولے انہیں دیکھنے لگا۔

"اب کیا میں اپنی شادی کی میٹھائی بھی خود بنواؤں جا کر؟" اس کو تو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو اور کون کرے گا یہ کام؟" سکینہ بیگم نے اسے گھور کر پوچھا۔

"میں نہیں جا رہا بھئی کسی اور کو بولیں" وہ بچوں کی طرح منہ بنا کر بیٹھ گیا۔

عربیہ اس سارے وقت میں بس اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔

"سفیر۔۔۔" سکینہ بیگم نے صرف اس کا نام پکارا۔

"اچھا اچھا چلا جاؤں گا۔۔۔۔ ایک تو کوئی ملازم بھی نہیں رکھتیں۔۔ اب بندہ اپنی شادی پر کرسیاں لگاتا اچھا لگتا ہے" وہ مسلسل بڑبڑائے جا رہا تھا۔

کسی ناراض بچے کی طرح۔

اور عربیہ۔ وہ اپنے بھائی کی باتیں سن کر بس ہنستی چلی جا رہی تھی۔

سکینہ بیگم عربیہ کے سر میں تیل لگا رہی تھیں۔ عربیہ نیچے زمین پر بیٹھی تھی اور مسلسل بولی چلی جا رہی تھی۔

سکینہ بیگم اسے کئی بار چپ رہنے کو بول چکی تھیں مگر وہ عربیہ کی کون جو چپ کر جائے۔

ابھی نہ جانے وہ کون سی بات کر رہی تھی جب اچانک کچھ یاد آنے پر بولی۔

"ماما۔۔ یہ بابا اکلوتے کیوں تھے؟"

"لو بھلا یہ کیسا سوال ہوا؟" انہوں نے اسے گھورا۔

"ارے یار میرا کہنے کا مطلب ہے اگر بابا کہ بہن بھائی ہوتے تو آج ہماری بھی کوئی پھوپھو ہوتی کوئی چاچو ہوتے"

"یہ تمہیں اتنے سالوں بعد ان کی کمی کیوں محسوس ہو رہی ہے؟" سکینہ بیگم اب تک اس کی بات نہیں سمجھی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دیکھیں اگر ہمارے رشتے دار ہوتے تو آج ہم بیٹھ کر ان کے بارے میں باتیں تو کر سکتے ناں کہ فلاں ایسا اور فلاں ویسا۔۔وغیرہ وغیرہ"

"یعنی کہ ان کی غیبتیں کر رہے ہوتے۔۔شاباش بیٹا بہت خوب۔۔بس اسی لیے ہمارے زیادہ رشتے دار نہیں ہیں"سکینہ بیگم کی سوچ سن کر نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں۔

خدا جانے یہ لڑکی ایسی باتیں کہاں سے لاتی ہے۔

"ارے نہیں غیبتیں بھلا کون کرتا۔۔مگر مزہ تو آتا ناں۔۔ہائے کتنا خواب ہے میرا کہ ہمارے رشتے دار ہوں کوئی کزنز ہوں کوئی مزہ آئے"وہ حسرت سے بولی۔

"تمہاری خالہ ہیں تو سہی اور ان کے بچے تمہارے کزن ہی تو ہیں"سکینہ بیگم نے اس کے علم میں اضافہ کیا۔

"ارے ان کی تو بات مت کریں۔۔ان کو تو کبھی اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ فون کر لیں ہمیں۔۔چلو ناں کریں فون بندہ امریکہ میں رہتا ہے تو پاکستانی کزنز کے لیے کوئی آئی فون بھیجتا ہے کوئی آئی پیڈ بھیجتا ہے مگر انہوں نے تو کبھی ایک چاکلیٹ تک نہ بھیجی"عربیہ نے اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال دی تھی شاید۔

سکینہ بیگم نے ایک زوردار تھپڑ اس کی کمر پر مارا اور کہا۔

"خبردار میری بہن اور اس کے بچوں کو کچھ بولا تو ہر دوسرے دن ان کا فون آتا ہے۔۔اور تمہیں بھلا کون سی چیز نہیں ملتی جو تم نے امریکہ سے منگوانی ہے۔۔چلو اٹھو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔نالائق کہیں کی"ماما تو کچھ زیادہ ہی غصے میں آ چکی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"چل لے عربیہ بیٹا ورنہ خالہ اور ان کے بچوں کی برائی کرنے پر تم کو قتل بھی کیا جا سکتا ہے" عربیہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے اٹھی اور اپنے کمرے میں بھاگی۔

پیچھے سکینہ بیگم نے اسے گھورا اور پھر اپنا فون اٹھا کر بہن کو کال کی۔

"اتنے دن ہو گئے اس نے فون ہی نہیں کیا"

یونی ورسٹی کا آخری سال وہ سال ہوتا ہے جس میں ہر قیدی قید کا عادی ہو چکا ہوتا ہے۔

بس کچھ یہی حال عنابیہ اور عربیہ کا بھی تھا۔

عنابیہ نے عربیہ کے کندھے پر سر رکھا ہوا تھا اور عربیہ نے اس کے سر پر اپنا سر رکھا ہوا تھا۔

وہ دونوں گراؤنڈ میں بیٹھی سامنے ڈیپارٹمنٹ کو دیکھ رہی تھیں۔

"ایک سال بعد ہم یہاں سے دفعہ ہو جائیں گے" عنابیہ نے "آہ" بھری۔

"مجھے یہ ڈیپارٹمنٹ بہت یاد آئے گا" عربیہ نے بھی اسی انداز میں کہا۔

"کیا ہو اگر جو ہم ہمیشہ یہاں رہیں" عنابیہ پھر اسی انداز میں بولی۔

"اس کے لیے ہمیں بار بار فیل ہونا پڑے گا" عربیہ نے اسی انداز میں کہا۔

دونوں خاموش ہوئیں۔

اور پھر آخری بات پر غور کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اللہ نہ کرے" دونوں ایک ساتھ بولیں تھیں۔

"یار سچی مجھے یہ یونیورسٹی بہت یاد آنے والی ہے۔۔ کیا ہوا جو یہ لوگ ایک نمبر کے منحوس ہیں۔۔ کیا ہوا جو یہ ہم پر زرا رحم نہیں کرتے۔۔ کیا ہوا جو یہ انسانی شکل میں درندے ہیں۔۔ کیا ہوا جو یہ انتہاء درجے کے زلیل ہیں۔۔ مگر اس یونیورسٹی نے بہت یادیں دی ہیں۔۔ مجھے تم یاد آو گی ڈئیر NUST"

عربیہ نے سر اٹھا کر، ڈیپارٹمنٹ کو دیکھتے ہوئے، کہا۔

"اور سب سے اچھی یاد یہ ہے کہ میری اور تمہاری دوستی بھی اسی یونیورسٹی میں ہوئی تھی" عنابیہ نے پہلے سامنے دیکھا اور پھر عربیہ کو۔

اور پھر وہ دونوں مسکرا دیں۔

"چلو آؤ اسی خوشی میں کینٹین پر چلتے ہیں" عربیہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

عنابیہ نے سر پر ہاتھ مارا اور پھر اس کے ساتھ چل دی۔

"بھائی میں سوچ رہی تھی کہ آپ کی شادی پر کسی اچھے سے میوزک بینڈ کو بلائیں کیا خیال ہے؟" عربیہ نے سفیر سے پوچھا۔

"بہت ہی برا" سفیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔ بلا لیتے ہیں ناں اچھا لگے گا اور ویسے بھی آج کل ٹرینڈ ہے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"عربیہ ضروری نہیں کہ جو چیز ٹرینڈ میں ہو وہ بہت اچھی ہو۔۔ آج کل کے ٹرینڈ تو بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔ میں یہ نہیں کہتا کہ گانا بجانا شریف گھرانوں میں نہیں ہونا چاہیے مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ مسلمان گھرانے میں ہرگز بھی یہ نہیں ہونا چاہیے۔۔ اور سوچو زرا آپ تو اپنے شوق میں بلا لو گی میوزک بینڈ مگر وہاں جتنے لوگ انہیں سنیں گے ناں ان سب کا گناہ آپ کو جائے گا کیونکہ وہ آپ کی وجہ سے گانے سن رہے ہیں۔۔ اگر آپ اتنے سارے لوگوں کے گناہ اپنے سر لینا چاہتی ہو تو پھر مجھے کیا اعتراض ہے جاؤ جو جی چاہتا ہے کرو" سفیر نے بڑے ہی تحمل سے اسے ساری بات سمجھائی تھی اور پھر آخر میں اسے فیصلہ کرنے دیا۔

"یعنی گانے سننے سے گناہ ملتا ہے" عربیہ نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"جب آپ اس کے عادی ہونے لگ جائیں اور آپ کا اس کے بغیر گزارہ کرنا مشکل ہو جائے تو پھر "ہاں" گناہ ملتا ہے اور بہت زیادہ گناہ ملتا ہے"

"ہائے بھائی میں تو پھر بڑی گناہگار بندی ہوں" عربیہ نے پریشانی سے کہا۔

"آپ یہ بات پہلے نہیں جانتی تھیں بچے مگر اب جان گئی ہیں تو اللہ سے معافی مانگ لیں اور وعدہ کر لیں کہ آئندہ نہیں سنیں گی" سفیر نے مسکرا کر کہا۔

"پکا وعدہ۔۔ پکا پکا والا وعدہ" وہ فوراً سے بولی۔

سفیر اسے دیکھ کر مسکرایا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

آج سفیر کی بارات تھی۔

دوپہر دو بجے وہ لوگ بارات لے کر ایبٹ آباد پہنچے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا بس اب کچھ رسمیں ہونا تھیں اور پھر رخصتی۔

دلہن تو اکیلی بہن تھی سو اس کی طرف کی ساری رسمیں بھی عربیہ کر رہی تھی۔ عنابیہ اور عربیہ سٹیج پر، آفشین کے دائیں بائیں، کھڑی تھیں۔ سفیر نے آفشین کو صوفے تک لے جانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو عربیہ دیوار بن کر دونوں کے درمیان کھڑی ہو گئی۔

"کیا؟" سفیر نے حیرت سے سامنے کھڑی عربیہ کو دیکھا۔

"پیسے" عربیہ نے اس کے چہرے کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلائی۔

"اپنی ان فضول رسموں کے نام پر تم مجھے بہت لوٹ چکی ہو صبح کا۔۔ اب چلتی بنو چلو" سفیر نے تقریباً اسے دفعہ ہو جانے کو کہا تھا۔

مگر وہ بھی اسی کی بہن تھی۔

"پیسے نہیں دیں گے تو بھابھی کو نہیں جانے دوں گی آپ کے ساتھ"

"او بی بی میرے نکاح میں ہے وہ۔۔ میری اکلوتی بیوی۔۔ تم جو مرضی کر و میں اسے لے ہی جاؤں گا تم دیکھنا تو سہی" سفیر نے ایک ایک حرف پر زور دیا اور لڑاکا عورتوں کی طرح عربیہ کو دھمکایا۔

"جائیں پھر لے جائیں" عربیہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہ چیلنج کیا ہو۔

"بیوی تو میری ہے میرے پاس ہی آئے گی۔۔ مگر تم کو اب ایک روپیہ نہیں دوں گا۔۔ ہنہہ" سفیر کسی ناراض بچے کی طرح واپس جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہاں پر موجود سب لوگ بہن بھائی کی نوک جھوک بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔

"میرا کیا قصور ہے۔۔مجھے تو بیٹھنے دو" آفشین نے آہستہ آواز میں کہا۔

"پہلے بھائی کو بولیں ہمیں پیسے دیں" عنابیہ نے آفشین کے کام میں آہستہ سے کہا۔

"دے دیں ناں پیسے جتنے وہ کہہ رہی ہیں" آفشین نے سفیر کو دیکھ کر کہا۔

عربیہ نے زوردار ہوٹنگ کی۔

سب دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

سفیر نے ایک نظر اپنی "اکلوتی" بیوی کو دیکھا اور دوسری نظر اپنی "اکلوتی" بہن کو۔

پھر جیب سے والٹ نکالا اور پانچ ہزار کے چند نوٹ نکال کر اس کا ہاتھ میں پکڑائے مگر آخر پر یہ کہنا مت بھولا۔

"اگر کسی چوک میں یوں ہاتھ پھیلا کر کھڑی ہو تو دن کے لاکھ سوا لاکھ تو کما ہی لو گی" اس نے اتنی آہستگی سے کہا تھا کہ آواز صرف عربیہ تک ہی گئی تھی۔

"ساتھ آپ بھی آجایئے گا دونوں بہن بھائی اکٹھے دیہاڑی لگا لیں گے"

عربیہ اور جواب نہ دے۔

آہ

ناممکن۔۔

رخصتی کے بعد اگلے روز ہی ولیمہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ولیمے کے بعد جب وہ سب گھر آئے تو کافی تھک چکے تھے۔ عربیہ تو آتے ہی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔ اسے دیکھتے ہوئے باقی سب بھی صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"ہائے میرے پاؤں۔۔۔" عربیہ نے اپنے پیروں کو ہیلز سے آزاد کروایا۔

"خبر دار اب تم نے ہائے ہائے کی تو۔۔ بہت شوق تھا ہیلز پہننے کا اب آواز نہ آئے مجھے تمہاری" سکینہ بیگم نے اسے گھور کر کہا۔

"ہاں تو اب بندہ تھک تو جاتا ہے ناں۔۔ اب اتنا فیشن بھی نا کرتی میں اپنے بھائی کی شادی پر" عربیہ نے معصوم سے صورت بنا کر کہا۔

"اچھا اچھا بس۔۔ ایسا کرو کہ بھابھی کو کمرے میں چھوڑ آؤ اور پھر مجھے چائے بنا دو" سکینہ بیگم یہ کہہ کر اپنے کمرے میں جانے لگیں جب عربیہ بولی۔

"ماما بھائی ٹھیک کہتے ہیں۔۔ ایک ملازم تو رکھ ہی لینا چاہیے گھر میں اب"

"شرم تو نہیں آتی ناں۔۔ ماں کے کام کرنے سے تم لوگوں کی شان کم ہوتی ہے" سکینہ بیگم کی پہنچ سے اگر وہ دور ناں ہوتی تو شاید اب تک اسے ایک تھپڑ تو پڑ ہی چکا ہوتا۔

"اوہو مذاق کر رہی ہے وہ۔۔ میں بنا دیتی ہوں چائے" آفشین یہ کہہ کر اٹھی ہی تھی کہ سکینہ بیگم نے اسے منع کر دیا۔

"ارے نہیں بیٹا رہنے دو۔۔ میں صبح چائے پی لوں گی۔۔ تم جا کر اپنے کمرے میں آرام کرو۔۔ اب میری اولاد ہی نکمی ہے تو اس میں تمہارا کیا قصور" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ایک تو ماما بھی ناں فوراً سینٹی ہو جاتی ہیں۔۔ چل عربیہ بیٹا چائے بنا لے" خود سے کہتی وہ بھی وہاں سے چلی گئی۔

اب پیچھے صرف وہ دونوں میاں بیوی ہی رہ گئے تھے۔

"اب آپ نے یہاں پر ہی رہنا ہے یاں چلنا ہے کمرے میں؟" سفیر نے آفشین کو دیکھ کر کہا۔

"جی جی چلیں"

ـ ـ ـ ـ

زرا سی روشنی میں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی اپنا منہ صاف کر رہا ہو۔

کچھ قدم چل کر وہ آگے آیا۔

"زندہ ہے تو استعمال کر لو ورنہ کر دو واپس" کسی کو کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔

دروازہ کھلا۔

کوئی کسی وجود کو ہاتھوں میں اٹھائے کمرے سے لے جا رہا تھا۔

کوئی ننھا انسانی وجود معلوم ہوتا تھا۔

"سانسیں باقی ہیں"

اطلاع دی گئی۔

"تو استعمال کرو جب تک باقی ہیں"

زرا سی ہنسی بھی شامل تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اور اگلا؟" پوچھا گیا۔

"جب طلب ہوئی۔۔ انتظام ہے؟"

"سب طرح کا" بڑی خباثت سے کہا گیا۔

"تو پھر مسئلہ کیا ہے۔۔ عیش کرو" وہ بہت خوش تھا۔

عربیہ اور عنابیہ سیڑھیوں میں بیٹھ کر سفیر کی شادی ڈسکس کر رہی تھیں جب اچانک کسی کی آواز آئی۔

"ارے عنابیہ تم یہاں؟" ایک لڑکی حیرانگی سے کہتی ان کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"اوہ ارمش تم؟ یہاں؟ کیسے؟" عنابیہ نے بھی حیرانگی سے پوچھا۔

"اوہ میں تو بس یہاں شفٹ ہوگئی ہوں۔۔ آخری سال یہاں پر ہی پورا کروں گی۔۔ تم بتاؤ؟"

"میں تو پچھلے تین سال سے یہاں پر ہی ہوں۔۔ تم لوگ تو کراچی ہوتے تھے ناں تو پھر یوں اچانک یہاں کیسے" عنابیہ نے ارمش سے پوچھا۔

"یار تمہیں تو پتا ہے بابا کی گورنمنٹ جاب ہے تو ٹرانسفر ہوتا رہتا ہے۔۔ شکر کیا تھا کہ یونیورسٹی کہ تین سال وہاں ہی گزر گئے مگر پھر اچانک ٹرانسفر کے آرڈرز آگئے تو پھر میں نے بھی اپنا ٹرانسفر اس کیمپس میں کروالیا"

"یہ تو بہت اچھا کیا پھر تم نے۔۔ بہت خوشی ہورہی ہے تمہیں یہاں دیکھ کر" وہ دونوں باتیں کر رہی تھی جبکہ عربیہ ناسمجھی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"یہ کون ہے عنابیہ ؟" ارمش نے عربیہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ یہ۔۔ یہ میری دوست ہے۔۔ یونیورسٹی میں ہی بنی تھی" عنابیہ نے اس کا تعارف کروایا تو وہ بس مسکرا دی۔

"اوو۔ خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔ میں ارمش ہوں عنابیہ کی سکول کی دوست" ارمش نے اس سے ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"خوشی ہوئی آپ سے مل کر" عربیہ نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"اچھا عنابیہ میں چلتی ہوں" عربیہ نے عنابیہ کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے تم جاؤ میں ابھی یہاں ہی رکوں گی۔۔ ارمش سے بہت سی باتیں کرنی ہیں" عنابیہ نے اس سے کہا اور پھر ارمش کے ساتھ باتیں کرنے لگ گئی۔

عربیہ نے دونوں کو ایک نظر دیکھا اور پھر مسکرا کر وہاں سے چلی گئی۔

ہم کو یاروں نے یاد بھی نہ رکھا

جونؔ یاروں کے یار تھے ہم تو

جون ایلیا

عربیہ باہر لاونج میں بیٹھی تھی۔ آفشین نے اسے دیکھا تو وہیں چلی آئی۔

"خیر ہے؟ یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟"

"یونہی دل کر رہا تھا" عربیہ مسکرا کر بولی۔

"میں نہیں مان سکتی کہ تم اکیلی بیٹھی ہو اور بور بھی نہیں ہو رہی" آفشین نے دائیاں آئی برو اچکا کر اسے دیکھا۔

"بھابھی والی وائبز دینا بند کریں یار۔۔ کچھ نہیں ہوا وہ مجھے بھوک لگی تھی تو ماما کو کہنے آئی تھی کچھ بنا دیں مگر وہ گھر پر نہیں شاید"

"ہاں شاید گروسری کرنے گئی ہیں۔۔ آؤ میں تمہیں بنا دیتی ہوں کچھ کھانے کو" آفشین یہ کہہ کر اٹھی ہی تھی جب عربیہ اچانک بولی۔

"بھابھی جان مجھے ناں ابھی اپنی انہی ٹانگوں پر چلنا ہے ساری زندگی تو آپ رہنے دیں پلیز"

"کیا مطلب؟" آفشین نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"مطلب یہ کہ آپ کی ساسوماں نے دیکھ لیا آپ کو کچن میں کام کرتے تو میری ٹانگیں توڑ دیں گی۔۔ ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں آپ کی شادی کو بھلا۔۔ آپ بیٹھیں میں خود کچھ بناتی ہوں" عربیہ کچن میں چلی گئی تو آفشین بھی سر ہلاتی اس کے پیچھے چل دی۔

فریج سے چیزیں نکال کر شیلف پر سجائی جا چکی تھیں۔

اب وہ ان چیزوں کو گھور رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ کیا بنائے۔

"ایسا کرو سینڈوچ بنالو" آفشین نے اس کی مشکل آسان کی۔

"ہاں۔۔ چیز سینڈوچ" اس کی آنکھیں چمکی۔

اب وہ سینڈوچ بنانے میں مگن تھی جبکہ آفشین پاس کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اچانک عربیہ کے موبائل پر کوئی میسج آیا تھا۔

آفشین نے سکرین پر دیکھا تو کچھ حیران ہوئی مگر چپ رہی۔ عربیہ نے نہیں دیکھا تھا کہ کس کا میسج ہے وہ اپنے کام میں مگن تھی۔

یونیورسٹی پہنچ کر جب اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جانے لگی تو اچانک اسے کچھ یاد آیا تو وہ لائبریری کی طرف چل دی۔

جاتے ہوئے گراؤنڈ پر نظر پڑی تو وہ چونک گئی۔

"اس نے تو آج نہیں آنا تھا" وہ خود سے بڑبڑائی۔

گراؤنڈ میں پہنچی تو سامنے ہی عنابیہ اور ارمش کھڑی باتیں کر رہی تھیں۔

"تم تو آج نہیں آ رہی تھی ناں؟" عربیہ نے پوچھا۔

"ہاں سوچا تو یہی تھا مگر پھر ارمش نے کہا آجاؤ تو میں آ گئی"

"اوہ۔۔" عربیہ مسکرا دی بس۔

"چلو پھر کلاس میں چلتے ہیں"

"تم جاؤ میں ارمش کے ساتھ آجاؤں گی" سرسری سا کہتے وہ دوبارہ سے ارمش سے باتیں کرنے لگی۔

عربیہ نے ایک نظر دونوں کو دیکھا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے اس کام کے لیے کسی اور کا نام دے دینا چاہیے کیونکہ آپ سے تو یہ کام نہیں ہو گا" وہ زرا غصے سے بولے۔

"آپ کو صرف دو ہفتے کا وقت ملا تھا اور آپ نے دو مہینے لگا دیے مگر اب تک ایک بھی معلومات آپ نے ہمیں نہیں دی۔۔کیا یہ ہے آپ کی زمہ داری؟" انہوں نے ہاتھ میں پکڑی فائل زور سے ٹیبل پر پھینکی تو وہ سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

سر اب بھی جھکا ہوا تھا۔

"اگر آپ یہ نہیں کر سکتی تو مجھے بتا دیں میرے پاس بہت سے لوگ موجود ہیں اس کام کے لیے"

"سر بس دو ہفتے کا وقت اور دے دیں میں پوری کوشش کروں گی" اس نے سر اٹھا کر کہا۔

"دو ہفتے یعنی چودہ دن۔۔پندرھواں دن نہیں ہونا چاہیے۔۔ سمجھیں؟"

"یس سر" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

اس کے جاتے ہی انہوں نے فون اٹھا کر جان سے لگایا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہ کیس خود ہی دیکھنا پڑے گا"

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا جس کے جواب میں اس نے "جی بہتر" کہہ کر فون رکھ دیا۔

"ویسے عنابیہ تمہاری اور عربیہ کی دوستی کیسے ہوئی تھی" ارمش نے ریجسٹر پر کچھ لکھتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یونیورسٹی کے پہلے دن ہم لوگ ساتھ ہی بیٹھے تھے تو یوں بات شروع ہوئی اور پھر دوستی ہو گئی" عنابیہ نے سادہ سے لہجے میں بتایا۔

"مطلب یوں ہی بس تم لوگ اتنے سالوں سے دوست ہو۔۔ بھلا یہ کیسی دوستی ہوئی۔۔ صرف بات کرنے سے کوئی دوست کیسے بن سکتا ہے۔۔ کوئی خاص بات تو ہو گی جس کی وجہ سے تم نے اس سے دوستی کی" ارمش نے اب رجسٹر بند کر دیا تھا۔

"ہمیں خود نہیں معلوم کہ ہماری دوستی کیسے ہو گئی تھی کیونکہ ہم ایک دوسرے کو بالکل بھی نہیں جانتے تھے۔۔ یونیورسٹی کے پہلے دن ہم بس ساتھ بیٹھے تھے۔۔ اور عربیہ کا مزاج دوستانہ ہے شاید اسی لیے میری اس سے دوستی ہو گئی۔۔ وہ بہت اچھی ہے۔۔ اسی کی وجہ سے آج ہماری دوستی قائم ہے"

"دوستی تو ایک دوسرے کو جاننے کے بعد ہی ہوتی ہے اور تم لوگ ایسے ہی دوست بن گئے۔۔ عجیب بات ہے۔۔ خیر جو بھی ہے مجھے کیا" ارمش نے کندھے اچکائے اور دوبارہ سے رجسٹر کھول کر بیٹھ گئی۔

عنابیہ اب کسی گہری سوچ میں چلی گئی تھی۔

عربیہ اپنے نوٹس صوفے پر پھیلائے بیٹھی تھی۔

سفیر وہاں آیا، نوٹس ایک سائیڈ پر کیے، اور وہاں بیٹھ گیا۔

"کیا مسئلہ ہے؟" وہ چیخی۔

"میں نے کیا کہا ہے تمہیں؟" اس نے حیرانگی سے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں پڑھ رہی ہوں سارے نوٹس سیٹ کر کے رکھے تھے میں نے سب خراب کر دیے" عربیہ نے نوٹس اکٹھے کرتے ہوئے غصے سے کہا۔

"کیا ہو؟ اتنے غصے میں کیوں ہو؟" آفشین بھی اس کی آواز سن کر وہاں آ گئی۔

"اپنے شوہر کو لگام ڈالیں زرا" عربیہ نے سفیر کو گھورتے ہوئے آفشین سے کہا۔

"شوہر نہ ہو گیا گھوڑا ہو گیا جس کو لگام ڈالے وہ۔۔ تمیز سے رہو بڑا ہوں تم سے" سفیر نے اس کی ایک کتاب اٹھاتے ہوئے اترا کر کہا۔

"کیا مسئلہ ہے؟" عربیہ نے چڑ کر اس سے اپنی کتاب واپس لی۔

"ایک تو آپ دونوں بہن بھائی عجیب ہیں۔۔ کبھی دل چاہتا ہے کہ آپ لوگوں کی مثال دیں۔۔"

"اور کبھی دل چاہتا ہے اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دیں ان دونوں کو"

آفشین ابھی کہہ ہی رہی تھی کہ اس کا جملہ سکینہ بیگم نے مکمل کر دیا۔

اور پھر دونوں ساس بہو کا زوردار قہقہہ گونجا۔

جبکہ ان دونوں بہن بھائی نے پہلے ان کو اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"یہ ان میں کچھ زیادہ ہی صلح نہیں؟" عربیہ نے سرگوشی کی۔

"حد سے زیادہ" سفیر نے بھی آہستگی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ دونوں ساس بہو کم اور ماں بیٹی زیادہ لگتی ہیں۔۔ بھئی ایسا نہیں چلے گا۔۔میں نے بھائی کی شادی اس لیے کروائی ہے کہ گھر میں رونق ہو زرا مگر آپ دونوں میں تو اچھی خاصی دوستی ہے۔۔ایسے کیسے چلے گا؟"عربیہ نے ان دونوں ساس بہو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور کیا!"سفیر نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

"شرم نہیں آتی دونوں کو۔۔ہیں۔۔ماں کو اور بیوی کو لڑانا چاہتے ہو؟"سکینہ بیگم نے دونوں کے کان پکڑے اور اب وہ دونوں کراہ رہے تھے جبکہ آفشین پیچھے کھڑی اس منظر کو دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

کچھ دیر بعد جب عربیہ کمرے میں تھی تو سفیر اس کے کمرے میں آیا۔

"خیریت کوئی کام تھا کیا؟"عربیہ نے اس سے پوچھا۔

"کیا اپنی بیٹی کے کمرے میں آنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی کام ہی ہو؟"سفیر نے اسے گھور کر پوچھا تو وہ مسکرا دی۔

وہ دونوں بہن بھائی کھڑکی کے پاس بیٹھ گئے اور باہر آسمان کو دیکھنے لگے۔

کافی دیر بعد سفیر کی آواز آئی۔

"کیا بات ہے عربیہ؟"

"لوگ کیوں بدل جاتے ہیں بھائی؟"اس نے سوال کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"انسانی فطرت ہے کہ جب مطلب پورا ہو جائے تو انسان بدل جاتا ہے۔۔ کبھی کبھی کوئی کسی کی وجہ سے بدل جاتا ہے تو کبھی کوئی کسی کے لیے بدل جاتا ہے۔۔ کوئی لوگوں کی باتوں سے بدل جاتا ہے تو کوئی کسی اور وجہ سے۔۔ انسان کبھی ایک سا نہیں رہتا۔۔ اس کے مزاج میں بدلاؤ آتا رہتا ہے"

"تو کیا آپ بھی بدل جائیں گے ؟ ماما؟ بھابی؟ اور میں ؟" اس نے سفیر کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"ہاں شاید۔۔ آنے والے کل میں کیا ہو گا؟ کون بدلے گا کون نہیں؟ ہم نہیں جانتے عربیہ۔۔ مگر ہم اپنے حال کو جانتے ہیں۔۔ جس میں ہم ابھی موجود ہیں۔۔ اگر ہم یہ سوچیں گے کہ کل یہ انسان بدل جائے گا تو ہم اسے آج کیوں چھوڑ دیں؟ جب کہ آج تو وہ پہلے جیسا ہے بدلے گا تو وہ کل؟ تو پھر ہم مستقبل کی باتوں میں آکر اپنا حال کیوں برباد کریں؟ کون جانتا ہے کہ کل کیا ہو گا؟ کیا تم جانتی ہو کہ کل تم کتنے بجے جاگو گی؟ کیا میں جانتا ہوں کہ کل میں آفس جا سکوں گا یا نہیں؟ کیا ماما جانتی ہیں کہ انہوں نے کھانے میں کیا بنانا ہے؟" سفیر نے سوال کر کے اس کے جواب کا انتظار کیا۔

"نہیں۔۔ مگر کوئی بدل گیا ہے بھائی" عربیہ نے کھڑکی سے باہر دیکھ کر کہا۔

"عربیہ یاد ہے جب تم تھری کلاس میں تھی تو کیا ہوا تھا؟" اس ن جواب کا انتظار نہیں کیا اور بات جاری رکھی۔

"میں بتاتا ہوں۔۔ تم سکول سے گھر آئی تو خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ جبکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا تھا۔۔ تم گھر آتی تھی تو سارے گھر کو پتا چلتا تھا کہ عربیہ گھر آئی ہے (وہ زرا سا ہنسا) میں تمہارے کمرے میں آیا تو تم منہ پھلائے بیٹھی تھی بالکل ایسے" سفیر نے منہ پھلا کر دیکھایا تو عربیہ ہنس پڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اور میں نے کہا کہ میں کل بات کروں گا تمہاری ٹیچر سے وہ آئندہ اسے تمہارے ساتھ نہیں بیٹھائیں گی۔۔اور تم جو مجھے اس لڑکی کی شکایت لگانے والی تھی کہ اس نے تمہیں تنگ کیا تھا، یہ سن کر تم حیران ہوئی تھی اور کہنے لگی کہ "بھائی آپ تو مائنڈ ریڈر ہیں" اور میں ہنس دیا تھا" وہ رکا اور عربیہ کی طرف دیکھا۔

"جانتی ہو عربیہ کہ مجھے کیسے پتا چلا تھا کہ کسی لڑکی نے تمہیں تنگ کیا ہے؟"

"کیونکہ میں تب ہی منہ پھلاتی تھی جب کوئی مجھے تنگ کرتا تھا" اس نے مسکرا کر بتایا۔

"اس لیے کہ مجھے اپنی بہن کا خیال رکھنے کی زمہ داری دی گئ تھی بابا کی طرف سے۔۔اس دن جب تم سکول سے واپس گھر آئی اور خاموش رہی تو میں اسی وقت تمہارے سکول گیا تھا کہ آخر کیا بات ہوئی ہے وہاں۔۔اور اس طرح میں مائنڈ ریڈر بن گیا" وہ ہلکا سا ہنسا۔

"بھائی۔۔" عربیہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر سفیر نے اس کی بات کاٹ دی۔

"عربیہ جب کوئی آپ کو ہرٹ کرے تو آپ کو چاہیے اس سے کنارہ کر لیں نہ کہ اسے بار بار موقع دیں کہ وہ آپ کو ہرٹ کرے اور آپ کے جذبات کا مذاق اڑائے۔۔میں یہ نہیں کہتا کہ آپ دوستی ختم کر دو مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ جو آپ کے دوست ہوتے ہیں وہ آپ کو کبھی کسی اور کے لیے بھول نہیں جاتے نہ ہی آپ کو کسی اور کے لیے اگنور کرتے ہیں۔۔ان کے لیے آپ اہم ہوتے ہیں اور جن کے لیے آپ اہم نہیں وہ آپ کے دوست ہوتے ہی نہیں" سفیر نے آرام سے ساری بات کہہ دی اور عربیہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"آپ واقعی مائنڈ ریڈر ہیں بھائی" اس کے ایسا کہنے پر سفیر زور سے ہنسا تو پھر وہ بھی ہنس دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کسی دوسرے کے لیے خود کو تکلیف نہیں پہنچاتے۔۔اگر اس دنیا میں رہنا ہے اور زندگی کو جینا ہے تو پھر تھوڑا سا خود غرض ہونا پڑے گا۔۔اور تھوڑا سا خود غرض ہونا اتنا برا نہیں" سفیر نے مسکرا کر کہا اور پھر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ نے اسے کیوں نہیں بتایا کہ آپ گئے تھے اس کی یونیورسٹی؟" آفشین، جو باہر کھڑی سب سن رہی تھی، سفیر کے باہر آتے ہی اس نے سوال کیا۔

"وہ اب سکول میں نہیں پڑھتی آفشین۔۔نہ میں چھٹی کے وقت گیا تھا اس کی یونی ورسٹی۔۔میں اپنی بہن کی خاموشی کا پتا لگانے اس کی یونیورسٹی گیا اور مجھے جاتے ہی معلوم ہو گئی وجہ۔۔مگر اب وہ تھری کلاس کی عربیہ نہیں ہے جو اس بات پر خوش ہو جائے گی کہ میں نے اس لڑکی کی سیٹ تبدیل کروادی۔۔مگر وہ اس بات پر دکھی ہو جائے گی کہ میں اس کو بتائے بغیر اس کی یونیورسٹی گیا۔۔سکول اور یونیورسٹی میں فرق ہوتا ہے آفشین۔۔کیا پتا یہ بات جان کر وہ سمجھے کہ مجھے اس پر اعتبار نہیں اور میں یونیورسٹی اس پر نظر رکھنے گیا تھا پھر؟ میں اپنی بہن کا مان کبھی نہیں توڑ سکتا اور نہ ہی وہ کبھی میرا اعتبار توڑے گی۔۔اپنی تربیت پر اتنا بھروسہ تو ہے مجھے" سفیر یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"اففف یہ دونوں بہن بھائی بھی عجیب ہیں" افشین نے ایک نظر عربیہ کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر دوسری طرف جاتے سفیر کو۔

اور پھر وہ مسکرا دی۔

"کیا تم نے مال پہنچا دیا؟" سرد آواز پورے کمرے میں گونجی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کل تک ان کے پاس ہو گا"

"شاباش"وہ ہنسا۔

اندھیرے کمرے میں اس کا قہقہہ بہت بھیانک لگ رہا تھا۔

اسے اندھیرا پسند تھا۔

مگر اس کے لوگوں کو جتنا اس سے ڈر لگتا اتنا اس سے کئی زیادہ اس کے اس اندھرے کمرے سے ڈر لگتا تھا۔

بات یہ ہے کہ لوگ بدل گئے ہیں

ظلم یہ ہے کہ وہ مانتے بھی نہیں

جون ایلیا

یہ فخر تو حاصل ہے برے ہیں کہ بھلے ہیں

دو چار قدم ہم بھی ترے ساتھ چلے ہیں

جلنا تو چراغوں کا مقدر ہے ازل سے

یہ دل کے کنول ہیں کہ بجھے ہیں نہ جلے ہیں

نازک تھے کہیں رنگِ گل و بوئے سمن سے

جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

تھے کتنے ستارے کہ سرِ شام ہی ڈوبے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہنگامِ سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں

جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور

تاروں کی خنک چھاؤں میں وہ لوگ جلے ہیں

اک شمع بجھائی تو کئی اور جلا لیں

ہم گردشِ دوراں سے بڑی چال چلے ہیں

ادا جعفری

"بیٹا میں نے تو امید ہی چھوڑ دی ہے۔۔اب تو کہتی ہوں کہ نہ ہی واپس آئیں۔۔اگر آ گئے تو زمانہ انہیں جینے نہیں دے گا" وہ بوڑھی عورت سر جھکائے کہہ رہی تھی۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ انہیں واپس لاؤں گا اور زمانے کی فکر نہ کریں زمانہ تو کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتا۔۔آپ بس دعا کریں کہ وہ ٹھیک ہوں" انہوں نے اس عورت کو تسلی دی اور پھر کچھ معلومات لینے کے بعد وہ اس چھوٹے سے گھر سے باہر نکل آئے۔

"کیا میں اندر آ جاؤں سر؟" دروازے پر دستک دے کر اس نے اجازت مانگی۔

"جی آ جائیں" وہ کوئی فائل کھولے بیٹھے تھے۔

"سر اس فائل میں سب تفصیلات موجود ہیں آپ ایک نظر دیکھ لیجیے" اس نے ہاتھ میں تھامی فائل سامنے بیٹھے شخص کی جانب بڑھائی۔

"بیٹھ جائیں" ان کے اجازت دینے پر فوراً سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کچھ دیر تک فائل کے صفحے آگے پیچھے کرنے کے بعد انہوں نے فائل بند کر دی۔

"بہت خوب۔۔تو پھر اگلا پلین معلوم ہے ناں آپ کو؟"انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"یس سر"وہ پورے جوش سے بولی تھی۔

"شاباش۔۔اب جائیں اور اپنا کام مکمل کریں۔۔فی امان اللہ"

"فی امان اللہ"وہ سلیوٹ کر کے کمرے سے باہر چلی گئی

وہ اپنی کلاس کی جانب جارہی تھی جب اچانک سے رکی۔

کلاس کے باہر، دیوار کے ساتھ، کوئی بیٹھا تھا۔

وہ اس کی جانب بڑھ گئی۔

"خیریت آپ کلاس کے باہر بیٹھے ہیں؟"اس نے جاتے ہی سوال کیا۔

"جی آج کلاس نہیں ہو گی سر کسی ضروری کام سے گئے ہیں شاید۔۔یہاں اسی لیے بیٹھا ہوں تاکہ سب کو بتا سکوں"اس نے بہت سادہ سے لہجے میں عربیہ کو بتایا۔

"ہاں مجھے شک تو ہوا ہی تھا ورنہ جبران آفریدی اور کلاس کے وقت پر کلاس سے باہر ہوں۔۔ناممکن"عربیہ کی بات پر وہ ہنسا۔

"ہم یونی ورسٹی میں پڑھنے ہی تو آتے ہیں۔۔اب اگر لیکچر بھی نہ لیں تو پھر کیا فائدہ یہاں آنے کا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جی جی بالکل آپ ایک سو ایک فیصد درست ہیں۔۔ چلیں پھر میں چلتی ہوں آپ اپنی ڈیوٹی کریں" عربیہ نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی جواباً مسکرا دیا۔

جبران آفریدی ان کی کلاس کا سب سے قابل سٹوڈنٹ تھا۔ جس نے پہلے دن سے اب تک شاید ہی کوئی کلاس مس کی ہو گی۔ اگر کلاس اسے **"کتابی کیڑا"** کہتی تھی تو ہر گز غلط نہ کہتے تھے وہ۔

وہ اکثر یا تو لائبریری میں ہوتا تھا یا پھر کلاس میں اور پھر سیدھا اپنے گھر۔ وہ **"کتابی کیڑا"** کے ساتھ ساتھ اپنے چشمے کی وجہ سے **"چار آنکھوں والا"** بھی مشہور تھا۔

وہ ایسی باتوں پر غصہ کرنے کے بجائے بس مسکرا دیتا تھا۔

گراؤنڈ سے گزرتے اس کی سامنے درخت پر نظر پڑی۔ جہاں وہ اور عنابیہ اکثر بیٹھا کرتی تھیں۔ مگر آج وہاں اس کی جگہ ارمش بیٹھی تھی۔

اس نے ایک اداس مسکراہٹ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا اور پھر وہاں سے چل دی۔

آج سفیر اسے یونی ورسٹی سے لینے آیا تھا۔ اسے وہاں دیکھ کر عربیہ پہلے تو حیران ہوئی مگر پھر خوشی سے بھاگتی اس تک پہنچی۔

"خیریت؟ آج آپ کو ہماری یاد کیسے آئی؟" اس نے جاتے ہی سوال کیا۔

"مجھے آج اچانک یاد آیا کہ میری ایک بہن ہے جو غلطی سے یونی ورسٹی بھی جاتی ہے۔۔ یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا اپنی بہن کو گھر لیتا جاؤں" سفیر نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ویسے یہ بہانہ کافی پرانا ہو چکا ہے۔۔ یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا تمہیں بھی لے جاؤں" عربیہ کے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس کی نقل اتاری۔

سفیر اس کی حرکت پر مسکرا کر گاڑی میں بیٹھا۔

"کھانا باہر کھاؤ گی یا گھر چل کر کھانا ہے؟ ویسے سوچ رہا ہوں آج کھانا میں خود بناؤں کیا خیال ہے؟" سفیر نے اس سے رائے مانگی۔

"سچ سچ بتائیں کیا کام ہے؟" عربیہ نے تفتیشی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یعنی کہ بھلائی کا تو کوئی زمانہ ہی نہیں۔۔ حد ہو گئی" سفیر نے منہ بنایا۔

"آپ ناں میرے ہی بھائی ہیں وہ بھی اکلوتے والے تو یہ ناٹک میرے سامنے نہیں چلیں گے" عربیہ نے بھنویں اچکا کر اس سے پوچھا۔

"ارے بھئی کچھ بھی نہیں ہے۔۔ کل تمہارا موڈ ٹھیک نہیں تھا تو میں نے سوچا آج تمہیں لنچ کروا دیتا ہوں باہر سے تاکہ تمہارا موڈ تو ٹھیک ہو۔۔ اختلافات اپنی جگہ مگر میری بہن اداس ہرگز بھی اچھی نہیں لگتی" سفیر کے بتانے پر عربیہ ہلکا سا مسکرائی۔

"آپ اتنے اچھے کیوں ہیں بھائی؟" عربیہ نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

"انسان صرف اس شخص کے ساتھ ہی اچھا ہوتا ہے جو اس کے ساتھ اچھا ہو مگر خونی رشتوں کی بات الگ ہوتی ہے۔۔ لاکھ لڑنے جھگڑنے کے بعد بھی ہم اپنوں کا کبھی برا نہیں چاہ سکتے۔۔ خون میں کشش بہت ہوتی ہے۔۔ ساری دنیا آپ کے ساتھ جب بری بن جائے تو یہ آپ کے اپنے ہی ہوتے ہیں جو آپ کے ساتھ اچھے بن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جاتے ہیں۔۔ بھائی بھائی آپس میں کتنا بھی لڑیں لیکن اگر کبھی کوئی غیر کسی ایک کو کچھ کہے تو دوسرے کو بھی تکلیف ہو گی اور وہ جو دشمن بنے ہوتے ہیں وہ پھر سے ایک ہو جاتے ہیں۔۔ جہاں تک رہی میرے اچھے ہونے کی بات تو۔۔ میں سب کے لیے اچھا نہیں ہوں۔۔ میں تمہیں اچھا لگتا ہوں کیونکہ میں تمہارا بھائی ہوں۔۔ میں ماما کو اچھا لگتا ہوں کیونکہ میں ان کا بیٹا ہوں انہوں نے مجھے پیدا کیا ہے۔۔ میں اپنی بیوی کو اچھا لگتا ہوں کیونکہ میں اس کا ہمسفر ہوں۔۔ مگر جانتی ہو کیا؟" وہ رکا۔

"کیا؟" عربیہ نے پوچھا۔

"میں اپنے دوستوں کو، اپنے باس کو یا اپنے استادوں کو اتنا اچھا کبھی بھی نہیں لگ سکتا جتنا کہ تم لوگوں کو"

"ایسا کیوں؟" عربیہ حیران ہوئی۔

"اول تو یہ کہ وہ میرے خونی رشتے نہیں اور دوئم یہ کہ ان کے ساتھ جو رشتہ ہے وہ وقتی ہے۔۔ دوست تب تک دوست ہیں جب تک ان کو میری ضرورت ہے، باس تب تک ہیں جب تک میں ان کے پاس نوکری کر رہا ہوں۔۔ اسی طرح استاد کو میں تب تک عزیز ہوں جب تک میں ان کے پاس پڑھ رہا ہوں جب میں ان کے پاس پڑھنا چھوڑ دوں گا اور زندگی کی دوڑ میں زرا آگے نکل جاؤں گا تو شاید وہ مجھے بھول بھی جائیں۔۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اگر کبھی ان سے اچانک ملیں تو وہ مجھے پہچان لیں مجھ سے بات کریں مگر عربیہ اگر میں تم سے ایک دن بھی بات نہ کروں تو تم پریشان ہو جاؤ کہ آخر مجھے کیا ہوا ہے۔۔ کیونکہ ہم روز ملتے ہیں ہم ایک گھر میں رہتے ہیں ہم ایک ماں کے بچے ہیں ہماری رگوں میں جو خون ہے وہ ایک ہے اور یہی خاص بات ہے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"آہ بھائی آپ سے تو ایک سوال پوچھنا بھی مشکل ہے۔۔زرا سے سوال کے جواب میں اتنا بڑا لیکچر مل جاتا ہے۔۔ آپ یہ بھی تو کہہ سکتے تھے کہ میں اس لیے اچھا ہوں کیونکہ میں عربیہ کا بھائی ہوں" اس کے یوں منہ بنا کر کہنے پر سفیر نے زوردار قہقہہ لگایا۔

وہ دونوں بہن بھائی ایسے ہی تھے۔

سفیر عربیہ کے اکثر سوالوں کے جواب میں اسے یوں ہی لیکچر دے دیا کرتا تھا۔

وہ اس کا اچھا بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھا استاد بھی تھا۔

جو اسے دنیا کے سبق بڑے اچھے سے سمجھا دیتا تھا۔

"ہائے یہ کہاں سے آگئے ادھر؟" وہ جا رہی تھی جب اچانک سامنے سے وہ آتے دکھائی دیا۔

اس نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر لیں یوں جیسے آنکھیں بند کرنے سے وہ اسے نظر نہیں آئے گا۔

"بیوقوف" وہ دور سے ہی اسے دیکھ کر بڑبڑایا۔

اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولی تو وہ سامنے نہیں تھا۔

"اوہ شکر" اس نے شکر کا کلمہ پڑھا اور پھر اپنے راستے کو چل دی۔

وہ دونوں باہر کھانا کھانے کے بجائے گھر ہی آگئے تھے۔

گھر آتے ہی سفیر نے کچن کا رخ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بیگم ہٹ جاؤ یہاں سے" سفیر نے آفشین کو بازو سے پکڑ کر چولہے کے سامنے سے ہٹایا۔

"کیا ہو گیا ہے؟" آفشین حیرت سے اسے دیکھتے سائیڈ پر ہوئی۔

"کچھ نہیں بھابھی۔۔ آج کھانا آپ کے شوہرِ نامدار بنائیں گے" عربیہ نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے بتایا۔

"خیریت؟"

"ہاں خیریت ہی ہے۔۔ ایسا کبھی کبھی ہی ہوتا ہے ہمارے گھر میں کہ بھائی کچن میں پائے جاتے ہیں۔۔ آپ فکر مت کریں وہ اچھا کھانا بناتے ہیں" عربیہ نے اسے تفصیل بتائی تو وہ نفی میں سر ہلا کر بولی۔

"ایک تو آپ دونوں کی مجھے کبھی سمجھ نہیں آتی۔۔ جا رہی ہوں میں کھانا بن جائے تو مجھے بھی بلا لینا" آفشین یہ کہتے وہاں سے چلی گئی۔

سفیر نے کھانا بنانا شروع کر دیا تھا۔

عربیہ ادھر ہی کچن شیلف پر بیٹھی اسے نہ جانے کون کون سے قصے سنا رہی تھی جس پر کبھی وہ قہقہہ لگاتا تو کبھی عربیہ کو ڈانٹ پڑتی تھی۔

"میں آپ سے کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ جب کہیں مجھے باہر دیکھیں تو نارمل ایکٹ کیا کریں۔۔ کیا آپ کو سمجھ نہیں آتا؟" وہ زور سے بولا۔

"سوری سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔ میں بس کنفیوز ہو گئی تھی" اس نے سر جھکا کر جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مس شیریں آپ جس محکمے کا حصہ ہیں وہاں پر لوگ کنفیوژ نہیں ہوتے۔۔ آخر کب سمجھیں گی آپ یہ بات؟" دونوں ہاتھ زور سے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ زرا سختی سے بولا تھا۔

"سوری سر" ممکن تھا کہ وہ رو دیتی مگر اسے اپنا ضبط نہیں کھونا تھا۔

اس انسان کے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔

"اگر آپ اپنے کرتوت ٹھیک کر لیں تو مجھ سے معذرت کی ضرورت نہ پڑے آپ کو۔۔ جا سکتی ہیں آپ"

"السلام و علیکم سر" وہاں سلیوٹ کرتی وہاں سے چلی گئی۔

"خدا جانے کب سریس ہو گی یہ لڑکی؟" اسے باہر جاتے دیکھ کر وہ بڑبڑائے۔

"**بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے نکلے ہم**" کیپٹن طیبہ نے اسے باہر آتے دیکھ کر بڑے شاعرانہ انداز میں کہا۔

"بکو مت" وہ غصے سے بولی جس پر طیبہ ہنسی۔

ابھی وہ لوگ آگے چلتی کہ پیچھے سے آواز آئی۔

"مس طیبہ اگر شعر و شاعری کا بہت شوق ہو رہا ہے تو فوج چھوڑ کر غالب کی شاگردی اختیار کر لیجیے" یہ کہہ کر وہ رکے نہیں اور ان کے پاس سے گزر کر میس کی طرف چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی شیریں نے زوردار قہقہہ لگانا چاہا مگر پھر اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ کر طیبہ کے کان میں بولی۔

"**پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر**

غم کو سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دفعہ ہو جاو" طیبہ نے اسے دھکا دیا تو وہ پیچھے ہو کر ہنسنے لگی۔

"ویسے ان کے منہ میں کیا چھالے پڑتے ہیں ہمیں کیپٹن کہتے ہوئے۔۔ مس طیبہ مس شیریں۔۔یہ کیا ہوتا ہے۔۔کیپٹن نہیں لگا سکتے کیا ہمارے ناموں کے ساتھ" کیپٹن طیبہ نے منہ بنا کر کہا۔

"ارے چھوڑو یار۔۔پکا جیلس ہوتے ہوں گے ہم سے اسی لیے تو ہمیں مس کہتے ہیں۔۔چھوڑو ان کو آؤ ہم بھی میس چلتے ہیں" کیپٹن شیریں کے کہنے پر وہ دونوں میس کی طرف چل دیں۔

عربیہ بہت غور سے لیکچر سن رہی تھی جب اچانک اس کو اپنی پیچھے والی سیٹ سے باتیں کرنے کی آواز آئی۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عنابیہ اور ارمش باتیں کر رہی تھیں۔اس کی آنکھوں میں کچھ چبھا تھا۔ان کو نظر انداز کر کے وہ دوبارہ سے لیکچر کی طرف متوجہ ہو گئی۔

کلاس ختم ہوتے ہی وہ عنابیہ اور ارمش کے پیچھے گئی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے عنابیہ"

"عربیہ میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی زرا ہم کسی کام سے جا رہے ہیں" عنابیہ یہ کہہ کر دوبارہ ارمش کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"اگر تم ابھی مجھ سے بات نہیں کر سکتی تو پھر کبھی مت کرنا" عربیہ نے زرا غصے سے کہا۔

"ٹھیک ہے" عنابیہ یہ کہہ کر آگے چلی گئی اور وہ حیران سی وہاں کھڑی رہ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کی عنابیہ ایسی تو کبھی نہ تھی۔

تو پھر؟

وہ کلاس کے باہر سے گزر رہی تھی جب اس نے جبران کو وہاں بیٹھے دیکھا۔

"ارے ابھی تو کوئی کلاس نہیں تو پھر آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"ہاں وہ میں کچھ نوٹس تیار کر رہا تھا تو سوچا یہی پر بیٹھ جاتا ہوں لائبریری جاتے جاتے دیر ہو جائے گی" اس نے اپنے سامنے پڑے نوٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

"ٹھیک۔۔ چلیں جب نوٹس بن جائیں تو گروپ میں شئیر کر دیجیے گا"

"ٹھیک ہے میں کر دوں گا شئیر۔۔ ویسے آپ کی پارٹنر کہاں ہیں آج کل۔۔ آپ اکیلی ہی ہوتی ہیں اب زیادہ تر۔" جبران کے سوال پر عربیہ کے چہرے پر زرا سی اداسی چھائی۔

"بعض مرتبہ ہمیں ہماری جگہ سے اٹھا دیا جاتے ہے اور اس جگہ پر کسی اور کو بیٹھا دیا جاتا ہے۔۔ یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہے۔" عربیہ نے کاریڈور کے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔ مجھے افسوس ہے اس بات کا"

"مگر مجھے نہیں ہے افسوس۔۔ خیر میں چلتی ہوں آپ کام کریں اپنا" یہ کہہ کر عربیہ چلی گئی۔

جبران نے اس کو مڑ کر دیکھا نہیں تھا بلکہ وہ اپنا کام کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

عربیہ کیفے کی طرف جا رہی تھی جب اچانک اس کا کسی سے ٹکراؤ ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کا بیگ نیچے زمین پر گر چکا تھا اور وہ سر تھامے زور سے بولی۔

"یا میرے اللہ۔۔ تم اندھے ہو کیا دیکھائی نہیں دیتا"

"ہاں اگر میں نہیں دیکھ کر چل رہا تھا تو آپ کو تو اللہ نے آنکھیں دی ہیں ناں آپ ہی ان کا استعمال کر لیتی" وہ بھی غصے سے بولا۔

"دیکھو مسٹر۔۔۔" ابھی وہ کچھ کہتی کہ سامنے والے نے بات کاٹی۔

"فرہاد۔۔ فرہاد احمد نام ہے میرا" وہ بڑے فخر سے بولا۔

"جو بھی ہے مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں اپنی شکل گم کرو یہاں سے۔۔ پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں" وہ آخر پر بڑبڑاتی ہوئی آگے چلی گئی۔

عنابیہ اور ارمش وہیں سے گزر رہیں تھی جب عربیہ کا اس لڑکے سے ٹکراؤ ہوا تھا۔

یہ دیکھتے ہوئے ارمش نے سرگوشی کی۔

"یہ آج کل کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو رہی لڑکوں کے ساتھ۔۔ کل پرسوں میں نے اسے جبران نے ساتھ بات کرتے ہوئے بھی دیکھا تھا"

"وہ ایسی نہیں ہے ارمش" عنابیہ نے آہستہ مگر سخت لہجے میں کہا تو ارمش خاموش ہو گئی۔

تھوڑی ہی دور کھڑی عربیہ یہ بات سن چکی تھی۔

وہ اداس مسکراہٹ کے ساتھ ان کی طرف دیکھ کر واپس اپنی منزل کی طرف چل دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

---

وہ سب ایک کمرے میں اکٹھے تھے۔

کرنل صاحب نے تمام پوائنٹس سامنے لگے تختے پر لکھے تھے جس کو سمجھ کر وہ سب اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔

"کوئی سوال؟" انہوں نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

"نو سر" وہ سب یک زبان ہو کر بولے۔

"شاباش۔۔ آپ لوگ میرے وہ انمول موتی ہیں جن پر مجھے خود سے زیادہ یقین ہے۔۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری وجہ سے ہمارے ملک کو کسی بھی پریشانی اور بدنامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔ ہمیں ان لوگوں کو وصالِ جہنم کرنا ہے۔۔ کیا آپ سمجھ رہے ہیں میری بات کو؟" انہوں نے ان سب کی طرف دیکھا۔

"یس سر" دوبارہ سے ایک آواز آئی۔

"مجھے آپ پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔ مجھے امید ہے کہ میری تربیت میں کوئی کمی نہیں رہتی ہو گی۔۔ تو کیا آپ اس کے لیے تیار ہیں؟" انہوں نے اونچی آواز سے پوچھا۔

"یس سر" وہ سب پھر سے یک زباں ہو کر بولے۔

"کیا آپ اپنے ملک کے لیے قربانی دینے کے لیے تیار ہیں؟" وہ اور اونچا بولے۔

"تیار ہیں" اور جواب ان کی آواز سے بھی زیادہ اونچا آیا۔

"میرے شیر بچو! اب میری تمام امیدیں تم لوگوں سے ہیں۔۔ اپنا اور میرا نام روشن کر کے آنا۔۔ میری امیدوں پر پورا اترنا اور خود پر اعتبار کرنا۔۔ میری تربیت میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے پورا کرنا۔۔ مگر یاد رکھنا' تم یہ کر سکتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ہو"" ان کے کہنے پر ان سب نے "یس سر" کہا اور پھر ان کے اشارہ کرنے پر وہ لوگ انہیں سلیوٹ کرنے کے بعد کمرے سے باہر چلے گئے۔

وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ انہیں جاتا دیکھنے لگے۔

"اللہ ان کی مدد فرمانا"

وہ دونوں اپنی ڈیوٹی ختم کرنے کے بعد اب کہیں باہر جا رہی تھیں جب راستے میں انہیں میجر صاحب مل گئے۔

"اُفف میں کیوں آل تو جلال تو پڑھنا بھول گئی آج" شیریں انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر بولی۔

"یہ وہ بلا ہیں جو آل تو جلال تو پڑھنے سے بھی نہیں جاتے" طیبہ نے بھی منہ بنایا۔

"آپ دونوں کیا کسی پارک میں آئی ہیں جو یوں ٹہل رہی ہیں؟" رعب دار آواز میں پوچھا گیا۔

"نہیں سر۔۔ ہماری ڈیوٹی ختم ہو گئی تھی تو سوچا کہیں باہر چلے جائیں" شیریں نے آہستگی سے کہا۔

"کوئی کہیں نہیں جا رہا۔۔ کیس کی فائلز میرے روم کے ٹیبل پر پڑی ہیں جائیں اور جا کر انہیں دیکھیں اور اگلے دو گھنٹے سے پہلے کوئی مجھے یہاں سے باہر جاتا نظر آیا تو آج وہ ڈبل ڈیوٹی کرے گا۔۔ گاٹ اٹ؟" وہ حکم دینے کے بعد آخر پر زور سے بولے۔

"یس سر" وہ دونوں بھی یک زباں ہو کر بولیں۔

"اگر مجھے پہلے پتا ہوتا کہ میرا ایسے سینئر سے پالا پڑے گا تو میں کبھی فوج میں نہ آتی" ان کے جانے کے بعد طیبہ بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اب پچھتائے کیا ہوا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" شیریں نے آہ بھری اور پھر وہ دونوں ان کے آفس کی طرف چل دیں کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور راہ نہ تھی۔

کمرے میں کسی بچے کی چیخ سنائی دی تھی۔

مگر شاید اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے میں زرا سی روشنی پھیلی تھی۔

کسی چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی۔

کسی معصوم کی جان جانی تھی۔

یا پھر۔

کسی کی عزت جانی تھی۔

شیطانیت ہر سوں پھیلی تھی۔

اندھیرا پھر سے پھیلا تھا کسی کی سسکی گونجی تھی۔

تھوڑی دیر بعد پھر سے زرا سی روشنی پھیلی تھی۔

ایک آواز گونجی تھی۔

"بڑا نازک تھا یہ تو۔۔اتنی جلدی ختم ہو گیا"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"عربیہ سر سیدھا رکھو" یہ کوئی دسویں مرتبہ تھا جب آفشین نے اس کو سر سیدھا رکھنے کو کہا تھا مگر وہ پھر سے اپنی گردن دائیں بائیں گھومانے لگ جاتی تھی۔

"عربیہ۔۔" اب کے آفشین نے اس کی گردن سے پکڑ کر اسے سیدھا کیا تھا۔

"کیا یار بھابھی بچی پر ظلم تو ناں کریں" وہ کرہ کر بولی۔

"اور بچی جو کب سے تنگ کر رہی ہے۔۔ ابھی اگر یہ چٹیاں سہی نہ بنی تو تم نے پھر باتیں کرنی ہیں تو اسی لیے اپنا سر سیدھا رکھو ورنہ گردن مڑوڑ دوں گی" آفشین زرا سختی سے بولی۔

"آپ بھائی کا غصہ مجھ پر کیوں نکال رہی ہیں؟" عربیہ نے سر گھوما کر اسے دیکھا۔

"جس پر غصہ ہے اسی پر اتار رہی ہوں" آفشین نے اس کا سر دوسری طرف کیا اور پھر اس کے بالوں میں پونی باندھی۔

"کیا ہوا ہے بھابھی؟" عربیہ نے پیار سے پوچھا۔

"مت بولو مجھے بھابھی۔۔ کچھ نہیں لگتی میں تمہاری"

"ارے ارے ہوا کیا ہے مگر کچھ بتائیں تو" عربیہ حیران ہوئی۔

"اگر تم مجھے اپنا سمجھتی ہوتی تو مجھے اپنے دکھ میں شامل کرتی۔۔ عربیہ تم اتنی بڑی بات اپنے دل میں چھپا کر بیٹھی ہو اور ہم سب یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری عربیہ ہر وقت ہنستی رہتی ہے اسے تو کوئی دکھ ہی نہیں ہو سکتا" آفشین کے یوں کہنے پر عربیہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا بات کر رہی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بھابھی یہ کوئی اتنی اہم بات نہیں تھی۔۔چند سال کی دوستی ہی تھی اور ویسے بھی جب پرانے دوست مل جائیں تو نئے والے اکثر بھول جایا کرتے ہیں" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"دوست کبھی بھی نئے اور پرانے نہیں ہوتے عربیہ دوست دوست ہوتے ہیں۔۔دوست کبھی برے نہیں ہو سکتے جو برے ہوتے ہیں وہ منافق، چال باز یا کوئی آستین کا سانپ ہوتے ہیں مگر وہ دوست نہیں ہوتے"

"وہ بری نہیں ہے بھابھی وہ میری اچھی دوست تھی" عربیہ نے تڑپ کر کہا۔

"تو میں کب کہہ رہی ہوں کہ وہ بری ہے بلاشبہ وہ بہت اچھی دوست ہوگی مگر اس نے تمہیں یوں بھلا دیا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔۔آخر ایسی بھی کیا بات ہوئی کہ وہ تمہیں بھول گئی" آفشین نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"میں خود نہیں جانتی کہ ایسا کیا ہوا ہے۔۔مگر جو بھی ہے میں اب اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتی۔۔جانے والوں سے پوچھا نہیں جاتا کہ وہ کیوں جا رہے ہیں ان کو جانے دیا جاتا ہے اور یہی بہتر ہوتا ہے۔۔میں اب کبھی اس طرف مڑ کر نہیں دیکھوں گی۔۔اور امید ہے کہ وہ بھی نہ دیکھے گی مڑ کر۔۔اور اگر کبھی دیکھ بھی لیا تو پھر وہاں پر کسی اور عربیہ کو پائے گی" عربیہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

آفشین نے دکھ سے اسے دیکھا تھا۔

وہ اسے یوں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

دوست چھوٹ جائیں تو بہت دکھ ہوتا ہے۔

مگر آفشین جانتی تھی کہ اس وقت عربیہ کا دکھ عربیہ کے علاوہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ خود کو سنبھال لے گی۔

وہ خود کو ٹوٹنے نہیں دے گی۔

اس سے پہلے کہ بے وفا ہو جائیں

کیوں نہ دوست ہم جدا ہو جائیں

احمد فراز

سامنے جیسے کوئی ویران جنگل تھا۔

وہ بھاگتے بھاگتے وہاں پہنچ تو گئی تھی مگر اب اسے ڈر محسوس ہو رہا تھا۔

ایک درخت کے سائے میں کھڑے ہو کر اس نے ارد گرد نگاہ ڈالی۔

وہ اتنی دور تو نکل آئی تھی کہ اب صبح کی روشنی میں ہی اسے ڈھونڈ سکتے تھے وہ۔

مگر اس سے پہلے اسے یہاں سے بھی آگے جانا تھا۔

اس کے پاؤں شدید درد کر رہے تھے۔

بھاگ بھاگ کر اب اسے پیاس بھی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر کے کچھ سوچا اور پھر آسمان کی طرف دیکھ کر کچھ کہا۔

سامنے دیکھا تو بہت اندھیرا تھا۔

اسے خود کو جگائے رکھنا تھا اور یہاں سے بھاگنا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ایک لمبی سانس بھرتے وہ ادھر ہی بیٹھ گئی۔

"یا خدایا کہاں جاؤں میں"

"جبران آپ کے پاس صبح والے لیکچر کے نوٹس ہوں گے کیا؟" عربیہ نے اسے پیچھے سے پکارا تو وہ رک گیا۔

"جی ہیں تو مگر مجھے خود بھی چاہیے یہ"

"میں فوٹو کاپی کروا کر ابھی واپس دے دیتی ہوں" عربیہ نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

"میں ابھی اسی طرف جا رہا ہوں تو میں کاپی کروا کر آپ کو دے دوں گا تھوڑی دیر تک" جبران نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلیں جیسا آپ کو بہتر لگے" عربیہ مسکرا کر وہاں سے چلی گئی۔

وہ اپنے دھیان میں ہی جا رہی تھی جب اچانک اس کے پاؤں کے ساتھ کوئی چیز ٹکرائی تھی۔ اس نے نیچے دیکھا تو کوک کا ٹن وہاں زمین پر گرا تھا۔ یقیناً وہ اس کے پاؤں سے ہی ٹکرایا تھا۔

وہ ابھی نیچے ہی دیکھ رہی تھی جب ٹن کے ساتھ دو پیر بھی سامنے آئے۔ اس نے نظر اٹھا کر سامنے والے کو دیکھا جو بہت غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا؟" وہ انتہائی غصے سے بولا۔

"میں دیکھ کر ہی چل رہی تھی کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کھانے پینے کی چیزیں نیچے زمین پر نہیں رکھتے" عربیہ نے الٹا اس کو جھڑکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مس میں یہاں سائیڈ پر ہی بیٹھا تھا اور یہاں پر اور بھی بہت سے لوگ بیٹھے ہیں" اس کے کہنے پر عربیہ نے ارد گرد دیکھا تو اسے سچا پایا۔

"جو بھی ہے مگر اس میں میری کوئی غلطی نہیں" عربیہ صاف مکر گئی۔

"تم نے سارا ٹن ضائع کر دیا ہے" وہ افسوس سے بولا۔

"تو مر کیوں رہے ہو یہ لو پکڑو پچاس روپے اور جا کر لے لو ایک اور" عربیہ نے اپنے بیگ سے پچاس کا نوٹ نکال کر اسے دیا۔

"ستر روپے کا آتا ہے" اس نے پچاس کا نوٹ لیتے ہوئے اسے بتایا۔

"ارے یہ لو بھائی دو پی لینا تم" عربیہ نے غصے سے سو روپے کا نوٹ اسے دیا اور وہاں سے چلی گئی۔

"اچھی دیہاڑی لگ گئی تیری تو فرہاد" وہ ہنستے ہوئے خود سے بڑبڑایا اور پھر عربیہ کو جاتے دیکھ بولا "آئی بڑی ہنہہ "

"تو پھر کیا سوچا آپ لوگوں نے اس کیس کے بارے میں" کرنل صاحب نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر میں نے آپ کو اپنا پلین بتایا تھا اور میرا خیال ہے کہ اگر مجھے کوئی اعتراض نہیں تو کسی اور کو بھی نہیں ہونا چاہیے" کیپٹن نے انہیں سمجھانا چاہا۔

"مس آپ کو نہیں لگتا کہ کہ ہم آپ سے بہتر جانتے ہیں کیونکہ ہم آپ کے سینئر ہیں" میجر صاحب نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"مگر سر آخر اس میں مسئلہ ہی کیا ہے؟" وہ اب کے ان کی طرف رخ موڑ کر بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اچھا ٹھیک ہے بس۔۔ ہم بعد میں اس پر بات کریں گے ابھی آپ لوگوں کو جو کہا گیا ہے وہ کریں۔۔ جا سکتے ہیں آپ لوگ" کرنل صاحب یہ کہہ کر اپنے ٹیبل پر پڑی ایک فائل کو کھول کر پڑھنے لگے۔

وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے باہر نکل گئے۔

وہ دونوں بہن بھائی نہ جانے کیا راز و نیاز کر رہے تھے لاونج میں بیٹھے جب سکینہ بیگم وہاں آئیں۔

"ہو گئی ہوں باتیں تو دونوں کو کوئی کام بھی کر لو"

"کیا کام کریں؟" عربیہ بولی۔

"جاؤ جا کر کچن میں بھابھی کی مدد کرواؤ وہ بیچاری اکیلی ہی کام کرتی ہے سارے۔۔ زرا تم لوگوں کو شرم نہیں کہ اسے ابھی آئے چار دن ہوئے ہیں اور تک لوگ اس سے سارے کام کرواتے ہو" انہوں نے ان دونوں کو جھڑکا۔

"تو ماما اپنی مرضی سے جاتی ہے وہ ہم زبردستی تھوڑی کرتے ہیں" سفیر منہ بنا کر بولا۔

"سفیر مجھ سے جوتے نہ کھا لینا شرم نہیں آتی تمہیں بیوی کو ایسے کہتے ہوئے۔۔ ایک تو تم اسے کہیں گھومانے بھی نہیں لے کر گئے اور اس سے اپنے گھر کے کام بھی کروا رہے ہو" سکینہ بیگم کا تو بس نہیں چل رہا تھا ان دونوں کو ایک ایک لگا دیں۔

"ماما ایبٹ آباد سے اسلام آباد لے تو آیا ہوں اس کو اور کہاں جانا ہے اس نے؟" سفیر جھنجھلا کر بولا۔

اور یہ کہنے کی دیر تھی کہ ایک اڑتا ہوا جوتا اس کی طرف آیا۔

"ماما یار ر" وہ کراہ کر رہ گیا جبکہ عربیہ نے زوردار قہقہہ لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہائے اللہ جی۔۔یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔۔ چلو شادی سے پہلے جوتے پڑنا اور بات ہوتی ہے مگر شادی کے بعد جوتے کھانا۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے ایک بار پھر زوردار قہقہہ لگایا تو سفیر اسے گھور کر رہ گیا۔

"کیا ہوا اتنا شور کیوں ہے؟" آفشین دوپٹے کے پلو سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی کچن سے باہر آئی۔

"ارے کچھ خاص نہیں بس آپ کے مجازی خدا کو جوتا پڑا ہے ماما سے" عربیہ نے ہنس کر بتایا اور آفشین نے حیرت سے سفیر کی طرف دیکھا۔

"کیوں ماما کیا ہوا ہے؟" آفشین نے سکینہ بیگم سے پوچھا۔

"ارے ہونا کیا ہے اس نالائق اولاد کے ہوتے ہوئے۔۔بس کارٹون دیکھ لیے گیں ہانک لیں اور ادھر ادھر آوارہ گردی کر لی کوئی شرم کوئی حیا باقی ہی نہیں رہی ان میں۔۔ماں کے آگے زبان چلاتے ہیں" وہ غصہ کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

"کتنی غلط بات ہے ویسے آپ لوگوں کو کچھ خیال کرنا چاہیے اب کر دیا ناں انہیں ناراض۔۔ منائیں اب جا کر" آفشین نے ان دونوں بہن بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

اب وہ دونوں ایک دوسرے کو اشارے کر رہے تھے کہ اب کیا کرنا ہے۔

وہ دونوں سکینہ بیگم کے کمرے میں ان کے پیروں کے پاس بیٹھے تھے۔

"اچھا ناں ماما ہم شرمندہ ہیں ناں سوری" عربیہ نے ان کا پیر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا شرمندگی شکل پر تو کہیں نہیں ظاہر" وہ بھی ان کی ہی ماں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دل میں تو ہے ناں" عربیہ نے دانتوں کی نمائش کی۔

"اچھا ماما سوری ناں آپ کو تو پتا ہے آپ ناراض بالکل بھی اچھی نہیں لگتیں" سفیر نے ان کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔

"مکھن لگانا بند کرو" سکینہ بیگم نے اس کے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"جب تک آپ نہیں مانیں گی ناں ہم ادھر ہی بیٹھے رہیں گے" عربیہ ان کی کے پاؤں دباتے ہوئے بولی۔

"ارے بھئی چھوڑو مجھے جاؤ یہاں سے دونوں سر کھانے آگئے ہیں میرا" انہوں نے اپنا پیر پیچھے کرنا چاہا مگر عربیہ نے نہ چھوڑا۔

اب وہ دونوں ان کے ساتھ لگ کر انہیں خوب مکھن لگا رہے تھے جب وہ آہستگی سے ان دونوں کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولیں۔

"اچھا بس کرو اب"

"ہرے۔۔ماما مان گئیں" عربیہ نے نعرہ لگایا اور پھر ان کے ساتھ لگ گئی۔

"میں بھی" ان دونوں کو سکینہ بیگم کے ساتھ دیکھ کر آفشین بھی جلدی سے آئی تو وہ لوگ ہنس پڑے۔

"تم لوگوں سے ایک لڑکی نہیں سنبھالی گئی۔۔حد درجے کے اناڑی جمع کر رکھے ہیں میں نے۔۔اب جاؤ اور تلاش کرواسے۔۔زندہ سلامت چاہیے وہ مجھے ورنہ تم سب نہیں بچو گے" وہ سامنے کھڑے بندوں پر دھاڑا تھا۔

اس کا چہرہ چھپا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کے صرف بہت قریبی بندوں نے اس کا چہرہ دیکھ رکھا تھا ان کے علاوہ کسی نے نہیں۔ اس کی دھاڑ سنتے ہی وہ سب وہاں سے بھاگے تھے اور اب کسی کی تلاش میں نکلے تھے۔

ان کے جاتے ہی وہ پھر سے اندھیرے میں غائب ہو گیا تھا۔

"سر میرے لیے کوئی کیا حکم "ایک آواز اسی اندھیرے میں سے آئی تھی۔

"اگلا شکار" شیطانیت سے بھرپور آواز سنائی دی تھی جواب میں۔

وہ دونوں اس وقت اپنے آفس میں بیٹھی کوئی کیس سٹڈی کر رہیں تھیں۔

ان کا آفس ایسے ڈیزائن تھا کہ وہاں پر دو میزیں پڑی تھیں اور ان کے سامنے ایک بینچ رکھا گیا تھا۔

اس وقت دائیں میز پر وہ دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھی دو فائلز اپنے سامنے کھولے بیٹھی تھیں۔ ساتھ میں چائے کی پیالیاں بھی پڑی تھیں جن سے وقتاً فوقتاً وہ گھونٹ بھر رہی تھیں۔ ان فائلز کو وہ بہت غور سے پڑھ ہی تھیں۔ ویسے تو ان میں انگریزی کی چند سطریں لکھی تھیں لیکن در حقیقت وہ کوڈ ورڈز تھے جو صرف ان کی ہی ٹیم کو معلوم تھے۔

کیپٹن شیریں فائل بند کرتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھی۔

"ہو گیا کلیر۔۔ مجھے یہ کیس دلچسپ لگ رہا ہے۔۔ اور مجھے لگتا ہے کہ میرا پلین یہاں کام آئے گا" کیپٹن شیریں نے سامنے بیٹھی کیپٹن طیبہ کو بتایا جو اپنی فائل بند کر چکی تھیں اور اب غور سے اسے سن رہی تھی۔

"ہاں اگر میجر صاحب ٹانگ نہ آڑائیں تو یقیناً ہم اس پر کام کر سکتے ہیں" کیپٹن طیبہ نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ارے یار نام مت لو ان کا۔۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ انہیں کسی دیوار میں چنوا دوں اور باہر لکھ دوں 'مقبرہ میجر عفان"" اس نے منہ بنا کر کہا۔

"ہوش کرو کچھ کیا فضول بک رہی ہو۔۔ اور یہ دیوار میں چنوانے سے کون سا مقبرہ بنتا ہے؟" طیبہ نے اس کی عقل پر ماتم کیا۔

"مس شیریں کے ہوتے ہوئے کچھ بھی ہو سکتا ہے" اچانک سے جانی پہچانی آواز سن کر وہ دونوں ہی اچھل پڑیں۔

"السلام علیکم سر" وہ دونوں فٹ سے کھڑی ہو کر سلیوٹ کرنے لگیں۔

"وعلیکم السلام۔۔ اگر آپ کو میرا مقبرہ بنانے سے فرصت مل جائے تو اس کیس پر بھی غور کر لیجیے گا۔۔ آپ کے لیے نہ سہی مگر میرے لیے یہ بہت اہم ہے" انہوں نے دونوں کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر آپ کو کیوں لگتا ہے کہ یہ صرف آپ کے لیے ہی اہم ہے ہمارے لیے نہیں" کیپٹن شیریں نے "آپ" پر اچھا خاصا زور دیتے ہوئے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری۔

"مس شیریں جتنی آپ زبان چلاتی ہیں اتنا اگر دماغ چلا لیں تو ہم یہ کیس جلدی ختم کر سکتے ہیں۔۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ کی وجہ سے آج ہم اسے اتنا ڈیلے کر چکے ہیں۔۔ اگر آپ نہیں کر سکتی یہ کام تو مجھے بتا دیں یہاں پر اور بھی بہت سی لیڈی کیپٹن موجود ہیں میں انہیں اپنی ٹیم میں شامل کر لوں گا آپ دونوں کو نکال کر" ان کی بات سن کر اسے شدید غصہ آیا مگر وہ ضبط کر گئی۔

"مگر سر میرا کیا قصور ہے؟" کیپٹن طیبہ نے معصومیت سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں کہ آپ کے قصور پر بھی روشنی ڈالوں۔۔کام کریں ورنہ آپ دونوں جا سکتی ہیں" وہ آہستگی مگر سنجیدگی سے کہتے وہاں سے چلے گئے۔

" سمجھتے کیا ہیں یہ خود کو۔۔آج ہی شکایت لگاتی ہوں ان کی" کیپٹن شیریں نے غصے سے اپنا پین ٹیبل پر پھینکا کو طیبہ نے جلدی سے پکڑ لیا تھا ورنہ ممکن تھا کہ میجر صاحب پھر سے آجاتے۔

عربیہ اب اکثر اوقات یا تو لائبریری میں ہوتی یا پھر باہر گراؤنڈ میں بیٹھی ہوتی تھی۔اب وہ کینٹین پر کم ہی جاتا کرتی تھی۔

اس وقت بھی وہ گراؤنڈ میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی جب اچانک جبران وہاں پر آگیا۔

"اوہ عربیہ۔۔کیسی ہیں آپ؟" اس نے خوش دلی سے پوچھا۔

"میں ٹھیک آپ کیسے ہیں؟" عربیہ نے سر اٹھا کر جواب دیا۔

"میں بھی ٹھیک۔۔خیریت کافی دن سے آپ غائب ہیں" جبران نے انہیں تاثرات سے پوچھا۔

"ادھر ہی ہوتی ہوں بس کلاس کے بعد اب گھر چلی جاتی ہوں کچھ خاص تو ہوتا نہیں یہاں اب" عربیہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"ہاں یہ تو ہے"

"آپ بیٹھ جائیں کھڑے کیوں ہیں" عربیہ نے اسے بیٹھنے کی جگہ دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"نہیں میں چلتا ہوں۔۔بس جا ہی رہا تھا آپ نظر آگئی تو سوچا خیریت پوچھ لوں" جبران یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تو عربیہ بھی دوبارہ اپنے نوٹس میں مگن ہو گئی۔

وہ انتہائی سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پر اتنی سنجیدگی تھی کہ یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ وہ غصے میں کھڑا ہے یا وہ ایسے ہی ہر وقت سنجیدہ رہتا ہے۔

اس نے سنجیدگی سے اپنا فون نکالا اور کسی کا نمبر ملایا۔

"میں آپ سے اب بھی کہوں گا کہ اپنے فیصلے پر غور کریں" بغیر سلام دعا کے کہا گیا۔

ناجانے دوسری طرف سے کیا کہا گیا تھا کہ اس کے چہرے پر اب اور سنجیدگی نمایاں ہونے لگی۔

"اگر کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو اس کا ذمہ دار میں نہیں ہوں گا" اس نے یہ کہتے ہوئے فون بند کر دیا اور وہاں سے چلا گیا۔

اس اندھیرے میں اسے کچھ نہیں سوجھ رہا تھا۔

اسے ڈر تھا کہ کہیں کوئی سانپ وغیرہ نہ آجائے۔

اس نے زمین پر ہاتھ مارتے ہوئے کچھ کھوجنا چاہا مگر سوائے پتوں کے وہاں کچھ محسوس نہ ہوا۔

اردگرد نگاہ ڈالتے اس نے راستہ تلاش کرنا چاہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس طرف آتے ہوئے جو چاند کی تھوڑی بہت روشنی تھی اب وہ بھی نہ تھی۔

یہاں تک کہ وہاں کوئی آواز بھی نہ تھی جس سے وہ پتا لگا سکتی کہ یہاں کوئی جانور بھی ہے یا نہیں۔

کچھ سوچتے وہ زمین سے اٹھی اور مشرق کی طرف بھاگنے لگی۔

اسے اتنا اندازہ تھا کہ اس طرف کوئی آبادی ضرور ہو گی۔

مختلف آیات پڑھتے وہ بس وہاں بھاگ رہی تھی۔ اسے تب تک بھاگنا تھا جب تک کہ صبح نہ ہو جائے یا پھر اسے کوئی بستی نظر نہ آجائے۔

جب سے سفیر کا تبادلہ کراچی سے اسلام آباد ہوا تھا وہ اکثر اوقات گھر ہی پایا جاتا تھا۔

اس وقت بھی وہ لاونج میں صوفے پر بیٹھنے کے بجائے تھوڑے فاصلے پر پڑے کشنز پر بیٹھا کم لیٹا زیادہ ہوا تھا۔

سامنے پڑے لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر اس کی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں جو آفشین کی آواز پر رکی تھیں۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ کچھ دن کے لیے ایبٹ آباد چلی جاؤں" چائے کا مگ اس کو تھماتے ہوئے وہ اس ک قریب ہی بیٹھ گئی۔

"کس خوشی میں؟" سفیر نے اسے تقریباً گھور کر دیکھا۔

"اتنے دن ہو گئے ہیں ماما بابا سے ملے۔۔ ایک دو دن تک واپس آجاؤں گی" آفشین نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سفیر مسلسل اسے دیکھ رہا تھا جب اس نے اس کا چہرہ دوسری طرف موڑا۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔ اب کیا میں اپنے گھر بھی نہ جاؤں؟"

"سیانے کہتے ہیں کہ لڑکی کا گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے" سفیر دوبارہ سے لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا۔

"ہاں تو باپ کا گھر بھی تو ہوتا ہے ناں۔۔ ویسے ہم لڑکیاں کتنی خوش قسمت ہیں ہمارے پاس دو دو گھر ہیں۔۔ ایک بابا والا گھر اور ایک شوہر والا گھر" آفشین نے حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات میں کہا۔

"واہ۔۔ پہلی دفعہ سن رہا ہوں یہ میں۔۔ بڑی سیانی بات کی ہے" سفیر نے حقیقتاً اسے سراہا۔

"کیوں پہلی دفعہ کیوں سنا ہے یہ؟" آفشین نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میں نے تو اکثر لڑکیوں کو یہی کہتے سنا ہے کہ ان کا کوئی گھر نہیں ہوتا۔۔ بندہ پوچھے اگر کوئی گھر نہیں ہے تو پھر وہ رہتی کیسے ہیں؟"

"یہ تو اب ان پر انحصار کرتا ہے کہ وہ ان گھروں کو واقعی گھر سمجھتی ہیں یا نہیں۔۔ اب دیکھیں ناں بابا کے گھر بھی لاڈلی ہوتی ہیں اور شوہر کے گھر بھی۔۔ ہاں کچھ ہوتی ہیں جو زیادہ لاڈ نہیں لے پاتی مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ان کا کوئی گھر نہیں۔۔ دونوں گھروں سے پیار اور محبت ملتی ہے۔۔ کبھی ادھر چلے جاؤ کبھی ادھر چلے جاؤ۔۔ میں تو ہمیشہ سوچتی تھی کہ کاش میرے پاس دو گھر ہوتے ایک گھر سے بور ہوتی تو دوسرے میں چلی جاتی دوسرے سے بور ہوتی تو پہلے میں چلی جاتی۔۔ ہیں ناں؟" آفشین مزے سے بولتی جا رہی تھی جب آخر پر اس نے سفیر سے تصدیق چاہی۔

"یعنی کہ تم اس گھر سے بور ہو چکی ہو؟" سفیر نے اسے گھورا تو وہ سر تھام کر رہ گئی۔

"ایک تو آپ کو بس لڑائی کا موقع چاہیے ہوتا ہے" وہ کہتے ہوئے جانے لگی جب سفیر نے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کہاں جا رہی ہو؟"

"اپنے ابا کے گھر" وہ ایک ادا سے بولی۔

"کس سے پوچھ کر؟" سفیر نے دایاں آئی برو اچکائے پوچھا۔

"اپنے آپ سے" اترا کر کہتی وہ وہاں سے جانے لگی جب سفیر نے اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور بولا۔

"تمہاری ایسی کی تیسی" یہ کہتے ہوئے وہ اس کے پیچھے بھاگا جو اسے اٹھتا دیکھ پہلے ہی بھاگ چکی تھی۔

کلاس ختم ہونے کے بعد جب وہ باہر جانے لگی تو ایک لڑکی نے اسے پیچھے سے آواز دے کر روکا۔

وہ پیچھے مڑی تو تب تک وہ اس کے قریب آچکی تھی۔

"تمہیں پتا ہے عنابیہ کہاں ہے؟" اس لڑکی نے قریب آتے ہی سوال کیا۔

"نہیں" عربیہ سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب اس لڑکی کی بات سن کر ایک پل کو رک سی گئی۔

"واہ یہ تو بڑی حیرت کی بات ہے کہ عربیہ ہمدانی کو نہیں معلوم عنابیہ کہاں ہے"

اس لڑکی کو بغیر جواب دیے وہ کلاس سے باہر نکل گئی۔

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم

تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

احمد فراز

"تو آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں؟"میز پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے وہ سختی سے بولی۔

"جو آپ سمجھ لیں"وہ بھی زرا آگے کو ہو کر بولا تھا۔

"مجھے چیلنجز اچھے لگتے ہیں"وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی پیچھے ہوئی اور پھر رخ موڑ کر باہر چلی گئی۔

وہ پیچھے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے جاتا دیکھنے لگا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے مگر یہ ضرور جانتا تھا کہ اگر اس نے کہا ہے تو وہ کر کے دیکھائی گی۔

عربیہ آج کل زیادہ وقت کتابوں میں سر دیے ہی نظر آتی تھی۔

سفیر آتے جاتے اسے چھیڑ دیتا تھا جس سے وہ چڑ کر لڑنے لگ جاتی تھی اور پھر سکینہ بیگم کی ڈانٹ کے بعد دونوں چپ ہوتے تھے۔

آفشین تین دن سے ایبٹ آباد گئی ہوئی تھی۔

سفیر اس وقت ٹیرس پر کھڑا فون کان سے لگائے آفشین سے بات کر رہا تھا اور ساتھ میں چائے کے گھونٹ بھر رہا تھا۔

"یار کب واپس آؤ گی اب تو میرا کچھ کھانے پینے کو بھی دل نہیں کر رہا۔۔اتنی بوریت ہو رہی ہے۔۔کہو تو آج آجاؤں لینے؟"وہ کوئی ستارا نجھا معلوم ہو رہا تھا اس وقت۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آفشین دوسری جانب سے کچھ کہہ رہی تھی کہ اچانک سفیر کے پیچھے سے آواز آئی۔

"عجیب سی حالت ہے تیرے جانے کے بعد

مجھے بھوک نہیں لگتی کچھ کھانے کے بعد"

عربیہ شعر کے دوسرے مصرعے پر خاصا زور دیتے ہوئے اس کے قریب آگئی۔

"بکومت" سفیر نے اسے گھورا اور پھر آفشین کو کل تیار رہنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔

"توبہ کتنے جھوٹے ہیں آپ ویسے جس دن سے بھابھی گئی ہیں آپ ڈبل ڈبل ناشتے اور کھانے کھا رہے ہیں اور ان سے کہہ رہے ہیں کہ میرا کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا" عربیہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"سیانے کہتے ہیں کہ بیوی کو خوش کرنے کے لیے اگر جھوٹ بولا جائے تو وہ جھوٹ نہیں ہوتا" اس نے گردن اکڑا کر کہا۔

"اپنے دفاع کی بات آئے تو انسان کیسے اپنے مطلب کی باتیں ڈھونڈ لیتا ہے" عربیہ نے آنکھیں گھومائی۔

"اچھا اچھا جو بھی ہے تم بتاؤ کیوں آئی ہو؟"

"کیا مطلب میں کیوں آئی ہوں بھلا بھائی سے بات کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت ہوتی ہے؟"

"اوبی بی یہ باتیں اس کو سناؤ جو تمہیں جانتا نہ ہو۔۔کام بولو جلدی پھر مجھے جانا بھی ہے کہیں"

"وہ میرا ناں چاکلیٹ کیک کھانے کو بہت دل کر رہا ہے تو وہ لا دیں" عربیہ نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے فرمائش کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ایک تو تم نے ناں چاکلیٹ کھا کھا کر ہی اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے" سفیر نے آنکھیں گھوماتے ہوئے کہا۔

"ان شاءاللہ"

"اللہ نہ کرے۔۔کیا اول فول بکتی رہتی ہو۔۔ چلو جاؤ لے آؤں گا تمہارا چاکلیٹ کیک" عربیہ کے یوں کہنے پر سفیر نے فوراً سے کہا۔

اس کے جانے کے بعد عربیہ نے عجیب نظروں سے اسے جاتے دیکھا۔

نہ جانے اس میں اتنی ہمت کیسے آئی تھی کہ وہ اتنی دیر سے بھاگ رہی تھی اور اب تک مکمل طور پر تھکی نہ تھی۔

اسے معلوم تھا کہ وہ تب تک بھاگ سکتی ہے جب تک کہ کوئی بستی نظر نہ آ جائے یا پھر صبح نہ ہو جائے۔

شاید رات کا پچھلا پہر تھا یا شاید تہجد کا وقت ہونے والا تھا۔

دور دور تک کسی کا گمان نہ ہوتا تھا۔

وہ ان درختوں کے درمیان اکیلی ہی بھاگ رہی تھی۔

اس نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا جہاں چاند کی زرا سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

اس وقت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی مگر وہ پسینے میں شرابور تھی۔

بہت دیر تک بھاگنے کی وجہ سے اب اس کے چہرے پر پسینہ تھا جسے وہ اب اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی تھی اور ایک بار پھر بھاگنے کا ارادہ کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اس نے "اللہ اکبر" کہا اور اب کے اپنے جنوب کی جانب بھاگی۔

پروفیسر نوشین بانو کی آواز کلاس میں گونج رہی تھی۔

ساری کلاس ہمہ تن گوش انھیں سن رہی تھی۔

وہ اپنے نوٹ پیڈ پر بال پن سے لائنیں کھینچ رہی تھی اور نہ جانے کیا سوچ رہی تھی جب اچانک کلاس میں پروفیسر نوشین کی آواز آنا بند ہوگئی۔

وہ بھی اسی طرح بیٹھی تھی جب اپنے سر پر کسی کا سایہ محسوس ہوا۔

سر اٹھا کر دیکھا تو میم اس کے پاس کھڑی اسے خاموش نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔

"السلام علیکم میم" وہ جلدی سے کھڑی ہوئی۔

"وعلیکم السلام۔۔ مس عربیہ اگر آپ کا کلاس میں دل نہیں لگ رہا تھا تو آپ باہر جا سکتی ہیں میں ہرگز بھی آپ کو منع نہیں کروں گی" وہ سنجیدگی سے بولیں۔

"میں معذرت خواہ ہوں میم۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا" وہ شرمندہ شرمندہ سی بولی۔

"یہی بہتر ہوگا" میم یہ کہہ کر دوبارہ سے لیکچر شروع کر چکی تھیں اب کے وہ انھیں غور سے سن رہی تھی۔

"کیا آپ پریشان ہیں؟" وہ کلاس سے نکل رہی تھی جب پیچھے سے جبران کی آواز آئی۔

"نہیں تو بھلا میں کیوں پریشان ہوں گی"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"پھر کلاس میں آپ کیا سوچ رہی تھیں؟"

اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

"اصل میں مجھے امتحانات کی بہت فکر ہے۔۔ آخری سال ہے سوچ رہی ہوں کہ عزت سے ہی پاس کر لوں یہ بھی مگر مسئلہ یہ ہے کہ میرے پاس نوٹس نہیں ہیں میں نے کافی چھٹیاں بھی کی ہیں درمیان میں اسی لیے "س نے جبران کو اپنی پریشانی بتائی۔

"اوہ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔۔ میں نے اب تک کوئی کلاس مس نہیں کی میرے پاس سب نوٹس موجود ہیں۔۔ آپ میرے نوٹس کاپی کروالیں یا پھر میں آپ کو نئے نوٹس بنا دیتا ہوں"

"نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں میں نوٹس کاپی ہی کروالوں گی۔۔ بہت شکریہ آپ کا جبران آپ بہت اچھے ہیں" عربیہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرادیا اور پھر وہ دونوں نوٹس ڈسکس کرنے لگے۔

"کیا رپورٹ ہے؟"

"مجھے لگتا ہے کہ ہمارا کام جلد ہو جائے گا" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"احتیاط کرنا۔۔ ایسا نہ ہو کے جلدی کی وجہ سے آپ کسی مصیبت میں پھنس جائیں"

"سر یقین رکھیں اگر مصیبت میں پھنس بھی گئی تو غداری نہیں کروں گی اپنے ملک سے" وہ اتنی سنجیدہ تھی کہ ایک پل کے لیے وہ بھی مسکرائے مگر پھر اپنی مسکراہٹ دبا کر بولے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے آپ پر مکمل اعتبار ہے۔۔اب اس ملک کا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے" ان کے کہنے پر وہ "یس سر" کہتی باہر چلی گئی۔

انھیں اس پر پورا بھروسہ تھا۔

وہ مر تو سکتی ہے مگر ملک کے ساتھ غداری کا سوچ بھی نہیں سکتی۔

انھیں فوج میں ایسے ہی لوگ چاہیے تھے۔

محب وطن۔

آفشین ایبٹ آباد سے واپس آچکی تھی اور اس وقت عربیہ اس کے ساتھ بیٹھی اسے پورے ہفتے کی روداد سنا رہی تھی جسے وہ مسکراتے ہوئے سن رہی تھی۔

"بھابھی آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو اتنا یاد کیا ناں کہ اُف بس پوچھیں مت۔۔شکر کہ آپ واپس آگئیں ورنہ بھائی تو ہر وقت مجنوں بنے پھر رہے ہوتے تھے" عربیہ نے پاس سے گزرتے سفیر کو دیکھ کر اونچی آواز سے کہا تو اس نے مڑ کر اسے گھورا۔

"رہنے دو عربیہ اب جھوٹ مت بولو۔۔تمہارے بھائی کو مجھ سے اتنی بھی محبت نہیں کہ وہ میری یاد میں مجنوں بن کر گھومیں" آفشین نے بھی آہ بھری۔

وہ سفیر کو دیکھ چکی تھی اسی لیے اس نے یہ جواب دیا تھا۔

سفیر ان دونوں کو گھور رہا تھا جو اسے مکمل نظر انداز کر کے اپنی باتوں میں مگن تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ویسے شرم تو نہیں آتی تم دونوں کو میری برائیاں کرتے ہوئے" وہ ان کے سر پر آکر کھڑا ہوا۔

"نہیں آتی۔۔تو پھر؟" عربیہ نے چہرے کا رخ اس کی طرف موڑ کر کہا۔

"تو پھر کی کچھ لگتی شرم کرو بڑا بھائی ہوں تمہارا اور یہ کیا تم میری بیوی کو پٹیاں پڑھاتی رہتی ہو" سفیر اب تک اسے گھور رہا تھا۔

"میں نے کیا پٹیاں پڑھانی ہیں وہ اچھی طرح سے واقف ہیں آپ کے کرتوتوں سے" عربیہ اپنے پاؤں ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔

"تمیز سیکھ لو کہیں سے تھوڑی۔۔اور آپ۔۔" اب وہ آفشین کی طرف مڑا۔

"خبردار آئندہ اس کے ساتھ بیٹھی تو ورنہ۔۔" ابھی وہ انگلی اٹھا کر کچھ کہنے ہی والا تھا جب آفشین بیچ میں بولی۔

"ورنہ کیا؟"

"ورنہ شوہر کی نافرمان بیوی کہلاؤ گی" سفیر نے اس کے علم میں اضافہ کیا۔

"اچھا ایسا ہے کیا؟" آفشین نے حیرت سے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا تو سفیر نے اپنی نگاہیں ادھر ادھر گھومائیں۔

"اچھا میں جا رہا ہوں زرا کام سے واپس آکر دیکھتا ہوں تم دونوں کو" وہ اپنا بیگ اٹھاتے باہر کو چلا گیا تو پیچھے وہ دنوں قہقہہ لگا کر ہنسی۔

"کتنا ڈرتے ہیں یہ آپ سے" عربیہ ہنستے ہوئے بولی۔

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اچھا چلو بس کرو اب" آفشین اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی مگر پھر وہ دونوں دوبارہ سے ہنسنے لگ گئیں۔

بہت دیر تک بحث کرنے کے بعد آخر کار وہ مان ہی گئے تھے۔

ان کو ماننا ہی تھا کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔

وہ خوش تھی کہ اس کے منصوبے پر اب عمل ہونے جا رہا ہے۔

"مجھے اب کوئی اعتراض تو نہیں لیکن پھر بھی ایک بار جزباتی پن سے نکل کر اس کو سوچیں"

"میں نے پورا ایک ہفتہ اس کے بارے میں سوچا ہے اور مجھے اس میں کچھ خرابی نظر نہیں آتی۔۔ اگر جو اس سب کے دوران مجھے اپنی جان بھی دینی پڑی تو میں خوشی خوشی جامِ شہادت نوش کروں گی مگر اپنے ملک کا مستقبل برباد نہیں ہونے دوں گی" اس کے لہجے کا جوش اور جذبہ بتا رہا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

اس کے جانے کے بعد ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

میجر صاحب نے کچھ کہنا چاہا مگر خاموش رہے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اب کیا ہو گا۔

عربیہ اور سفیر اس وقت ٹیرس پر بیٹھے چائے پی رہا تھے اور ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے جب اچانک عربیہ نے سوال کیا۔

"بھائی کیا آپ کو لوگوں کی پہچان ہے؟"

"ہاں۔۔ تھوڑی بہت۔۔ کیوں؟" سفیر نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ایسے ہی۔۔ میں نے سنا ہے کہ لوگوں کی پہچان ہو جاتی ہے مگر مجھے تو آج تک نہیں ہوئی کسی کی پہچان" عربیہ نے منہ بنا کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"لوگوں کو پہچاننے کے لیے ہمیں تجربہ چاہیے ہوتا ہے۔۔ جب ہم عملی زندگی شروع کرتے ہیں تو ہمیں لوگوں کی پہچان کرنی آجاتی ہے۔۔ جیسے کے دیکھو۔۔" وہ رکا اور چائے کا کپ میز پر رکھا اور پھر بولا۔

"ہم جب فیس بک یا انسٹا گرام پر کوئی چیز ایک دوبار دیکھیں تو پھر اگلے تین چار دن تک وہی چیزیں ہمیں نظر آتی رہتی ہیں وہاں جب تک کہ ہم کوئی اور چیز دیکھنا شروع کر دیں۔۔ ایسا اس لیے ہے کہ وہ جان جاتے ہیں کہ اس بندے کو کس چیز میں دلچسپی ہے۔۔ اسی طرح جب ہم کسی انسان سے ایک یا دو مرتبہ ملتے ہیں تو ہم اس کی باتوں سے، اس کے ملنے کے طریقے سے، اس کے چال چلن سے اور یہاں تک کہ اس کے چہرے کے تاثرات سے پہچان جاتے ہیں کہ یہ بندہ کیسا ہے۔۔ جیسا کہ آپ نے اکثر سنا ہوگا 'انسان کے چہرے پر لکھا ہوتا ہے کہ وہ کیسا ہے' تو یہی چیز ہے بس جسے آسان لفظوں میں آپ کسی کو جج کرنا کہتے ہیں۔۔ کسی انسان کو پرکھنا کہ وہ کیسا ہے" سفیر کی باتوں کو وہ بہت غور سے سنتی تھی اور اب بھی وہ بہت غور سے سن رہی تھی۔

"لیکن یہ بھی تو کہتے ہیں کہ کسی کو اس کے ظاہر سے جج نہیں کرنا چاہیے" عربیہ کے جھٹ سے سوال کیا۔

"ہاں یہ سوال اچھا ہے۔۔ اب دیکھو میری بات سنو" سفیر کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ بات بہت لمبی چلنے والی ہے۔

"جو فیک لوگ ہوتے ہیں ناں ان کے چہرے سے یا ان کی باتوں سے پتا چل جاتا ہے کہ وہ فیک ہیں۔۔ کبھی غور کرو اگر تو ایسے لوگ بہت کوشش کرتے ہیں کہ اپنی زبان کو شیریں بنالیں لیکن جو انسان دوسرے انسان کو پرکھنا جانتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ہو وہ فوراً سے سمجھ جاتا ہے کہ یہ میٹھاس اصلی ہے یا نقلی۔۔ ہمارے ارد گرد کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اسمارٹ ہیں کیونکہ وہ اپنے دوغلے چہرے دنیا سے چھپا سکتے ہیں لیکن اصل میں وہ بیوقوف ہوتے ہیں اور یہ بات ان کے چہروں پر لکھی ہوتی ہے جو صرف وہی لوگ پڑھ سکتے ہیں جو انسانوں کو پڑھنا جانتے ہوں۔۔ یہ کوئی عام آدمی نہیں کر سکتا کبھی بھی۔۔ یہ لگتا بہت آسان ہے مگر اتنا آسان ہے نہیں کیونکہ اکثر جنہیں ہم دوست سمجھتے ہیں وہی آستین کے سانپ نکلتے ہیں اور ہمیں خبر تک نہیں ہوتی" سفیر اب بھی ویسے ہی بیٹھو تھا اور عربیہ کے اگلے سوال کا منتظر تھا۔

"کیا آپ کے پاس یہ ٹیلنٹ ہے؟" عربیہ نے دلچسپی سے پوچھا۔

"جب کوئی مجھ سے ہاتھ ملا کر سلام لیتا ہے یا پھر مجھ پر سلام بھی بھیجتا ہے تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بندہ کیسا ہے۔۔ میں اسی وقت اس کے چہرے اور اس کی آنکھوں کو پڑھ لیتا ہوں۔۔ لیکن کبھی کبھی میں بھی دھوکہ کھاتا ہوں کیونکہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں"

"مجھے بھی یہ والا ٹیلنٹ چاہیے" عربیہ نے رونی صورت بنا کر کہا تو سفیر ہنس دیا۔

"بچے اس کے لیے آپ کو تجربہ چاہیے ابھی۔۔ یونیورسٹی تک پہنچ کر بھی اگر آپ کو لوگوں کی پہچان نہیں ہوئی تو شاید آگے جا کر آپ کو مشکل ہو بہت۔۔ اسی لیے ابھی سے لوگوں کو پڑھنا سیکھو۔۔ لوگوں کی نفسیات سمجھو" سفیر نے اسے سمجھایا۔

"مجھے نفسیات بہت زہر لگتی ہے آپ جانتے ہیں" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو یہ کیوں زہر لگتی ہے مگر سچ کہوں تو نفسیات سب سے زیادہ مزے دار اور دلچسپ مضمون ہے۔۔اگر مجھے کبھی موقع ملا تو میں سے ضرور پڑھوں گا۔۔اور مزے کی بات پتا کیا ہے؟" سفیر آگے ہو کر بیٹھا۔

"کیا؟" وہ بھی کرسی کی ٹیک چھوڑ کر آگے ہو کر بیٹھی۔

"جو لوگ بغیر نفسیات کا مضمون پڑھے نفسیات جانتے ہیں وہ سب سے زیادہ عقل مند ہیں میری نظر میں" وہ مزے سے بولا تو عربیہ حیران ہوئی۔

"کیا سچ میں یہ ممکن ہے؟" اس نے حیرانی سے سوال کیا۔

"اس دنیا میں ناممکن تو کچھ بھی نہیں" سفیر نے مسکرا کر جواب دیا۔

"وہ صرف آپ کی بھلائی چاہتا ہے" انہوں نے سمجھانا چاہا۔

"اور مجھے صرف اپنے وطن کی بھلائی کے بارے میں بتایا گیا ہے" وہ بغیر پلکے جھپکے ان سے بات کر رہی تھی۔

"میں نے آپ کو اجازت دے تو دی ہے اب کیا مسئلہ ہے پھر؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"مسئلہ میرا نہیں ان کا ہے۔۔آخر کیوں وہ ہر بات پر مجھ پر طنز کرتے ہیں" وہ غصہ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

"میں اس سے بات کروں گا آئند ایسا نہیں ہو گا" انہوں نے اسے سمجھایا۔

"ان کے لیے یہی بہتر رہے گا" وہ کرسی سے اٹھتی انہیں سلیوٹ کرتی باہر چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کے جاتے ہی انہوں نے کوئی نمبر ملایا اور موبائل کان سے لگا کر کچھ کہا اور دوسری طرف کا جواب سنے بغیر کال کاٹ دی۔

پرکھیں گے ایک ایک کو لے کر تمہارا نام

دشمن ہے کون دوست ہے پہچان جائیں گے

علی زریون

آج نہ جانے اسے کیا سوجھی جو وہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل دی۔

ابھی وہ جا ہی رہی تھی جب سامنے سے اسے فرہاد آتا دکھائی دیا۔

وہ برا سا منہ بناتے سائیڈ سے جانے لگی جب اسے آواز آئی۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے آپ کا ڈیپارٹمنٹ دوسری طرف ہے تو پھر آپ اس طرف کیوں جا رہی ہیں؟" فرہاد نے تفتیشی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اس سے کیا؟" وہ آگ بگولہ ہوئی۔

"ایک تو ذرا سی بات پر غصہ آجاتا ہے آپ کو میں تو بس یوں ہی پوچھ رہا تھا۔۔ اگر آپ راستہ بھٹک گئی ہیں تو آئیں میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو آپ کے ڈیپارٹمنٹ تک" فرہاد کی اس بات پر اس کا دل چاہا وہ اس کا سر پھاڑ دے مگر ضبط سے بولی۔

"آپ اپنے راستے سیدھے کریں مجھے معلوم ہے کہ مجھے کہاں جانا ہے" یہ کہتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

" کبھی تو ہمارے راستے پر بھی چلیں گی آپ بھی" وہ اسے جاتا دیکھ کر بڑبڑایا۔

دوسرے ڈیپارٹمنٹ جانے کا ارادہ وہ ترک کر چکی تھی اسی لیے اب وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی سیڑھیوں میں بیٹھی تھی۔

جب فرہاد سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اسے وہاں دیکھ کر حیران ہوا۔

"ارے آپ ابھی تو مجھے باہر ملیں تھیں اتنی جلدی یہاں بھی پہنچ گئیں۔۔ کیا کوئی خلائی مخلوق ہیں آپ؟" اس نے رازداری سے پوچھا۔

"دیکھیں یقین رکھیں اگر یہ سچ ہے تو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا پکا وعدہ" اس سے پہلے کہ عربیہ اسے کوئی جواب دیتی وہ خود ہی بول پڑا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی جب جبران صاحب بھی وہیں پہنچ آئے۔

"کیا یہ آپ کو تنگ کر رہا ہے؟" جبران نے آتے ہی سوال کیا۔

"کیوں تم ان کے بھائی لگتے ہو جو پوچھ رہے ہو؟" فرہاد نے آنکھیں جھپکتے ہوئے پوچھا۔

"میں جو بھی ہوں مگر تم یہاں سے نکلو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" جبران نے آگے پڑھ کر اسے مارنا چاہا جب عربیہ درمیان میں آئی۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔ اسے مارنا ہو گا تو میں خود مارلوں گی آپ اپنی انرجی ضائع مت کریں۔۔ اور تم۔۔" وہ جبران سے کہتی فرہاد کی طرف مڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دفعہ ہو جاو یہاں سے ورنہ تمہارے چہرے کا نقشہ بگاڑنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا" عربیہ نے غصے سے کہا۔

"ہاں ہاں جا رہا ہوں۔۔اچھا بہن کے بھائی چلتا ہوں میں" جبران کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا وہ وہاں سے چلا گیا۔

"عجیب انسان ہے یہ" جبران نے اسے جاتے دیکھ کر کہا۔

"خیر جو بھی ہے۔۔ آپ بھی جائیں یہاں سے پلیز" عربیہ یہ کہتی واپس سیڑھیوں میں بیٹھ گئی۔

جبران کندھے اچکاتا وہاں سے چلا گیا۔

"گدھا کہیں کا" عربیہ آہستگی سے بولی۔

مگر یہ گدھا کون تھا جاننا زرا مشکل تھا۔

"کب تک بھاگو گی۔۔ کہاں تک جاؤ گی۔۔ مڑ کر تو میرے پاس ہی آؤ گی" وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

اندھیرے کمرے میں صرف اس کی آواز ہی گونجتی تھی۔

وہ اپنا چہرہ ہمیشہ چھپا کر رکھتا تھا۔

اس کے تمام ساتھی اس کے کمرے سے باہر ہی رہتے تھے سوائے ایک کے۔

جو اب اندر داخل ہوا تھا۔

"کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئی ہے۔۔ ہمارے بندوں نے بہت ڈھونڈا ہے مگر نہیں ملی وہ" اس بندے کے بتانے پر اس نے کچھ اٹھا کر پھینکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اگر کل صبح ہونے تک وہ نہ ملی تو تم سب کو مار دوں گا" وہ دھاڑا تھا۔

"مگر سر آخر آپ کے اس میں دلچسپی ہی کیا ہے؟" اس نے الجھ کر سوال کیا۔

"تم جانتے ہو کہ مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں مگر جس کے آگے وہ شاہکار پیش کروں گا اسے تو ہو گی۔۔تو سوچو کتنا مال ملے گا اس ایک ہیرے کے بدلے" وہ خباثت سے کہہ رہا تھا۔

اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ بھی تھی۔

ایسا پہلے کبھی نہ ہوا تھا مگر آج۔

آج شراب اور ہوس کے نشے کے ساتھ دولت کا نشہ بھی بول رہا تھا شاید۔

اس کا بندہ باہر جا چکا تھا اور اب کمرے میں گہری خاموشی تھی۔

یقیناً صبح ہونے کو تھی۔

اسے دور سے کچھ گھر نظر آئے تھے۔

زرا سی روشنی میں وہ یہ نہیں دیکھ سکی تھی کہ وہ گھر ہے یا جھونپڑیاں۔

مگر جو بھی تھا اسے اس طرف جانا تھا۔

وہ کافی دور نکل آئی تھی سو اب اسے بھاگنے کی ضرورت نہ تھی۔

وہ آرام سے چلتی منزل کی طرف جانے لگی۔

وہ اب بھی قرآنی آیات پڑھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چلتے ہوئے وہ اس بستی تک پہنچ گئی تھی۔

وہاں جھونپڑیاں ہی تھیں۔

شاید لوگ جاگ رہے تھے کیونکہ فجر کا وقت تھا۔

وہ چھپتی ہوئی ایک چھوٹی سی جھونپڑی کے پاس پہنچی۔

اندر سے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں جن کو سننے کے بعد اسے لگا کہ جھونپڑی کہ اندر جانا خطرناک ثابت نہیں ہو گا۔

وہ پیٹھ کیے جھونپڑی میں داخل ہو گئی۔

جھونپڑی میں موجود افراد اسے دیکھ کر حیران ہوئے مگر اس نے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

وہ موبائل پر گیم کھیل رہی تھی جب اچانک کسی نے اس سے موبائل چھینا۔

"کیا مسئلہ۔۔"وہ بولتے بولتے رکی کیونکہ سامنے اس کی اماں حضور کھڑی تھیں جو اسے خونخوار نظروں کے ساتھ دیکھ رہی تھیں۔

"کیا ہوا اماما؟اب میں نے کیا کر دیا؟"وہ اتنی معصومیت سے بولی جیسے اس نے تو آج تک کبھی کچھ کیا ہی نہیں۔

"یہ تمہارے کمرے میں کون سے بھوت ناچ کر گئے ہیں؟"انہوں نے غصے سے پوچھا۔

"میں کون سا ان کے ساتھ رہتی ہوں جو مجھے پتا ہو گا کون سے بھوت تھے"وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے کتنی بار کہا ہے میرے سامنے زبان مت چلایا کرو۔۔ اٹھو اور جا کر اپنا کمرہ سہی کرو۔۔ مجال ہے جو کوئی چیز اپنی جگہ پر ہو وہاں"

"اچھا ناں بعد میں کر لوں گی ابھی گیم کھیلنے دیں ناں" اس نے ان کے ہاتھ سے موبائل لینا چاہا۔

"عربیہ صرف پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔ کمرہ صاف کر کے آؤ اور لے لو موبائل" یہ ان کو ختمی فیصلہ تھا سو عربیہ کو اٹھنا ہی پڑا۔

"آیا ناں اونٹ پہاڑ کے نیچے" وہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب سفیر کی آواز آئی۔

اس نے پہلے تو اسے گھورا اور پھر کچھ سوچ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

سفیر مزے سے آ کر اس جگہ بیٹھ گیا جہاں کچھ دیر پہلے عربیہ بیٹھی تھی۔

"اور تم۔۔" سکینہ بیگم نے اسے دیکھتے ہی کہا۔

"تمہیں اگر کوئی کام نہیں تو جا کر کچن میں بیوی کا ہاتھ بٹاؤ۔۔ چلو جلدی کرو" اس کو کہتی وہ وہاں سے چلی گئیں۔

"یہ آج ان کو کیا ہو گیا ہے بھئی" وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتے ہوئے بولا اور پھر کندھے اچکاتے کچن کی طرف چلا گیا۔

"یہ تمہاری ساسوماں کو کیا ہوا ہے؟" اس نے کچن میں آتے ہی سوال کیا۔

"میں تو اس گھر میں جب سے آئی ہوں ان کو آپ دونوں بہن بھائی کو ڈانٹتے ہی سنا ہے مگر مجال ہے جو آپ دونوں پر کچھ اثر ہو" آفشین اسے گھور کر بولی۔

"حدِ ادب لڑکی شوہر کے ساتھ ایسے بات کرتے ہیں کیا؟" اس نے بھی بدلے میں گھورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں اب بات بدل دیں بس آپ" وہ منہ بنا کر دوبارہ سے اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

"یار ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم سارے کام سہی کریں مگر پھر وہ خراب ہو جاتے ہیں اب اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں ناں" اس نے آنکھیں ٹپٹپائی۔

"جی جی ایک آپ اور ایک آپ کی بہن۔۔ دنیا کے اول درجے کے معصوم ہیں" آفشین کی بات پر وہ مسکرایا۔

"اچھا اب تم کیوں ہو غصے میں؟" اس کے ہاتھ سے چمچ لیتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"بھلا میں کیوں ہوں گی غصے میں۔۔ میں تو بس ماما کی وجہ سے کہہ رہی تھی۔۔ مت تنگ کیا کریں ناں ان کو" آفشین نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"تو پھر کسے تنگ کروں۔۔ تمہیں؟" وہ شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہٹیں پیچھے۔۔ مجال جو کسی بات کو سنجیدگی سے سمجھیں آپ" اسے دھکا دیتے ہوئے اس نے سفیر کو دور کیا جس پر وہ ہنس پڑا۔

"ماما نے کہا ہے کہ جا کر اپنی بیوی کا ہاتھ بٹاؤ تو بتاؤ کیا کام کروں میں پھر"

"چلیں جائیں یہاں سے" آفشین نے ہاتھ جوڑ کر کہا جسے وہ سرے سے نظر انداز کر کے بولا۔

"ماما نے کہا ہے مجھے کہ تمہاری مدد کرواؤں تو اب میں اپنی ماما کا حکم نہیں ٹال سکتا" سفیر نے اس کو چولہے کے آگے سے ہٹایا اور پاس پڑی کرسی پر بیٹھایا۔

اب وہ ہانڈی بنا رہا تھا اور ساتھ ساتھ آفشین سے باتیں کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آفشین جانتی تھی کہ وہ کھانا بنالے گا اسی لیے بس اس سے باتیں کرتی رہی تاکہ اسے کمپنی ملے۔

"سنا ہے تمہاری سن لی گئی ہے" کیپٹن طیبہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔

"تو کیا نہ سنی جاتی میرا منصوبہ تھا ہی بہت اچھا بس میجر صاحب کو ہی تکلیف تھی اس سے۔۔جلتے ہیں وہ میری کامیابیوں سے" وہ منہ کے زوایے بناتے ہوئے بولی۔

"خیر وہ تمہارا بھلا ہی چاہتے تھے" طیبہ نے آہستگی سے کہا۔

"تمہیں بڑا پتا ہے کہ وہ میری بھلائی چاہتے تھے خیر تو ہے" شیریں نے مشکوک نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"خوف کھاؤ بہن ایسا کچھ نہیں۔۔میں تو بس یونہی کہہ رہی تھی" طیبہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"آج تو کہہ دیا آئندہ مت کہنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دھمکایا۔

ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہی تھیں جب سپاہی احمد وہاں آیا۔

"آپ دونوں کو میجر صاحب اپنے دفتر میں بلا رہے ہیں" یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

"لو آگیا موت کا پیغام" شیریں ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھی تو طیبہ بھی ساتھ ہی اٹھ گئی۔

وہ دونوں اس وقت ان کے دفتر میں بیٹھی فائل کے صفحات کو بڑے غور سے پڑھ رہی تھیں۔

جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھیں ان دونوں کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے۔

"مجھے منظور ہے" شیریں نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اور مجھے بھی" طیبہ نے فائل ان کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔۔ اس پیپر کو پڑھنے کے بعد اس پر سائن کر دیں" انہوں نے پیپر ان کے سامنے رکھا جسے دونوں نے باری باری پڑھ کر سائن کر دیا۔

وہ پریشان سے اس کے دفتر میں داخل ہوئے تھے جہاں وہ اکیلی ہی بیٹھی تھی اس وقت۔

انہیں وہاں دیکھ کر وہ حیران ہوئی اور پھر انہیں بیٹھنے کو کہا۔

جب انہوں نے آنے کی وجہ بتائی تو حیرانی اور پریشانی سے ان سے کچھ سوال کرنے لگی جس کے جواب انہوں نے بہت آرام سے دے دیے تھے۔

وہ پاک فوج کے سپاہی تھے۔

اگر ان کی جگہ کوئی عام بندہ ہوتا تو شاید رو پڑتا۔

ان کی تمام کہانی سننے کے بعد اس نے صرف ایک ہی جملہ کہا۔

"اگر جو میں کچھ نہ کر سکی تو آپ حق رکھتے ہیں کہ اپنی بندوق کی گولیاں مجھ پر چلا کر مجھ جیسی فوجی کو صفا ہستی سے مٹا دیں"

ہم تو مر جائیں گے اے ارضِ وطن پھر بھی

تجھے زندہ رہنا ہے قیامت کی سحر ہونے تک

محسن نقوی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

زبان کے سخت مگر دل کے پیارے ہوتے ہیں

ذرا ذرا سے منافق تو سارے ہوتے ہیں

دیارِ عشق میں الٹا نظام چلتا ہے

یہاں کے سارے منافع خسارے ہوتے ہیں

تم اپنی رائے بدلنے میں حق بجانب ہو

ہر آدمی نے کئی روپ دھارے ہوتے ہیں

انہی کی جیت کا اعلان وقت کرتا ہے

محبتوں میں بظاہر جو ہارے ہوتے ہیں

ذرا آسمان کی بلندی سے دیکھیے تو سہی

زمیں پے جلتے دیے بھی ستارے ہوتے ہیں

میاں افتخار حسین

وہ آج کل زیادہ تر جبران کے ساتھ نظر آتی تھی۔

بہت کم ایسا ہوتا کہ وہ فرہاد سے لڑتی دیکھائی دیتی۔

اس وقت وہ کلاس سے باہر نکلی ہی تھی جب سامنے سے فرہاد آتا دیکھائی دیا۔

"ایک تو یہ پتا نہیں کہاں سے آجاتا ہے" وہ بڑبڑائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تمہیں پتا ہے میرے کان بہت پتلے ہیں میں تمہاری ہر سرگوشی سن سکتا ہوں" فرہاد قریب آکر بولا۔

"تو سن لو مجھے تمہارا بھلا کیا ڈر؟" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی۔

"دیکھیں خاتون آرام سے بات کریں" فرہاد انتہائی آہستہ آواز میں بولا۔

"شکل گم کرو" وہ ہاتھ جھلا کر کہتی آگے چلی گئی تو فرہاد بھی وہاں سے چلا گیا۔

"آخر آپ اس سے اتنا لڑتی کیوں ہیں؟" جبران نے سوال کیا۔

"پتا نہیں کیوں مگر مجھے وہ بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔اس کی شکل سے پتا چلتا ہے کہ یہ کوئی سمگلر ہے۔۔پکا ڈرگز بیچتا ہو گا" عربیہ نے اپنے اندازے لگائے۔

"بھلا شکل سے کیسے پتا چل سکتا ہے کہ کون کیسا ہے" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ارے آپ ابھی عربیہ ہمدانی کو جانتے کہاں ہیں۔۔میں چہرے پڑھنا جانتی ہوں" وہ فخر سے بولی۔

"تو پھر میرے چہرے پر کیا لکھا ہے؟" جبران نے تجسس سے پوچھا۔

"یہی کہ آپ ایک کتابی کیڑے ہیں اور اس سال بھی تمغہ اول حاصل کرنے والے ہیں" عربیہ غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔

اس کی بات سن کر جبران ہنس پڑا اور پھر وہ دونوں پارکنگ کی طرف چل دیے۔

وہ پارکنگ میں پہنچے تو سامنے ہی سفیر کی گاڑی کھڑی تھی۔

عربیہ جبران کو خدا حافظ کہتی گاڑی میں جا بیٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ لڑکا کون تھا؟" سفیر نے اس کے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"کلاس فیلو تھا" عربیہ نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔

سفیر نے مزید کوئی سوال نہیں کیا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔

"اگر ہمارا پلین تھوڑا چینج ہو جائے تو" انہوں نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔

"اگر آپ کا مشورہ مجھے پسند آیا تو ضرور ورنہ امید مت رکھیے گا" وہ دوٹوک انداز میں بولی تو وہ مسکرا دیے۔

"آپ کو یقیناً پسند آئے گا" انہوں نے پلین میں کچھ تبدیلیاں بتائیں اسے جنہیں سننے کے بعد اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اور ہونٹ مسکرانے لگے۔

"اگر خطرہ مول لنا ہی ہے تو پھر اس منصوبے میں کیا کمی ہے؟" انہوں نے آخر پر کہا۔

"اس میں صرف یہ کمی ہے کہ یہ اب تک مکمل نہیں ہوا" وہ مسکرائی اور وہاں سے چلی گئی۔

وہ بات سمجھ کر مسکرا دیے۔

وہ دونوں گھر آئے تو سامنے آفشین کہیں جانے کو تیار کھڑی تھی۔

"یہ شاہی سواری کہاں چلی؟" سفیر نے اس کے قریب جا کر پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"کچھ خاص نہیں بس بازار تک جا رہی ہوں۔۔اچھا ہوا تم آگئی آؤ چلو میرے ساتھ تم بھی" وہ سفیر کو جواب دیتی عربیہ سے بولی۔

"خیریت اچانک بازار جانے کی کیوں سوجھی آپ کو؟" سفیر نے پھر سے سوال کیا۔

"انسان کو جوتے کپڑے بھی چاہیے ہوتے ہیں تو وہی لینے جا رہی ہوں۔۔کسی اور کو تو توفیق ہوتی نہیں ہمیں شاپنگ کروانے کی" وہ آخر پر طنز کرتے بولی۔

سفیر اور عربیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر آفشین کو۔

"آؤ میں لے چلتا ہوں" سفیر کہتے ہوئے دوبارہ گاڑی کی جانب جانے لگا جب آفشین کی آواز پر رکا۔

"اس احسان کی ضرورت نہیں ہمیں گاڑی چلانا آتی ہے۔۔تم چل رہی ہو یا نہیں؟" وہ آخر پر زور سے عربیہ سے بولی تو ڈر گئی اور فٹ سے بولی۔

"جی جی چلیں" اپنا بیگ سفیر کو پکڑاتے وہ آفشین کے پیچھے چل دی۔

وہ دونوں دوسری گاڑی میں بیٹھی اور گھر سے باہر چلی گئیں۔

سفیر اب تک دروازے پر کھڑا انہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"آپ کو اچانک سے کیا ہوا ہے؟ کیا بھائی نے کچھ کہا ہے؟" تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب اس نے سوال کیا۔

"بھلا وہ مجھے کیوں کچھ کہیں گے۔۔میں تو بس ان کو کچھ یاد کروانا چاہتی تھی۔۔یقیناً وہ اب بیٹھ کر سوچ رہیں ہوں گے میرے رویے کی وجہ" آفشین مزے سے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مگر ہوا کیا ہے؟" عربیہ نے حیرت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس کل ہمارے نکاح کو پورے چھ سال ہو جائیں گے یہی یاد کروانا تھا تمہارے بھائی کو جن کو اپنے کاموں سے فرصت نہیں۔۔ ابھی ہم بازار جا رہے ہیں ان کے لیے تحفہ لینے۔۔ اور کوئی سوال؟" آفشین نے اسے دیکھ کر پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

ان دونوں بہن بھائی کی صحبت کا اثر اب اس پر بھی ہو رہا تھا۔

"آپ نے کوئی جواب نہیں دیا؟" انہوں نے پریشانی سے ان کے چہرے کی طرف دیکھا۔

وہ خاموش رہے۔

تاثرات ایسے تھے کہ جیسے کسی چیز کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"میں ادھر موجود ہوں گا۔۔ اسے یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا میں" ایک طویل خاموشی اور گہری سانس لینے کے بعد انہوں نے جواب دیا۔

وہ مسکرا کر بس سر ہلا کر رہ گیا۔

"آپ کو تحفہ پسند آیا؟"

وہ لاونج میں بیٹھا تھا جب سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

"ہاں بہت اچھا تحفہ تھا" وہ مسکرایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ویسے کل بھابھی کے تاثرات دیکھ کر میں تو ڈر ہی گئی تھی۔۔مجھے لگا وہ آپ سے خفا ہیں بہت"

"وہ مجھ سے خفا نہیں ہو سکتی۔۔تم لوگوں کے جانے کے فوراً بعد جب میں نے اس کی باتوں پر غور کیا تو میں معاملہ سمجھ گیا تھا۔۔مجھے یاد تھا کیونکہ یہ دن تو میں کبھی نہیں بھول سکتا" سفیر نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھا۔

"آپ کو بھابھی کا لہجہ برا نہیں لگا تھا کیا؟" عربیہ نے محتاط نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ کھل کر مسکرا دیا۔

"بیٹا یہ جو بیویاں ہوتی ہیں ناں۔۔ان کے لہجے صرف ان کے شوہر ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔اس کے لہجے میں ناز و نخرہ اور فرمائش صرف میں ہی سمجھ سکتا تھا اور کوئی نہیں" وہ فخر سے بولا۔

"یعنی مردوں میں ہی یہ ٹیلنٹ پایا جاتا ہے صرف"

"نہیں عورتوں میں بھی پایا جاتا ہے۔۔خیر چھوڑو ان باتوں کو ایک کام کرو زرا" وہ دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے رکھتے ہوئے بولا۔

"فرمائیں" وہ جانتی تھی کہ وہ کیا کہنے والا ہے۔

"میری پیاری بہن ایک کپ کڑک چائے پلائے مجھے کیونکہ تمہاری بھابھی کو آج میں کوئی کام نہیں کرنے دوں گا" ٹانگیں سامنے میز پر رکھتے وہ تقریباً وہاں لیٹ چکا تھا۔

عربیہ نے اسے گھورا اور پھر کچن کی طرف چل دی۔

"صرف دو دن اور پھر وہ ہمارے پاس ہو گی" وہ زور سے ہنسا تو پورے کمرے میں اس کی ہنسی کی آواز گونجی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سوچو ذرا کتنا مزہ آئے گا جب وہ میرے سامنے منتیں کرے گی اور میں اس کی ایک نہیں سنوں گا" وہ رکا اور پاس پڑی موم بتی جلائی۔

"بہت دام ملیں گے اس کے۔۔ وہ واحد لڑکی ہے اس دنیا میں جو میرے لیے بہت خاص ہے"

"ایسا کیوں سر؟" پاس کھڑے ملازم نے سوال کیا۔

"کیونکہ اس کو وہاں بھیجنے کے بعد میں راج کر سکتا ہوں۔۔ اس خبیث کا سارا پیسہ میرے پاس ہو گا اور پھر میری حکومت ہو گی" اگر کوئی اور وقت ہو تا تو وہ جواب دینے کے بجائے اسے قتل کر دیتا مگر وہ بہت خوش تھا۔

شیطانیت اس کے دل و دماغ پر قابض تھی۔

"مس عربیہ" اس نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے اسے پکارا تو وہ پیچھے مڑی۔

"یہ کیا طریقہ ہے کسی کو مخاطب کرنے کا؟" اسے شدید برا لگا تھا۔

"معذرت چاہتا ہوں لیکن اگر میں یوں مخاطب نہ ہو تا تو آپ رکتی نہ میرے لیے" وہ قریب آکر بولا۔

"فرمائیں کیا کام ہے" وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولی۔

"کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گی؟" اس نے آنکھوں میں امید لیے اس سے پوچھا تو وہ چونکی۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے؟ بھلا میں کیوں کروں گی آپ سے دوستی؟" وہ غصے سے بولی۔

"اتنا برا تو نہیں ہوں میں کہ آپ مجھ سے دوستی نہ کر سکیں"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اتنے اچھے بھی نہیں ہیں آپ کہ آپ سے دوستی کی جائے۔۔ آئندہ مجھے یوں بیچ راستے میں نے روکیے گا" وہ غصے سے مڑ کر جانے لگی جب اس کی آواز پر تھم گئی۔

"خدا کرے کوئی آپ کو آپ کے جیسا ملے"

وہ پیچھے مڑی تو وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ سر جھٹکتی وہ بھی کلاس کی جانب چل دی۔

سب اس وقت باہر لان میں بیٹھے تھے۔

آسمان پر چاند کی ہلکی سی روشنی پھیلی تھی۔

چائے کا لطف اٹھاتے ہوئے وہ لوگ باتیں بھی کر رہے تھے جب اچانک عربیہ نے سوال کیا۔

"بھائی آپ کی نظر میں ذکر الٰہی کیا ہے؟"

"یہ سوال کیوں پوچھا آپ نے؟" سفیر نے حیرت سے پوچھا۔

"یونہی بس کل ایک لیکچر سنا تھا اس میں ذکرِ الٰہی کے بارے میں بتایا جا رہا تھا تو میں نے سوچا آپ سے پوچھوں گی" اس کی بات پر سفیر مسکرایا۔

"تو پھر کیا آپ لوگ بھی جاننا چاہتے ہیں سوال کا جواب؟" سفیر نے آفشین اور سکینہ بیگم ہی طرف دیکھ کر پوچھا تو انہوں نے مثبت میں سر ہلایا۔

"بہت خوب۔۔ تو پھر سنو۔۔ ذکرِ الٰہی یعنی اللہ کا ذکر۔۔ اب سوال یہ ہے کہ میری نظر میں اللہ کا ذکر کیا ہے؟" وہ خاموش ہوا اور چائے کا گھونٹ بھرا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ذکر کے معنی ہیں یاد کرنا تو اسی طرح اللہ کے ذکر سے مراد اللہ کو یاد کرنا ہے اب آپ سوچ رہی ہوں گی کہ ہم اللہ کو بھولتے ہی نہیں تو اسے یاد کیوں کر رہے ہیں؟" سفیر نے ان کی طرف دیکھا۔

"ہاں بالکل" عربیہ نے جھٹ سے جواب دیا۔

"میرا بچہ آپ بتاؤ زرا کہ آپ دن میں کتنی بار اللہ کو یاد کرتی ہو؟"

"ہر وقت ہی بھائی" عربیہ نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا کوئی ٹیسٹ یاد کرتے وقت بھی؟" سفیر نے جھٹ سے اگلا سوال کیا تو وہ خاموش ہو گئی جس پر باقی سب مسکرا دیے۔

"دیکھا نہیں ہے ناں جواب۔۔اب سنو میری بات" وہ رکا اور چائے کا آخری گھونٹ بھرا۔

"ہم انسان اپنی زندگی میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ ہم اللہ کو بھی بھول جاتے ہیں۔۔کوئی ٹیسٹ یاد کرتے وقت یا پھر کھانا بناتے وقت یا پھر ٹی وی دیکھتے وقت یا پھر موبائل استعمال کرتے وقت یا پھر دوستوں سے باتیں کرتے وقت اور بھی بہت سے مواقع ہوتے ہیں جہاں ہمیں اللہ کی یاد نہیں آتی تو مطلب یہی کہ ہم اللہ کو بھول جاتے ہیں"

"مگر بھائی یہ تو عام روٹین ہے ہم روز پانچ وقت کی نماز تو پڑھتے ہیں ناں" عربیہ نے بڑی معصومیت سے بولا تھا۔

"زرا خود سوچو بچے کہ کیا اللہ کے ذکر کے لیے پانچ نمازیں کافی ہیں؟ وہ تو بلند مرتبے والا رحمٰن اور رحیم ہے اور اس کو ہم صرف دن میں پانچ دفعہ یاد کرتے ہیں۔۔وہ جو ہر وقت ہمارے ساتھ ہے ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اسے ہم صرف دن میں پانچ مرتبہ یاد کر رہے ہیں؟ کیا یہ کافی ہے؟" سفیر نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بالکل یہ کافی نہیں ہے۔۔ اللہ کا ذکر تو ہمیں ہر وقت کرنا چاہیے ہر گھڑی ہر مشکل اور ہر آسانی میں ہمیں اسے یاد رکھنا چاہیے۔۔ لیکن کیا ہے ناں کہ ہم انسان ہیں ہماری یاداشت بڑی کمزور ہے کہ ہم اپنے اوپر احسان کرنے والے کو بھول جاتے ہیں۔۔ یہاں بھی یہی معاملہ ہے ہم اسے بھول جاتے ہیں جس نے ہمیں جینے کا حق دے رکھا ہے"

"تو کیا ہمیں اس پر گناہ ملتا ہے؟" عربیہ نے پریشانی سے پوچھا۔

"عربیہ جب آپ کوئی الٹا کام کرتی ہو تو ماما کو کتنی دیر میں منا لیتی ہو؟" سفیر نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

"دو یا پانچ منٹ میں" عربیہ نے سکینہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔۔ تو آپ یہ جانتی ہیں کہ اللہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا ہے تو پھر وہ کتنی جلدی مان جاتا ہو گا ناں وہ کتنی جلدی اپنے بندے کو معاف کر دیتا ہو گا۔۔ جب بندہ سارے دن کے گناہ لے کر اللہ کے در پر جاتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے یا اللہ مجھے معاف فرما دے تو اللہ فرماتا ہے میں نے معاف کیا۔۔" سفیر ابھی بار کر رہا تھا جب عربیہ حیرت سے بولی۔

"کیا سچ میں؟"

"جی ہاں سچ میں۔۔ اللہ اپنے بندے کو کبھی خالی ہاتھ نہیں بھیجتا جب بندہ اس سے کچھ مانگتا ہے تو اللہ اسی وقت اسے دے دیتا ہے مگر وہ ہمارے علم میں نہیں ہوتا"

"یعنی کہ اگر میں ابھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں کہ میں پیپرز میں اچھے نمبر لوں تو کیا مجھے اچھے نمبر مل جائیں گے؟" عربیہ کے سوال پر سکینہ بیگم اور آفشین ہنسیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں کیوں نہیں لیکن اگر آپ محنت کریں تو۔۔کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے "تو مطلب کہ اگر آپ کو کوئی چیز حاصل کرنی ہے تو اس کے لیے تھوڑے ہاتھ پاؤں بھی چلانے پڑیں گے۔۔اب گھر میں بیٹھ کر چوبیس گھنٹے گیمز کھیلیں گے اور ٹی وی دیکھیں گے اور کہیں گے کہ اللہ مدد کرے گا اور خود ہم کچھ بھی نہیں کریں گے تو اس طرح تو پھر کچھ بھی نہیں ملتا" سفیر آخر میں مزے سے بولا۔

"بھائی آپ ناں بہت بہت بہت اچھے ہیں۔۔میں اب چلتی ہوں مجھے اللہ تعالیٰ سے آج بہت سی باتیں کرنی ہیں" یہ کہہ کر وہ اندر چلی گئی جب کہ باقی سب مسکرا کر رہ گئے۔

"تمہارا شکریہ سفیر" سکینہ بیگم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"کیوں ماما؟" سفیر نے ان کا ہاتھ چوما۔

"تم نے جہاں اس کے اتنے لاڈ اٹھائے ہیں وہاں اس کو بہت اچھی تربیت بھی دی ہے تم بہترین بھائی ہو سفیر اللہ ہر بہن کو تمہارے جیسا بھائی دے۔۔تمہاری اولاد خوش قسمت ہو گی کہ انہیں تم جیسا باپ ملے گا" انہیں نے سفیر کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"اور میں خوش قسمت ہوں کہ میں آپ کی اولاد ہوں اور میری تربیت آپ نے کی ہے" سفیر نے ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے۔

"اچھا بس کر دیں اب ورنہ میں رو دوں گی" آفشین نے نہ نظر آنے والے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ماں بیٹا ہنس دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سکون واطمینان سے بیٹھی وہ چائے پی رہی تھی اور ساتھ میں اپنے موبائل پر آئے ضروری پیغامات دیکھ رہی تھی۔

"آپ کے لیے ایک خاص خبر ہے" کیپٹن طیبہ نے آتے کہا۔

"اور وہ کیا؟" اس نے دایاں آئی برو اچکایا۔

"اگر میں بتاؤں گی تو کیا دو گی؟" وہ مزے سے کہتی سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"دو تھپڑ دوں گی اگر اگلے سیکنڈ تک نہ بتایا تو" وہ موبائل بند کر کے سائیڈ پر رکھتے بولی۔

"غریب کو خوش مت ہونے دینا تم" وہ منہ بنا کر بولی۔

"کام کی بات بتاؤ جلدی" اب کے اس نے چائے کا کپ بھی سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔

"سنا ہے کہ اگر ہم یہ مشن خیر خیریت سے پورا کر لیں گے تو ہماری پرموشن ہو جائے گی" اس نے خوشی سے بتایا مگر کیپٹن شیریں پر کوئی اثر نہ ہوا۔

"کیا تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟" وہ حیران ہوئی۔

"مجھے یہ بات پہلے سے ہی معلوم تھی۔۔ کرنل صاحب نے شروع میں ہی بتا دیا تھا" اس نے دوبارہ سے چائے پینا شروع کر دی۔

طیبہ منہ بناتی کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

اجازت ملنے پر باہر کھڑا سپاہی اندر آیا اور سلیوٹ کیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جی کیا ہوا ہے؟" کیپٹن شیریں نے پوچھا۔

"سپاہی طفیل ملنا چاہتے ہیں"

"آنے دے انہیں اور ان کے لیے چائے منگوائیں" کیپٹن شیریں کی بات سن کر وہ سلیوٹ کرتے ہوئے باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی ایک اور سپاہی اندر داخل ہوا جو کہ یقیناً سپاہی طفیل تھے۔

انہوں نے اندر آتے ہی سلیوٹ کیا تو کیپٹن شیریں اور کیپٹن طیبہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"آیئے یہاں بیٹھیں" ان کو بیٹھنے کا کہتی وہ دونوں بھی دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھیں۔

"بہت سی اہم معلومات اس فائل میں درج ہیں کچھ تصاویر بھی موجود ہیں۔۔شاید وہ دو تین دن تک اپنے منصوبے پر عمل کرے" انہوں نے آخری بار پریشانی سے کہی تو وہ دونوں مسکرا دیں۔

"فکر مت کریں طفیل صاحب ہم بھی فوج کے پکے کھلاڑی ہیں وہ ایک چال چلے گا تو ہم دو چلیں گے مگر یہ بازی اسے جیتنے نہیں دیں گے۔۔اسے بتائیں گے کہ جس بساط پر وہ چال چل رہا ہے ہم اس پر بہت بار کھیل چکے ہیں۔۔وہ جو چال چلے گا اس کا علم ہمیں پہلے سے ہی ہو گا کیونکہ شطرنج کے ماہر ہم ہیں وہ ابھی کچا کھلاڑی ہے" اس نے بہت اطمینان سے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں۔۔مزید کوئی معلومات ملی تو آپ تک ضرور پہنچاؤں گا" یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"کیا سچ میں تمہیں شطرنج کھیلنا آتی ہے؟" کیپٹن طیبہ نے حیرانی سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"زندگی کی شطرنج کیسے کھیلتے ہیں یہ تو معلوم ہے مجھے مگر جس شطرنج کی تم بات کر رہی ہو اس میں خاصی اناڑی ہوں میں "اس نے یوں کہا جیسے کہ بہت فخر کی بات ہو یہ۔

"کہہ تو ایسے رہی تھی جیسے ماہر شطرنج تم ہی ہو "کیپٹن طیبہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بکو مت "وہ بھی ہنس دی۔

بساط ایسی کہ گویا ابھی الٹتی ہے

اناڑی ایسے کہ شاطر بھی چال بھول گیا

راحیل فاروق

اگر یونیورسٹی میں عربیہ کا پتا معلوم کرنا ہو تو بلا جھجک کیفے کی طرف چلے جانا چاہیے۔

وہ اس وقت کیفے میں بیٹھی کافی سے لطف اندوز ہو رہی تھی جب فرہاد وہاں آیا۔

"یہ زہر گھولنے آ گیا میری کافی میں "اسے دیکھ کر وہ بڑبڑائی۔

"ارے آپ اکیلی بیٹھی ہیں۔۔وہ آپ کا گارڈ کدھر ہے "وہ بے تکلفی سے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے آپ کو بیٹھنے کی دعوت تو نہیں دی "وہ کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولی۔

"جی؟ "وہ نا سمجھی سے بولا۔

"میں نے کہا میں نے آپ کو بیٹھنے کی دعوت نہیں دی لہذا آپ یہاں سے تشریف لے جا سکتے ہیں "

"ویسے انتہائی بے مروت ہیں آپ۔۔بندہ کافی ہی پوچھ لیتا ہے "یہ کہتے ہوئے اس نے کافی کا آرڈر دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیوں آپ میرے کیا لگتے ہیں جو آپ سے کافی کا پوچھوں میں؟" وہ غصے سے بولی۔

"کچھ نہ کچھ تو لگ ہی جاؤں گا اگر آپ لگنے دیں تو" اس نے اسے آنکھ ماری تو وہ غصے سے کھڑی ہو گئی۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔۔ عجیب انسان ہے جب ایک انسان تم سے بات نہیں کرنا چاہتا تو تم کیوں ذبردستی اس کے سر پر مسلط ہو رہے ہو" وہ غصے سے کہہ رہی تھی اور سارا کیفے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مس عربیہ بیٹھ جائیں یوں غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا" وہ اب بھی مطمئن سا وہاں بیٹھا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم" وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"ہاں ٹھیک ہے کافی پی کر چلا جاؤں گا"

وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی ڈھیٹ تھا شاید۔

"سر آپ کا مشن کہاں تک پہنچا؟" اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"سمجھو کہ مکمل ہونے کو ہے بس کچھ دن اور یا شاید ایک دو دن اور، اور پھر وہ ہمارے پاس ہو گی۔۔ بہت مزہ آنے والا ہے" شیطانیت الفاظ سے ظاہر تھی۔

"سر میری مدد کی ضرورت ہے؟"

"نہیں کچھ خاص نہیں لیکن جب ہوئی تو میں ضرور بتاؤں گا مگر ابھی میری طلب کا بندوبست کرو آج تو طلب بھی انتہا کی ہے" وہ خباثت سے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے وہ باہر چلا گیا۔

اور کچھ دیر بعد ایک ننھے وجود کے ساتھ اندر داخل ہوا جو کہ چیخ رہا تھا اور اپنی زندگی مانگ رہا تھا۔

مگر کمرے میں اندھیرا چھا چکا تھا۔

ابھرتی ہوئی چیخیں دم توڑ گئیں تھیں۔

پھر معصومیت کو روند دیا گیا تھا آج۔

رات کو پڑھتے پڑھتے جب اسے بھوک لگی تو وہ کچن میں آگئی۔

کچھ بنانے کا سوچا تو چولہا جلایا۔

مگر کیونکہ پاکستان میں رہتی تھی تو وہ اسی لیے چولہہ جلا ہی نہ تھا۔

"لو جی اس گیس کو بھی ابھی جانا تھا۔۔ایک تو جب بھی کچھ بنانے لگو یہ غائب ہو جاتی ہے پتا نہیں ہم گیس کا بل کیوں ادا کرتے ہیں۔۔حد ہو گئی" وہ منہ بناتی اب فریج میں سر دیے کھڑی تھی۔

کافی دیر تلاش کرنے کے بعد آخر کار اسے ایک چاکلیٹ مل ہی گئی وہاں۔

"کل تھوڑی شاپنگ کر آؤں گی ورنہ اگر یوں ہی چلتا رہا تو میں میرا کیا بنے گا" چاکلیٹ کا ریپر بے دردی سے اتارتے ہوئے اس نے اسے ہوا میں پھینکا اور چاکلیٹ کھانے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہائے مجھ غریب کی بھی کیا زندگی ہے۔۔گھر میں گیس نہیں تو اب مجھے چاکلیٹ کھانی پڑ رہی ہے" وہ چاکلیٹ کا ایک بڑا لقمہ لیتے ہوئے افسوس سے بولی جیسے کہ اسے بہت دکھ ہو رہا ہو اس چاکلیٹ کو کھاتے ہوئے۔

"آخر آپ کو ضرورت ہی کیا تھی انہیں وہاں بھیجنے کی؟" اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی سیکیورٹی کے لیے تھا" انہوں نے تحمل سے کہا۔

"میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔۔یہ مجھے زچ کرنے کے لیے علاوہ کچھ نہیں کرتے" اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ اٹھا کر سامنے بیٹھے خاموش انسان کے سر پر دے مارے۔

"مگر پھر بھی مجھے جو بہتر لگا میں نے وہی کیا" وہی اطمینان تھا۔

"آپ کو جو بہتر لگا یا ان کو جو بہتر لگا" اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

"آخر آپ کیا چاہتی ہیں؟" بلا آخر اس نے چپ کا روزہ توڑا۔

"آپ سے رہائی" وہ بغیر کسی تاخیر کے بولی۔

"میں نے آپ کو کہاں قید کر رکھا ہے؟" وہ بہت سکون سے بولے۔

"آپ نے قید نہیں کر رکھا مگر آپ کی جو سو کالڈ حفاظت ہے مجھے یہ نہیں چاہیے اپنے پاس رکھیں اپنی سیکیورٹی۔۔میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔۔یہ مجھے کل سے وہاں نظر نہ آئیں" آخری جملہ کرنل صاحب سے کہتی وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

"کیا کہا ہے تم نے؟" اس کے جانے کے بعد انہوں نے اسے آڑے ہاتھوں لینے کا سوچا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے کچھ نہیں کہا" اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم نے کچھ کیا ہے تب ہی وہ اتنے غصے میں ہیں۔۔اسے کبھی غصہ نہیں آیا مگر جب سے تمہارے ساتھ کام شروع کیا ہے وہ ہر وقت غصے میں ہی رہتی ہے"

"یہ ان کا مسئلہ ہے میرا نہیں۔۔میں تو بس اپنا کام کر رہا ہوں" وہ لاپرواہی سے بولا۔

"عفان۔۔" انہوں نے اسے گھورا۔

"اچھا ٹھیک ہے" وہ آنکھیں گھوماتا باہر چلا گیا۔

"کب سدھریں گے یہ دونوں" انہوں نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے سرگوشی کی۔

اس کا اب یونیورسٹی آنے کو دل نہ کرتا تھا۔اور وہ آتی بھی نہ اگر سفیر کا ڈر نہ ہوتا تو۔

اس وقت وہ کلاس میں بیٹھی کچھ نوٹس لکھ رہی تھی جب جبران وہاں آیا تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟"

"میں ٹھیک۔۔آپ کیسے ہیں؟" اس نے مسکرا کر پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک۔۔ابھی آپ کی پارٹنر کو دیکھا تھا میں نے۔۔کیا آپ بالکل نہیں بات کرتی ان سے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جبران۔۔ جو لوگ بدل جاتے ہیں ان سے رابطہ نہیں رکھتی میں۔۔ اگر اسے بات کرنا ہو گی تو وہ میرے ساتھ بات کر سکتی ہے اس پر کوئی پابندی نہیں ہے" وہ اتنی سنجیدگی سے بول رہی تھی کہ جبران کو لگا شاید اس نے یہ سوال پوچھ کر کچھ غلط کر دیا ہے۔

"ٹھیک کہا آپ نے۔۔ خیر کیا کر رہی ہیں آپ؟" وہ سنبھل کر بولا۔

"کچھ خاص نہیں بس نوٹس رہتے تھے کچھ تو وہی لکھ رہی تھی" وہ لکھتے ہوئے بولی۔

"تو آپ کاپی کروا لیتی نوٹس"

"میں بہت کم ہی کاپی کرواتی ہوں نوٹس کیونکہ لکھنے سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مجھے یاد رہ جاتا ہے اور پھر آگے جا کر پیپرز میں زیادہ مشکل نہیں ہوتی"

"آہاں یہ بھی اچھی ٹرِک ہے ویسے۔۔ چلیں میں چلتا ہوں آپ کام جاری رکھیں" وہ کہتے ہوئے چلا گیا اور وہ دوبارہ لکھنے میں مگن ہو گئی۔

زندگی اتنی مصروف جا رہی تھی کہ آج کل وہ بس گھر سے یونیورسٹی اور یونیورسٹی سے گھر ہی آتی جاتی تھی۔

اس وقت بھی لاونج میں موبائل پر انسٹاگرام اسکرول کر کے جب وہ تھک گئی تو اسے کوئی کتاب پڑھنے کا خیال آیا۔

اسی خیال سے وہ سٹڈی میں گئی تھی۔

ساری الماریوں میں دیکھنے کے بعد آخر کار اسے اپنی پسند کی کتاب مل ہی گئی مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ آخری والے ریک میں پڑی تھی جہاں اس کا ہاتھ پہنچنا بہت مشکل تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے سٹول اٹھایا اور وہاں رکھا۔

اس نے "اللہ اکبر" کہا اور سٹول پر چڑھ گئی۔

ابھی کتاب اس کے ہاتھ میں آئی ہی تھی کہ نہ جانے کیا ہوا اور ایک دم سے وہ نیچے گر پڑی۔

"ہائے امی۔۔مر گئی میں" وہ اپنا بازو پکڑے کراہی۔

"ہائے ادھر تو کوئی مووی یا ناول کا ہیرو بھی نہیں آیا مجھے بچانے۔۔ہائے" وہ مسلسل ہائے ہائے کر رہی تھی۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو دوبارہ سے نیچے گر پڑی۔

"ماما" اب کے اس نے اپنا پیر پکڑا تھا۔

"یا میرے خدایا۔۔لڑکی کیا ہوا ہے؟" اس کی آواز سنتے آفشین بھی وہاں پہنچی تھی۔

"گر گئی بھابھی میں۔۔ممی" وہ کراہتے ہوئے اپنی ماں کو ہی یاد کر رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے اب؟" سکینہ بیگم بھی وہاں آچکی تھیں۔

"گر گئی ہے شاید سٹول سے گری ہے" آفشین اس کے پاوں کا معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ حادثے کی وجہ بھی معلوم کر رہی تھی۔

"ماما بہت درد ہو رہی ہے سچی" عربیہ کی آنکھوں میں آنسوں آچکے تھے۔

جنہیں دیکھ کر اگر سکینہ بیگم کا ڈانٹنے کا کوئی ارادہ تھا بھی تو وہ ترک کرتے ہوئے انہوں نے اسے اٹھایا اور پھر آفشین کی مدد سے اسے سہارا دے کر باہر لاونج میں لے کر گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس وقت لاونج میں بیٹھی وہ بس روئے جارہی تھی اور چیخے جارہی تھی درد سے۔

سکینہ بیگم اور آفشین تو بھوکلا کر کبھی اس کے پاؤں کا معائنہ کرتی تو کبھی اس کو چپ کرواتیں۔

سفیر گھر آیا تو یوں عربیہ کے رونے کی آواز سن کر جلدی سے اندر بھاگا۔

"کیا ہوا ہے؟"

"وہ گر گئی تھی تو پاؤں مڑ گیا ہے شاید۔۔" ابھی آفشین کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ سفیر نے جلدی سے عربیہ کو اٹھایا اور باہر گاڑی کی طرف لے کر بھاگا۔

اس کے پیچھے ہی سکینہ بیگم اور آفشین بھی گئیں تھی۔

اس وقت وہ سب کلینک میں کھڑے تھے۔

ڈاکٹر عربیہ کے پاؤں کا معائنہ کر رہا تھا اور سفیر اس کے پاس کھڑا اسے چپ کروا رہا تھا۔

"زیادہ فکر کی بات نہیں ہے بس زرا سی موچ آئی ہے۔۔ مساج وغیرہ کریں گے تو ٹھیک ہو جائے گی" ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز سے کہہ رہا تھا۔

"مگر اسے درد بہت ہو رہا ہے اس کے لیے کوئی دوائی ہی لکھ دیں" سفیر پریشانی سے بولا۔

"آپ کہتے ہیں تو درد کا انجیکشن لگا دیتا ہوں۔۔ دوائی کی خاص ضرورت نہیں"

"آپ ایسا کریں مجھے ڈرپ ہی لگا دیں ایک" وہ سوں سوں کرتی بولی تو ڈاکٹر نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"بیٹا پیر میں موچ آئے تو ڈرپ نہیں لگتی" انہوں نے اسے سمجھایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"لیں۔۔تو پھر کیا فائدہ ہوا میرے گرنے کا اگر ڈرپ ہی نہیں لگانی مجھے تو"

ڈاکٹر اس کی بات سن کر حیران ہو رہا تھا۔

یقیناً وہ پہلی مریض تھی جو ڈرپ لگوانے کی فرمائش کر رہی تھی ورنہ اکثر اوقات تو صرف انجیکشن کا سن کر ہی لڑکیاں رونے لگ جاتی تھیں۔

"بیٹا وہ پھر کبھی لگوا لیں گے ابھی گھر چلتے ہیں" سفیر نے اسے سہارا دیتے ہوئے اٹھایا اور کلینک سے باہر لے آیا۔

"بھائی آپ خود ہی سوچیں مجھے اتنی زور کی لگی ہے میرے پاؤں میں موچ آگئی ہے اور وہ ڈاکٹر مجھے ڈرپ ہی نہیں لگا رہا۔۔مجھے تو جعلی ڈاکٹر لگتا ہے" اب وہ سارے درد بھول کر بس یہی ضد لے کر بیٹھ گئی تھی۔

"عربیہ تھپڑ مت کھا لینا مجھ سے اب۔۔ شکر کرو کہ زیادہ کچھ ہوا نہیں" اس سے پہلے کے سفیر کچھ بولتا سکینہ بیگم نے اسے ڈانٹا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔ ہم اگلی بار کسی اصلی والے ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں گے ٹھیک ہے؟"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔ بھائی یہاں پاس میں آئس کریم پارلر ہے وہاں سے آئس کریم کھانی ہے" وہ مزے سے کہتی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

آفشین اس کی بات سن کر نفی میں سر ہلاتی مسکرا دی۔

"اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا"

وہ لوگ گھر آ چکے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

عربیہ سوچ چکی تھی جب کہ باقی سب دوبارہ سے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے۔

سفیر اس وقت کمرے میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا جب آفشین کپڑوں کا پلندہ اٹھائے کمرے میں آئی۔

وہ کپڑے تہہ کر کہ الماری میں رکھ رہی تھی جب سفیر کی آواز آئی۔

"سوچ رہا ہوں کوئی کام کرنے والی رکھ لوں تا کہ وہ گھر کے کام کرے اور میری بیوی مجھے وقت دے سکے" وہ کتاب پر جھکا کہہ رہا تھا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ اچھے سے جانتے ہیں جب تک ہم خود اپنے ہاتھ سے کام نہ کر لیں ہمیں سکون نہیں ملتا" وہ کپڑے سائیڈ پر رکھتی اس کے پاس آ بیٹھی۔

"اور اس ہم میں کون کون شامل ہے؟" اس نے بھی کتاب بند کر دی۔

"میں اور ماما" اس نے وضاحت کی۔

"تمہیں پتا مجھے ہمیشہ سے یہ ڈر تھا کہ پتا نہیں میری بیوی کیسی ہو گی۔۔ میرے گھر والوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھے گی وغیرہ وغیرہ۔۔ مگر جب بابا نے تمہیں میرے لیے پسند کیا تو پتا نہیں کیوں مجھے سکون ملا تھا جبکہ میں تمہیں اتنا جانتا بھی نہیں تھا مگر پھر بھی ایک امید تھی کہ تم اچھی بیوی ثابت ہو گی" سفیر اس کا ہاتھ تھامے اسے بتا رہا تھا اور وہ خاموش مسکراہٹ کے ساتھ اسے بولتا دیکھ رہی تھی۔

"تو پھر میں کیسی بیوی ثابت ہوئی ہوں؟"

"بہت اچھی۔۔ جیسا میں نے سوچا تھا اس سے تو کہیں زیادہ اچھی" وہ بہت محبت اور پر سکون لہجے میں بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ بھی بہت اچھے ہیں۔۔اور پھر آپ کا ماما اور عربیہ کے ساتھ محبت اور رویہ دیکھ کر مجھے تسلی ہو گئی تھی کہ جو شخص اپنی ماں بہن سے اتنی محبت کرتا ہے وہ اپنی بیوی سے کتنی کرے گا"اس کی بات سن کر وہ مسکرا دیا۔

"کہتے ہیں کہ بیوی اچھی ہو تو شوہر کو نہ چاہتے ہوئے بھی محبت ہو ہی جاتی ہے"

"اس کا میں کیا مطلب سمجھوں؟"اس نے اسے گھورا تو مسکرا دیا۔

"کچھ نہیں میں تو بس بزرگوں کے ارشادات پر روشنی ڈال رہا تھا"اس نے کندھے اچکائے۔

"جی جی سب سمجھ رہی ہوں میں"وہ یونہی اسے گھورتے ہوئے ہنس دی تو وہ بھی ہنس دیا۔

"ویسے آپ سے ایک بات پوچھوں؟"آفشین نے اس کی جانب دیکھ کر سوال کیا۔

"جناب آپ کو بھلا اجازت کی کب سے ضرورت محسوس ہونے لگی؟"

"آپ ہمیشہ عربیہ کو بچوں کی طرح کیوں ٹریٹ کرتے ہیں؟"

اس کا سوال سن کر پہلے تو وہ حیران ہوا مگر پھر سنبھل کر بولا۔

"میں عربیہ کو عربیہ کی طرح ہی ٹریٹ کرتا ہوں"

"مطلب؟"اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"مطلب بھولے بادشاہ یہ کہ جو انسان جیسا ہوتا ہے اسے ویسے ہی ڈیل کرنا پڑتا ہے"سفیر نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں نا سمجھی کے تاثرات اب بھی موجود تھے سو وہ بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"دیکھو اب۔۔ اگر تم مجھ سے محبت سے تمیز سے پیش آؤ گی تو بھلا میں کون ہوتا ہوں کہ تم پر بلاوجہ غصہ کروں یا مردانگی کا رعب جماؤ۔۔ اسی طرح عربیہ میں ابھی بچپنا ہے جو ہم تب تک ختم نہیں کر سکتے جب تک وہ خود نہ چاہے۔۔ وہ کبھی کبھی میری بہت سیانی بیٹی بن جاتی ہے اور کبھی کبھی بالکل جھلی اور کبھی کبھی وہ ایسی فرمائشیں کرتی ہے کہ یقیناً دیکھنے والے اسے بچہ ہی سمجھتے ہیں۔۔ میں اس کو اسی کی طرح ڈیل کرتا ہوں۔۔ وہ جب سیانی بنتی ہے تو مطلب مجھے تب بے وقوف بننا ہے تاکہ میں اس کی بات سمجھ سکوں۔۔ جب وہ جھلی بنتی ہے تو مطلب تب مجھے سمجھدار بننا ہے تاکہ میں اسے سمجھا سکوں اور جب وہ بچی بنتی ہے تو مجھے بڑے بھائی کے ساتھ باپ والا رویہ بھی اختیار کرنا پڑتا ہے تاکہ میں اس کی فرمائشوں کو بچگانہ نہ کہہ سکوں۔۔ وہ بہت چھوٹی تھی جب بابا کا انتقال ہوا تھا۔۔ اس میں کہیں ناں کہیں باپ کے پیار کی کمی موجود ہے جو میں چاہ کر بھی مکمل نہیں کر سکتا لیکن میں اس کی اِس کمی کو زیادہ نہ سہی تو تھوڑا بہت تو مکمل کر سکتا ہوں۔۔ اس کو سمجھ کر اس سے پیار سے پیش آکر اس کی فرمائشیں پوری کر کے"

"اور آپ مجھے کیسے ٹریٹ کریں گے پھر؟" اس کی تمام وضاحت سننے کے بعد اس نے مزید سوال کیا۔

"جیسی آپ ہوں گی ویسے ہی ڈیل کریں گے آپ کو بھی۔۔ آپ ناراض ہوں گی تو ہم آپ کو منائیں گے۔۔ آپ غصے میں ہوں گی تو ہم پیار کا رویہ اختیار کریں گے۔۔ آپ اب ہماری زمہ داری ہیں تو آپ کے ہر موڈ کا خیال رکھنا پڑے گا ہمیں جناب کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے" سفیر نے اب تک اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور وہ محو سے اسے سن رہی تھی۔

"ماما ٹھیک کہتی ہیں" آفشین نے آخر میں ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا کہتی ہیں؟" سفیر نے اسے گھورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیوں بتاؤں میری اور ماما کی بات ہے" وہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آزاد کراتی دوبارہ سے کپڑے سمیٹنے لگی۔

"کاش کوئی ایسا ہو جو ہمارے رویے بھی سمجھے" سفیر آہ بھرتا دوبارہ سے کتاب پڑھنے لگا۔

"ماما کہتی ہیں میرے دونوں بچے بہت اچھے ہیں بس کبھی کبھی ان میں کوئی خلائی مخلوق آجاتی ہے جو یہ الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگتے ہیں" وہ ہنس کر اسے بتاتی وہاں سے فرار ہو چکی تھی اور پیچھے وہ کھل کر ہنسا تھا۔

اسے قطعاً اس بات کی امید نہ تھی۔

دو دن بعد جب وہ یونی ورسٹی گئی تو جاتے ہی جبران مل گیا راستے میں۔

"ارے آپ اتنے دنوں بعد آئیں ہیں خیریت تھی ناں؟" اس نے پاس پہنچتے ہی سوال کیا۔

"جی خیریت تھی بس پاؤں میں موچ آگئی تھی ڈاکٹر نے ریسٹ کے لیے کہا تھا" عربیہ کے مسکرا کر جواب دیا۔

"اوہ اب کیسا ہے پاؤں؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"اب تو بہتر ہے بہت الحمد اللہ۔۔ آپ سنائیں کیسے ہیں؟"

"میں بھی ٹھیک۔۔ آئیں کہیں بیٹھ جاتے ہیں ورنہ آپ کے پاؤں میں درد ہو گی"

"ہاں بالکل کیوں نہیں"

یہ کہتے وہ دونوں پاس گراؤنڈ میں پڑے بینچ پر بیٹھ گئے۔

ابھی جبران اسے دو دن ہی تفصیل بتا رہا تھا جب فرہاد صاحب بھی وہاں چلے آئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میری آنکھیں اور دیدار آپ کا

یا قیامت آگئی یا خواب ہے"

وہ شعر کہتا ان کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"آپ اتنے دن سے غائب تھیں مجھے لگا جیسے صدیاں گزر گئیں آپ کو دیکھے" وہ شاعرانہ انداز اپنائے اس سے محو گفتگو تھا۔

"میرے غائب ہونے سے آپ کو کیا مسئلہ درپیش تھا؟" عربیہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"مسئلہ نہیں مسائل کہیں نہ دن میں چین نہ رات میں چین۔۔یوں جیسے ہر سوں ویرانی ہی ویرانی ہو" وہ بول رہا تھا اور عربیہ کو مزید غصہ آرہا تھا۔

کاش کے وہ اس کا سر پھاڑ سکتی۔

"میرا خیال ہے ہم یہاں سے چلتے ہیں" عربیہ وہاں سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"آپ کے پاؤں پر چوٹ لگی ہے کیا" چلتے ہوئے اس کے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ دیکھ کر وہ بولا۔

"آپ سے مطلب؟" وہ تڑخ کر بولی تو وہ دو قدم پیچھے کو ہوا۔

"اتنا برا نہیں ہوں جتنا آپ سمجھتی ہیں" چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ بولا اور وہاں سے چلا گیا۔

عربیہ نے اسے جاتے دیکھا اور پھر سر جھٹکتی کلاس کی جانب چل دی۔

گھر آکر ابھی وہ بیٹھی ہی تھی جب آفشین اس کے لیے چائے لے آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہائے بھابھی آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ مجھے طلب ہو رہی ہے؟" چائے کا گھونٹ بھرتی وہ بولی۔

"بس اس معاملے میں مجھے الہام ہو جاتا ہے" وہ ہنس کر بولی۔

"اللہ آپ جیسی بھابھی ہر کسی کو دے۔۔ جیتی رہیں خوش رہیں" عربیہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے دعائیں دی۔

"ویسے تم دونوں بہن بھائی چائے بہت پیتے ہو زرا کم پیا کرو۔۔ اتنی گرمی میں چائے کون پیتا ہے بھلا"

"لیں گرمی میں ہی تو پیتے ہیں چائے۔۔ آپ کو کیا پتا چائے کیا ہے۔۔ یہ ایک حلال نشہ ہے اس کے بغیر تو دن ہی نہیں شروع ہوتا۔۔ بس ہر جگہ چائے چاہیے مجھے۔۔ اس کی خوشبو محسوس کرتے ہی دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔۔ ایسے جیسے ایک نئی زندگی مل گئی ہے ہمیں۔۔ ایک چائے کے کپ سے نہ جانے کتنی یادیں جڑی ہوتی ہیں۔۔ ایک چائے کے کپ میں نہ جانے کتنی سوچیں چھپی ہوتی ہیں۔۔ آپ کو کیا معلوم بھابھی کہ یہ چائے کیا ہے"

اس سے پہلے کہ وہ چائے کی شان میں اور تقریر کرتی آفشین بیچ میں بولی۔

"اچھا اچھا مجھے نہیں معلوم چائے کیا ہے۔۔ اب تم ایسا کرو اسے پی لو اور جا کر فریش ہو جاؤ۔۔ توبہ" وہ جھنجھلا کر وہاں سے چلی گئی اور وہ پیچھے مزے سے چائے پینے میں مصروف ہو گئی۔

وقت قلیل، باتیں طویل، شکوے ہزار

پر جانے دیجیے ــــــــ چائے پیجیے

محمد جنید چودھری

"مجھے لگتا ہے کہ وہ آج کل میں ضرور اپنے منصوبے پر عمل کرے گا" میجر صاحب نے ٹیبل کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تو پھر آپ بھی کچھ منصوبہ سازی کر لیں۔۔کیونکہ یہاں تو کوئی تیاری معلوم نہیں ہوتی مجھے" انہوں نے شاید نہیں بلکہ یقیناً طنز کیا تھا۔

"اب ایسی بھی بات نہیں۔۔تمام منصوبے آپ کے سامنے ہی تو بنے تھے" وہ گڑبڑا کر بولے۔

"میجر عفان وہ میرے منصوبے تھے **آپ** کے نہیں" وہ خاصا زور دے کر بولے۔

"میں سمجھا نہیں" وہ یقیناً نہیں سمجھے تھے۔

"ایک استاد صرف کچھ طالب علموں کو اکٹھا کرتا ہے اور ایک گروپ بناتا ہے پھر انہیں ایک ٹاپک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے بارے میں مجھے معلومات چاہیے۔۔اسی طرح جو کچھ اس کمرے میں طے ہوا تھا وہ میرے منصوبے تھے یعنی وہ ٹاپک تھا جو میں نے آپ لوگوں کو دیا تھا۔۔آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ سوائے لڑائی جھگڑے کے۔۔ پوری فوج میں آج تک آپ لوگوں جیسے ٹیم ورکز نہیں ہوں گے۔۔غیر سنجیدہ اور جھگڑالو۔۔فوج کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے مجھے یقین نہیں آتا کہ انہوں نے آپ لوگوں کو کیسے سلیکٹ کیا" وہ بہت تحمل اور آہستگی سے کہہ رہے تھے۔

میجر صاحب خاصے شرمندہ نظر آرہے تھے۔

"مجھے آپ کی شرمندگی نہیں چاہیے عفان۔۔مجھے ایک اچھا منصوبہ چاہیے اور اس پر جلد از جلد عمل چاہیے۔۔ جائیں اور اپنی ٹیم ممبرز سے مشورہ کریں۔۔اب میرے پاس تب آئیے گا جب فرض پورا ہو جائے" یہ کہہ کر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ چکے تھے جبکہ میجر صاحب اپنی شرمندگی سمیت کمرے سے باہر چلے گئے۔

وہ ان کے دفتر میں آئے تو وہ بات کرتے کرتے رک گئیں اور فوراً سے اٹھ کر انہیں سلیوٹ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"السلام علیکم سر" کیپٹن شیریں نے سلام کیا جس کا جواب انہوں نے سر کے اشارے سے دیا۔

"بیٹھ جائیں" وہ آکر کیپٹن شیریں کی کرسی پر بیٹھ گئے اور وہ دونوں میز کی دوسری جانب کی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

"مجھے آپ لوگوں سے ایک بہت اہم مشورہ چاہیے" انہوں نے بات جاری کی۔

"خیریت سر؟" کیپٹن طیبہ ان کے چہرے کی سنجیدگی دیکھ کر بولی۔

"خیریت ہی تو نہیں ہے۔۔ملک کے مستقبل کے دشمن کھلے عام گھوم رہے ہیں اور ہم ہیں کہ ہمیں لڑائی جھگڑوں سے فرصت نہیں۔۔ہم ملک پاکستان کی فوج کا حصہ ہیں وہ فوج جو اپنی بہادری کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے۔۔ آپ دونوں لڑکیاں ہیں مگر تب جب آپ کسی مشن کا حصہ نہیں جب آپ کسی مشن کا حصہ ہیں تو یہ یاد رکھیں کہ آپ کو صنفِ نازک نہیں بننا آپ کو سخت جان بننا ہے اتنا سخت کے کوئی تیر آپ کو چیر کر نہ جاسکے کوئی گولی آپ کو چھوئے تو وہ خود بھی پاش پاش ہو جائے۔۔کوئی آپ پر ہاتھ اٹھائے تو اس کی ہڈیوں کا سرما بن جائے۔۔اتنا سخت چٹان ہونا پڑے گا آپ کو۔۔ڈر، خوف، ملامت، محبتیں، نفرتیں سب یہاں اس دفتر میں، اس کینٹ میں چھوٹ کر جانا پڑیں گی آپ کو۔۔جب آپ فرض انجام دینے جاتے ہیں تو وہاں صرف آپ اور آپ کا اللہ موجود ہوتا ہے۔۔جب آپ فرض پورا کرتے ہیں تو آپ کو اللہ بہترین انعام سے نوازتا ہے مگر جب آپ غداری کرتے ہیں تو وہی اللہ آپ کو سزا دیتا ہے۔۔اسی لیے اپنے آپ سے اور اپنے فرض سے ایمان دار رہیں۔۔یہ فرض آپ کے پاس امانت ہے اس میں خیانت مت کیجیے گا"

وہ دونوں بہت غور سے انہیں سن اور سمجھ رہیں تھیں۔

وہ جان گئی تھیں کہ وہ یہ سب کیوں کہہ رہے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سر وطن کا حق ادا کریں گے ہم اس کے لیے ہمیں جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔۔ اگر ہم اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر یہاں آسکتے ہیں تو پھر اپنے دکھ، درد، ہنسی، خوشی سب اس دفتر میں چھوڑ کر فرض پورا کرنے جاسکتے ہیں" کیپٹن شیریں کے لہجے میں موجود جوش و عزم دیکھ کر وہ مسکرائے تھے مگر جلد ہی وہ اسے چھپا گئے تھے۔

"سر مردِ مومن سر کٹا تو سکتا ہے سر جھکا نہیں سکتا۔ ملکی دشمن کی اینٹ سے اینٹ نہ بجائی تو یہی گردن آپ اپنی اس تلوار سے کاٹ دیجیے گا جو آپ کو تحفے میں ملی تھی" کیپٹن طیبہ نے گردن تھوڑی آگے کرتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہنس دیے۔

"ٹھیک ہے تو پھر اب میری بات سنیں۔۔" وہ مزید تفصیلات سے انہیں آگاہ کرنے لگے جنہیں وہ بہت غور سے سن رہی تھیں۔

وہی کمرہ اور وہی اندھیرا تھا، جب کمرے کا دروازہ بغیر کسی آواز کے کھلا اور کوئی اندر آیا۔

"تم تو کہہ رہے تھے نیا مال آئے گا۔۔ مگر میں تو اس انتظار میں بوڑھی ہو گئی" ایک زنانہ آواز گونجی۔

"فکر کیوں کرتی ہو جلد اسے ادھر ہی آنا ہے بس چند ایک دن اور"

"تو یعنی میں اپنی طلب کا گلا گھونٹتی رہوں؟" وہ ناراضی سے بول رہی تھی یا اس کا لہجہ ہی ایسا تھا معلوم کرنا مشکل تھا۔

"وہ تمہارے لیے نہیں ہے اس کو کہیں اور جانا ہے" وہ دبے لہجے میں بولا۔

"مگر جب تک میں نہ چکھ لوں کوئی مال آگے جا ہی نہیں سکتا" اپنا چہرہ اس کے قریب کیا اس نے لائٹر جلایا جس سے آگ کی روشنی میں وہ ایک دوسرے کے چہرے دیکھ سکتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دونوں کے چہرے پر ایک جیسے تاثرات تھے۔

شیطانیت سے بھرے ہوئے۔

"یعنی تم اس بار بھی باز نہیں آؤ گی؟" وہی تاثرات تھے۔

"جب اسے پہلے کبھی معلوم نہیں ہوا تو اب کیسے ہو گا اور ویسے بھی یہی اس کی ہی بہتری کے لیے ہے۔۔ ہماری طلب بھی پوری ہوتی ہے اور اس کی بھی۔۔ اصل عیش تو تمہارے ہیں۔۔ تمہارا مال تو تمہارے سامنے ہی ختم ہو جاتا ہے مگر میرا مال کسی اور کے پاس بھی جاتا ہے" وہ یوں کہہ رہی تھی جیسے کہ اس کو بہت افسوس ہو۔

"تمہارے لیے پھر کسی خاص مال کا انتظام کرتے ہیں"

"تو کیا یہ خاص نہیں؟"

"یہ خاص ہے مگر تمہاری طلب سے زیادہ۔۔ چند گھنٹے کافی ہوں گے نقصان نہیں پہنچانا کوئی" اس نے تنبیہ کی۔

"جو حکم" یہ کہتے اس نے لائٹر بند کیا اور بغیر کوئی آواز پیدا کیے کمرے سے باہر چلی گئی۔

سکون و اطمینان تو اسی دن سے برباد تھا جب سے یہ انسان اس یونیورسٹی میں آیا تھا۔

یقیناً اگر ایک قتل معاف ہوتا تو وہ اسی کا کرتی جو اس وقت سامنے سے آ رہا تھا۔

"کیسی ہیں آپ اور کیسا ہے آپ کا پاؤں؟" قریب آتے ہی اس نے سوال کیا۔

"آپ سے مطلب؟" وہ سر جھکا کر وہاں سے جانے لگی جب اس نے کہا۔

"عنقریب آپ کے سارے مطلب مجھ سے ہی ہوں گے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟اور آخر آپ میرا پیچھا کرنا چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟مسئلہ کیا ہے آپ کا؟"اس نے ایک ساتھ ہی اتنے سوال کر دیے۔

"ارے حوصلہ میڈم سب سوالوں کے جواب ملیں گے فکر مت کریں مگر پہلے میرے سوال کا جواب دیں"وہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"کون سا سوال؟"

"آپ کا پاؤں کیسا ہے؟"چہرے پر معصومیت سجائے اس نے پھر سے سوال کیا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے غصے پر ضبط کیا اور پھر کہا۔

"ٹھیک ہے میرا پاؤں اور کوئی سوال؟"

"آپ کو میں اتنا برا کیوں لگتا ہوں؟"معصومیت برقرار تھی۔

"مجھے ہر وہ شخص برا لگتا ہے جو میرا پیچھا کرتا ہے اور مجھے بلاوجہ تنگ کرتا ہے"

"یعنی پھر تو آپ کو جبران آفریدی بھی برا لگتا ہو گا"اس نے آنکھیں ٹپٹپائی۔

"وہ آپ کی طرح یوں میرے پیچھے پیچھے نہیں گھومتا نہ ہی فضول میں میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش کرتا ہے آپ اپنی حد میں رہیں تو زیادہ بہتر رہے گا"اس نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

"سوچ لیں۔۔لڑکیاں تو چاہتی ہیں کہ میں ان کے ساتھ فری ہوں اور حد سے بڑھوں"وہ یوں بتا رہا تھا جیسے کہ بہت فخر کی بات ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"لعنت ہے ایسی لڑکیوں پر جو ایسا چاہتی ہیں۔۔مجھے ایسے کوئی شوق لاحق نہیں لہذا آپ جاسکتے ہیں" وہ واپس پلٹی مگر پھر وہ راستے میں آگیا۔

"اگر آپ مجھ سے سکون سے دو گھڑی بات کرلیں گی تو کیا آپ کو ٹیکس آجائے گا؟"

"ٹیکس کا تو پتا نہیں مگر غصہ ضرور آجائے گا اور غصے میں، میں لوگوں کے سر پھاڑ دیا کرتی ہوں" وہ اپنے غصے کو نہ جانے کیسے قابو کیے کھڑی تھی۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے چلا جاؤں گا مگر ایک آخری سوال" اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

"آپ ایک کام کریں" عربیہ نے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر لا کر کہا۔

"جی جی" وہ یوں بولا جیسے کہ اس کا بہت فرماں بردار ہو۔

"خوش رہیں" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی جب کہ وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

وہ غصے سے کلاس کی طرف جا رہی تھی جب اچانک آواز آئی۔

"کلاس کینسل ہو چکی ہے"

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جبران دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا کتاب میں گھسا ہوا تھا۔

"یہ کلاسز کیوں کینسل ہوتی ہیں۔۔حد ہو گئی بندہ مشکل سے اپنا بستر چھوڑ کر اپنی نیند قربان کر کے آتا ہے یونیورسٹی اور آگے سے کلاس کینسل ہو جاتی ہے" وہ غصے سے بولی۔

"اتنی صبح صبح اتنا غصہ خیریت ہے؟" وہ حیران ہوا۔

"ہاں ٹھیک ہے سب۔۔اب کیا کروں میں؟"اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی کا سر پھاڑ دے۔

"ریلکس۔۔ہم کینٹن چلتے ہیں اچھی سی چائے پیتے ہیں آج مجھے بھی کوئی خاص کام نہیں سو میں آپ کو کمپنی دے دوں گا"جبران ہاتھ جھڑتے ہوئے کھڑا ہوا۔

"یہ بہتر خیال ہے۔۔چلیں چلتے ہیں"وہ اب جبران سے تقریباً تین چار قدم آگے ہی چل رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہ کینٹن پہنچ چکے تھے۔

چائے کا کہتے وہ ایک ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئے۔

"آپ مجھے کچھ اپنے بارے میں بتائیں۔۔ہمیشہ میں ہی اپنے دکھ سناتی ہوں آج آپ بھی کچھ بتائیں"عربیہ نے اس سے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"آپ جو پوچھیں گی میں بتا دوں گا"

"سہی۔۔تو آپ کے گھر سے شروع کرتے ہیں۔۔کون کون ہے آپ کے گھر میں؟"

"میرے گھر میں میری ایک بہن ہے اور ایک میں ہوں۔۔ماں باپ نہیں ہیں۔۔بہن نے ہی پالا ہے مجھے"وہ افسردہ ہو گیا تھا۔

"اوہ مجھے افسوس ہے۔۔میں سمجھ سکتی ہوں آپ کا دکھ میرے بھی بابا نہیں ہیں بہت چھوٹی تھی میں جب ان کا انتقال ہوا تھا"

"سن کر افسوس ہوا"

"مگر ہم ابھی آپ کی بات کر رہے ہیں۔۔بتائیں آپ فارغ وقت میں کیا کرتے ہیں؟"

"ویسے تو میں فارغ نہیں ہوتا مگر جب فارغ ہوتا ہوں تو گھر کے کام کر لیتا ہوں یا پھر کسی لائیبریری کا چکر لگا لیتا ہوں"

اس کا جواب سن کر عربیہ مسکرائی۔

اتنے میں چائے بھی آچکی تھی۔

"ویسے آپ کا گھر کہاں ہے؟" چائے کا گھونٹ بھرتے عربیہ نے پوچھا۔

"یہی قریب ہی ہے گھر"

"یہ تو اور بھی اچھا ہو گیا کسی دن فارغ ہوئے اگر تو آپ کے گھر چلیں گے" عربیہ نے یوں کہا جیسے اس کے گھر جانے کی بات نہیں بلکہ اپنے گھر آنے کی دعوت دے رہی ہو۔

"جی جی ضرور کیوں نہیں۔۔میری بہن بہت خوش ہو گی آپ کو دیکھ کر میں اس کے سامنے اکثر آپ کا ذکر کرتا ہوں"

"یعنی وہ مجھے جانتی ہیں یہ تو اور بھی اچھی بات ہو گئی۔۔پھر وعدہ رہا کہ میں آپ کے گھر آؤں گی"

"بالکل"

اب وہ دونوں چائے پی رہے تھے اور ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں سوچ رہی تھی کہ امی کی طرف چلی جاؤں کچھ دن کے لیے" آفشین کپڑے الماری میں رکھتی ہوئی اس سے مخاطب تھی جو کتاب پڑھ رہا تھا۔

"وجہ؟" اس نے کتاب کا صفحہ پلٹا۔

"کیا مطلب وجہ؟ اتنے دن ہو گئے ہیں امی سے ملی نہیں میں مجھے ویسے بھی یاد آرہی ہے ان کی" وہ اداس ہوئی۔

"ٹھیک ہے صبح چلیں گے اور شام کو واپس آجائیں گے" وہ اب بھی کتاب میں ہی مصروف تھا۔

"آخر آپ کو مسئلہ کیا ہوتا ہے میرے وہاں جانے سے؟" اس نے کتاب اس کے ہاتھ سے چھینی۔

"مجھے کیا مسئلہ ہو گا بھلا۔۔ جاؤ، جہاں دل کرتا ہے" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"سفیر" اس نے خاصا زور دیا۔

"یار تم وہاں جاتی ہو تو مجھے بھول جاتی ہو۔۔ ایک دن کافی ہوتا ہے مگر تمہیں تو پورا ہفتہ رہنا ہوتا ہے وہاں میں یہ سب افورڈ نہیں کر سکتا معذرت" اس نے دوٹوک بات کی۔

"میں ابھی جا کر ماما کو بتاتی ہوں" وہ اٹھ کر جانے لگی جب اس نے اسے کلائی سے تھام کر واپس بیٹھایا۔

"یہ بات بات پر مجھے ماما کی دھمکیاں مت دیا کرو۔۔ وہ جانتی ہیں اپنے بیٹے کو۔۔ ایک بار جو کہہ دیا سو کہہ دیا"

"تو پھر آپ بھی جان لیں مجھے۔۔ اگر میں نے کہا کہ مجھے ایبٹ آباد جانا ہے تو مطلب جانا ہے" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو وہ اس کی بہادری پر حیران رہ گیا۔

"دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے" وہ سنبھل کر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"دیکھ لیجیے گا" اداسے کہتی وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

سکینہ بیگم اس کے سر کی مالش کر رہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کے قصے کہانیاں سن رہی تھیں۔

"ماما آپ کو پتا ہے اس دن کیا ہوا۔۔" یہ کہتے ہی ایک اور کہانی شروع ہو جاتی۔

سکینہ بیگم اس کی باتیں سن کر مسکرا بھی رہی تھیں اور ساتھ ساتھ کسی غلط بات پر اسے ٹوکتی بھی تھیں۔

"اچھا چلو اب بس کرو بہت باتیں ہو گئیں۔۔ یہ بوتل ادھر رکھو اور اوپر آکر بیٹھو" اس کے سر پر تیل لگانے کے بعد انہوں نے تیل کی بدولت کا ڈھکن بند کر کے اسے پکڑایا۔

وہ بال باندھتی اٹھ کر صوفے پر بیٹھی۔

اتنے میں آفشین کمرے سے باہر آچکی تھی۔

"اچھا بتاؤ آج کھانے میں کیا بنانا ہے؟" انہوں نے عربیہ سے پوچھا۔

"آج میں اور بھابھی مل کر بنائیں گے کھانا آپ آرام کریں۔۔ کیوں بھابھی؟" وہ سکینہ بیگم سے کہتی آفشین کی طرف مڑی جو خاصی اداس معلوم ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا بھابھی؟ بھائی نے کچھ کہا ہے کیا؟" وہ فکرمندی سے اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس یونہی" وہ مشکل سے مسکرائی۔

"کیا بات ہے بیٹا کچھ ہوا ہے؟ اگر سفیر نے کچھ کہا ہے تو بتاؤ ابھی کان کھینچتی ہوں اس کے" سکینہ بیگم کے کہنے کی دیر تھی کہ آفشین کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ارے ارے۔۔ کیا ہو گیا بھابھی؟" عربیہ کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

"عربیہ اٹھو بھابھی کے لیے پانی لے کر آؤ اور اپنے بھائی کو بھی بلاؤ" سکینہ بیگم اٹھ کر آفشین کے پاس آکر بیٹھیں اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟" انہوں نے اس کے بال سہلاتے ہوئے پوچھا۔

"امی کے گھر نہیں جانے دے رہے مجھے کہہ رہے ہیں کوئی ضرورت نہیں" وہ بولتے ہوئے اور رونے لگی۔

"ارے کیوں ضرورت نہیں۔۔ ایسی کی تیسی اس کی۔۔ یہ ہوتا کون ہے۔۔ پوچھ لیتی ہوں اس کو۔۔ چپ کرو تم" وہ اس کو تسلی دینے لگیں۔

اتنے میں عربیہ پانی لے کر آچکی تھی اور سفیر بھی وہاں آگیا تھا۔

"جی بلایا آپ نے" وہ آکر وہاں کھڑا ہوا تھا کہ سکینہ بیگم نے جوتا اتار کر اس کی طرف پھینکا۔

اس کی قسمت اچھی تھی کہ وہ وقت پر ہی جوتے سے بچ گیا تھا۔

"آتے ہی حملے کیوں شروع کر دیے؟ میں نے کیا کیا ہے؟" وہ پریشانی اور حیرانی سے بولا۔

"کیا تکلیف ہے تمہیں اس کے ایبٹ آباد جانے سے" انہوں نے غصے سے پوچھا تو اسے سارا معاملہ سمجھ آیا۔

"ماما میں نے کب کہا ہے نہ جائے۔۔ مگر جائے تو میرے ساتھ جائے اور پھر واپس بھی میرے ساتھ آئے" وہ منہ بنا کر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیوں آئے وہ تمہارے ساتھ واپس۔۔جب اس کا دل کرے گا وہ جائے گی اور جب دل کرے گا وہ آئے گی۔۔خبردار جو تم نے میری بہو پر کوئی پابندی لگائی تو" ان کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

"ایک نمبر کی میسنی ہے یہ آپ کی بہو۔۔مگرمچھ کے آنسوں ہیں یہ یقین مت کریں ان کا" سفیر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"سفیر انسان بن جاؤ"

"ماما آپ میری سائیڈ ہیں یا اس کی؟" اس نے حیران ہو کر پوچھا جس کے ساتھ ہی آفشین پھر سے رونے لگی۔

"بھائی۔۔بس بہت ہوا۔۔آپ سے یہ امید نہ تھی۔۔جائیں یہاں سے" عربیہ نے اسے باہر کا راستہ دیکھایا تو اسے شدید جھٹکا لگا۔

"یعنی تم نے بھی پارٹی بدل لی۔۔ٹھیک ہے سہی ہے۔۔تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا" عربیہ سے کہتے آخر پر وہ آفشین کو دیکھتے ہوئے بولا جس سے اس کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

"بھائی۔۔" عربیہ ایک بار پھر سے بولی۔

"اچھا اچھا جا رہا ہوں" وہ منہ بناتا باہر چلا گیا۔

"چھوڑیں انہیں۔۔ان کو زیادہ سریس مت لیا کریں یہ بچپن میں گر گئے تھے تو ان کے دماغ پر گہری چوٹ آ گئی تھی" عربیہ آتشین کو گلے لگاتے بولی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ لان میں آئی تو وہ سامنے بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ خاموشی سے آکر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"سوری" اس کے کندھے پر سر رکھ کر وہ بولی۔

"مجھے اس کی امید نہیں تھی" وہ موبائل بند کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے بھی نہیں تھی۔۔وہ تو بس خود ہی آنسو آگئے" اس نے وضاحت کی۔

"جی جی خود بخود ہی ہو جاتا ہے سب کچھ آپ تو کچھ کرتی ہی نہیں ہیں" سفیر نے طنز کیا۔

"بالکل ایسا ہی ہے" وہ سر اٹھا کر بولی۔

"جانے دیں ناں پلیز" جواب نہ پا کر اس نے دوبارہ سے فرمائش کی۔

"ٹھیک ہے چلی جانا مگر دو دن سے زیادہ نہیں" اس نے صاف کہا۔

"تین دن" وہ معصومیت سے بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے" اس کے آنکھیں گھوما کر کہنے پر وہ زور سے ہنس دی۔

"آپ کبھی کبھی بچوں کی طرح ریکٹ کرتے ہیں"

"آپ تو جیسے بہت سمجھداری کا مظاہرہ کرتی ہیں۔۔یعنی ایک ایبٹ آباد جانے کو مسئلہ کشمیر ہی بنالیا۔۔حد ہو گئی" وہ جھنجھلایا۔

"اچھا اب کر دیں ناں معاف ہو گئی غلطی"

"پوری کی پوری میسنی ہو" سفیر اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ پر چلی گئی تھی ناں اسی لیے" اس نے بھی حساب برابر کیا۔

گفتگو اچھی لگی ذوقِ نظر اچھا لگا

مدتوں کے بعد کوئی ہمسفر اچھا لگا

احمد فراز

"آج تیار رہنا۔شاید وہ آج ہی آجائے" اس نے سرگوشی کی۔

"خود کو تیار رکھوں یا گھر کو" شیطانیت سے واضح تھی۔

"دونوں کو" وہ خباثت سے بولا۔

"تو جلدی جاؤ پھر آخر دیر کس بات کی ہے"

اس کی بات سن کر وہ شیطانیت سے مسکرایا اور پھر اپنے چہرے پر ماسک سہی سے لگایا۔

باہر نکلتے وقت وہ اپنے خاص بندے کو کچھ تفصیلات بتا کر گیا۔

آفشین ایبٹ آباد جا چکی تھی۔

سفیر اسے وہاں چھوڑ کر ابھی ہی گھر واپس آیا تھا جب آگے عربیہ کو کھڑے پایا۔

وہ اسے نظر انداز کر کے آگے جانا چاہتا تھا مگر وہ بار بار اس کے سامنے آرہی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے عربیہ؟" وہ آہستہ مگر سنجیدہ لہجے میں بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہی تو میرا سوال ہے۔۔کیا مسئلہ ہے بھائی؟ آپ تو اتنی سی بات پر سینٹی ہو گئے ہیں۔۔دیکھیں بھابھی حق پر تھیں اسی لیے میں نے ان کا ساتھ دیا آپ ہی تو کہتے ہیں جو حق پر ہو اس کا ساتھ دینا ہمیشہ "اس نے آنکھیں ٹپٹپائیں۔

"میرے اقوالِ زریں مت سناؤ مجھے اور ہٹو سامنے سے "وہی سنجیدہ لہجہ۔

"بھائی اب اگر آپ نے مجھ سے ایسے بات کی تو میں رونے لگ جاؤں گی "اس نے سفیر کو دھمکایا۔

"اچھا بھلا کیسے رو گی تم؟"سفیر نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔

اس کے پوچھنے کی دیر تھی کہ عربیہ نے اپنا والیوم اونچا کیا جس نے سفیر نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی آواز بند کی۔

"بے وقوف لڑکی۔۔ابھی کل جوتے کھانے سے بچا ہوں آج پھر پڑواؤ گی جوتے۔۔اچھا ٹھیک ہے نہیں ہوتا ناراض رونا مت بس تم"

"یہ ہوئی نہ اچھے بھائیوں والی بات"عربیہ نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"دونوں نند بھابھی ہی ایموشنل بلیک میلر ہو"وہ اسے گھور کر بولا۔

"آپ پر جو چلی گئیں تھیں ہم دونوں"عربیہ نے دانتوں کی نمائش کی۔

دفتر میں آئے ابھی اسے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب دروازہ کھٹکا۔

"آجائیں"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"السلام علیکم میڈم" سپاہی طفیل نے اندر آتے ہی سلیوٹ کیا۔

"آیئے طفیل صاحب آپ ہی کا انتظار تھا مجھے۔۔بتائیں کیا تفصیلات ہیں؟" ان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ خود بھی بیٹھ گئی۔

"میں نے اس میں ریکارڈ کر لیا ہے سب تا کہ ثبوت رہے۔۔آپ اسے سن لیجیے" ایک چھوٹی سی ریکارڈ چِپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے انہوں نے کہا۔

اس دوران ہی کیپٹن طیبہ بھی وہاں آچکی تھیں۔

"کیا اہم معلومات ہے؟" کیپٹن طیبہ نے سوال کیا۔

"شاید بہت زیادہ اہم ہے۔۔مجھے تو اہم ہی لگتی ہیں باقی آپ لوگ بہتر جانتے ہیں"

"ٹھیک ہے طفیل صاحب بہت شکریہ آپ کا" کیپٹن شیریں نے مسکرا کر کہا جس کا مطلب تھا کہ وہ اب جا سکتے ہیں۔

"کیا کرنا ہے اس کا؟" کیپٹن طیبہ نے تجسس سے پوچھا۔

"میجر عفان اس وقت کہاں ہیں؟" اس نے غور سے اس چِپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شاید اپنے دفتر میں ہوں۔۔کیوں؟"

"انہیں پیغام پہنچاؤ کہ فوراً کرنل صاحب کے دفتر میں آئیں" یہ کہہ کر وہ دفتر سے باہر چلی گئی۔

کیپٹن طیبہ نے سپاہی کے ذریعے میجر صاحب کو پیغام پہنچایا اور خود اس کے پیچھے گئی۔

وہ چاروں میز کے گرد ایک دائرے میں بیٹھے تھے اور سب کی نظریں میز پر پڑی چِپ پر تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"کیا لگتا ہے کیا کہا ہو گا اس نے "میجر صاحب نے پوچھا۔

"یقیناً کوئی اہم بات ہی ہو گی "کیپٹن شیریں نے جواب دیا۔

"اس کی اہم باتیں ہمارے لیے ہمیشہ خطرناک ہی ہوتی ہیں "انہوں نے جیسے کیپٹن شیریں کے علم میں اضافہ کیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی کرنل صاحب بول پڑے۔

"خدا کے لیے تم لوگ بعد میں بحث کر لینا۔۔ کیپٹن طیبہ وہاں سے میرا لیپ ٹاپ لے کر آئیں"

کیپٹن طیبہ لیپ ٹاپ لے کر آئیں تو وہ ریکارڈ چِپ انہوں نے اس کے اندر ڈالی اور کچھ دیر بعد ہی ایک مردانہ آواز لیپ ٹاپ کی سکرین سے ابھری۔

جیسے جیسے وہ سن رہے تھے ان سب کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے۔

ان سب کے چہرے پر ایک سے تاثرات تھے۔

غصے کے۔

"اب اس کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی یہ دنیا "میجر عفان میز پر ہاتھ مار کر کھڑے ہوئے۔

"ضبط رکھو عفان۔۔ ہم سنبھال لیں گے۔۔ آخر کتنی ہی چالیں چلے گا وہ مگر ہو گا تو وہی جو اس کی قسمت میں لکھا ہے "کرنل صاحب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

"کیا لکھا ہے اس کی قسمت میں "کیپٹن شیریں نے تجسس سے پوچھا۔

"ہمارے ہاتھوں موت "انہوں نے **'موت'** پر خاصا زور دیا جسے سن کر سب کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو میرے جوانوں! کیا آپ لوگ تیار ہیں؟" کرنل صاحب نے بلند آواز میں پوچھا۔

"تیار ہیں" وہ تینوں یک زبان کو کر بولے۔

"کیا آپ کو وطن سے کیا وعدہ یاد ہے؟" وہ اور بلند آواز سے بولے۔

"یاد ہے" وہ تینوں بھی بلند آواز میں بولے۔

"تو دشمن کو وصالِ جہنم کرنے کا وقت آچکا ہے۔۔ کیا آپ اس کے لیے تیار ہیں؟" وہ کہے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

"تیار ہیں" وہ تینوں بھی بلند آواز سے کہتے کھڑے ہو گئے۔

"تکبیر"

"اللہ اکبر"

کلاس کی خاموشی میں پروفیسر ارشد کی گونجتی آواز سب کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

وہ بولتے جا رہے تھے اور سب لکھتے جا رہے تھے۔

ان کے لیکچر میں شور بہت کم ہی ہوا کرتا تھا۔

وہ کلاس میں سب سے پیچھے بیٹھی اپنے رجسٹر پر نقش و نگار بنا رہی تھی جب اچانک اڑتا ہوا بورڈ مار کر اس کے عین سامنے آگرا۔

وہ جھٹ سے کھڑی ہو گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تو مس عربیہ بتائیں کہ میں ابھی کلاس کو کیا بتا رہا تھا" وہ ڈائس کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور اس سے سوال کیا۔

"وہ سر۔۔ آپ۔۔ آپ کلاس کو بہت اچھی باتیں بتا رہے تھے" اس کی اس بات پر ساری کلاس ہنسنے لگی۔

"خاموش" سر نے ڈائس پر ہاتھ مار کر سب کو خاموش رہنے کو کہا۔

"یہی اچھی باتیں میں کل آپ سے سنوں گا سب سے پہلے۔۔ کلاس سے باہر جا سکتی ہیں آپ" انہوں نے انتہائی اچھے طریقے سے اسے کلاس سے دفعہ ہو جانے کو کہا تھا۔

اور وہ بغیر کوئی سوال کیے اپنا بیگ اٹھائے کلاس سے باہر چلی گئی۔

یہ کوئی پہلے بار تھوڑی نہ ہوا تھا۔

یہ تو اس کی زندگی کا حصہ بن چکا تھا اب۔

کلاس سے بے عزت ہو کر نکلنا۔

وہ کینٹین میں بیٹھی کافی سے لطف اندوز ہو رہی تھی جب جبران وہاں آیا۔

"مجھے لگا آپ باہر بیٹھ کر رو رہی ہوں گی اس قدر عزت افزائی پر مگر یہاں تو ندامت نظر تک نہیں آ رہی"

"ارے میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر شرمندہ نہیں ہوتی۔۔ سر ہیں اپنے خیر ہے ڈانٹ لیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔ استاد ویسے بھی باپ جیسا ہوتا ہے"

"ہاں یہ تو ہے۔۔ آج چائے نہیں پی رہیں آپ؟" جبران نے کافی کے کپ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہاں آج میرا دل نہیں کر رہا تھا اور ویسے بھی میں یہاں کی چائے پی پی کر بور ہو گئی ہوں"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"واہ آپ اور آپ کی فلاسفی" جبران نے نفی میں سر ہلایا۔

"اچھا خیر چھوڑیں کوئی اور بات کریں" عربیہ نے کافی کا آخری گھونٹ خلق میں اتارا۔

"میں نے کل اپنی بہن کو بتایا تھا کہ آپ گھر آنا چاہتی ہیں۔۔وہ تو کہنے لگیں کہ ابھی ہی آجائیں آپ۔۔ مگر پھر میں نے کہا کہ آپ کل آئیں گی" جبران کی بات سن کر وہ مسکرائی۔

"تو پھر ایسا کرتے ہیں آپ کے گھر چلتے ہیں اور وہاں چل کر چائے پیتے ہیں۔۔ کیا خیال ہے؟" اس نے جھٹ سے مشورہ دیا۔

"ضرور کیوں نہیں۔۔ میں اپنی بہن کو فون کر کے بتا دیتا ہوں۔۔ آپ چلیں" وہ فون نکالتا دوسری طرف چلا گیا تو وہ باہر کی جانب چل دی۔

وہ دونوں اس وقت جبران کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔

"آپ کا گھر کافی خوبصورت ہے" اس نے دیکھتے ہی تعریف کی۔

"اتنا بھی نہیں بس عام سا تو ہے" جبران مسکرایا۔

"چلیں اندر چلتے ہیں۔۔ آپ بھی کہتی ہوں گی کہ باہر دروازے پر ہی لا کھڑا کیا" یہ کہتے جبران آگے چل پڑا اور عربیہ اس کے نقشِ قدم پر چلتی اس کے پیچھے چلی۔

اندر داخل ہوتے ہی ایک خاتون، جو کہ یقیناً جبران کی بہن تھی، نے ان کا استقبال کیا۔

"خوش آمدید" انہوں نے مسکرا کر اسے گلے لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"شکریہ"

"جبران آپ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔۔اتنی باتیں کرتا ہے آپ کے بارے میں کہ مجھے لگا مجھے اب آپ سے ملنا ہی پڑے گا" ان کی بات پر وہ بس مسکرائی۔

وہ لاونج میں بیٹھے باتیں کرنے لگے۔

جبران وہاں سے غائب تھا۔

"جبران نے آپ کا نام تو مجھے بتایا ہی نہیں" عربیہ نے سامنے بیٹھی خاتون سے کہا۔

"اس کو تو بس پڑھائی کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا۔۔دیکھو ذرا میرا نام تک بتانا بھول گیا۔۔میرا نام ماہم ہے"

"آہاں بہت خوبصورت نام ہے آپ کا بالکل آپ کی طرح" عربیہ نے بلا جھجک تعریف کی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" اتنے میں جبران وہاں آچکا تھا۔

"تم نے اس کو میرا نام کیوں نہیں بتایا تھا" انہوں نے جبران کو گھورا تو اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

"سچ میں بھول گیا تھا" اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

"شرم کرو بہن کا نام بتانا بھول گئے تم" انہوں نے مزید گھورا۔

"اچھا خیر ہے اب تو معلوم ہو گیا ناں۔۔اور بتائیں کیا مصروفیات ہیں آپ کی؟"

وہ دونوں اب باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں اور جبران بھی کہیں کہیں پر حصہ لے رہا تھا۔

وہ لاونج میں اکیلی ہی بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نہ جانے وہ دونوں بہن بھائی کہاں چلے گئے تھے ایک ساتھ ہی۔

کچھ دیر گزری تو ان کی تلاش میں وہ گھر کی پچھلی جانب آگئی۔ یہاں وہ دونوں دور کھڑے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ وہ تھوڑا قریب گئی مگر جب اچھا نہ لگا تو واپس جانے لگی۔

مگر ایک دم وہ رکی تھی۔

اسے کچھ کھٹکا تھا۔

قریب بینچ کے پیچھے چھپ کر اس نے ان کی باتیں سننا چاہیں تھی۔

یقیناً یہ ایک غلط حرکت تھی مگر اسے کچھ غلط لگ رہا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ وہ ایک بار آئی تو واپس نہیں جائے گی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم سے چھوڑنے جا رہے ہو۔۔ کیا تم اپنا وعدہ بھول گئے؟" جبران کی بہن دبے غصے سے کہہ رہی تھی۔

"ہاں مگر یہ ضروری ہے میں نہیں چاہتا کہ اسے جلد ہی شک ہو جائے اور تم کیا مجھے یہاں لے آئی ہو۔۔ اگر اسے کچھ بھی معلوم ہو گیا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں" جبران سختی سے بولا۔

عربیہ کی بے چینی بڑھنے لگی۔

"تم اسے واپس نہیں لے کر جاؤ گے" وہ سختی سے بولی۔

"ٹھیک ہے۔۔ آج رات اپنے شوق پورے کرو مگر یاد رکھنا اسے خراش تک نہ آئے ورنہ وہ (گالی) میرے پیسے پورے نہیں دے گا۔۔ کل ہی اس کو وہاں بھیج دیں گے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم کسی اور کا بندوبست کیوں نہیں کر لیتے اس پر میرا دل آچکا ہے" وہ خباثت سے بولی۔

"تمہارے دل کی سن کر میں اپنا کام خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔ کہاناں شوق پورے کرو آج رات کے لیے بس" جبران سختی سے بولا۔

"وہ ایک رات کے لیے کیے ناکافی ہے مجھے تو وہ صبح دوپہر شام چاہیے"

وہ بول رہی تھی اور عربیہ کو اس کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اس کا سر چکرانے لگا تھا۔

"تم ایسا ویسا کچھ نہیں کروگی سمجھی؟" جبران نے اس کو جھنجھوڑا تھا۔

"میں اس (گالی) سے بات کرلوں گی وہ استعمال کر کے واپس بھیج دے گا مجھے معلوم ہے۔۔ اور پھر وہ ہمیشہ میرے پاس رہ سکتی ہے۔۔ ایسا ہیرہ تو میں کبھی نہیں گنوا سکتی"

"جو مرضی کرو تم" جبران غصے سے اسے چھوڑتا وہاں سے جانے لگا تھا جب بینچ کے پیچھے کسی کا وجود نظر آیا اسے۔

وہ وہاں پہنچا تو عربیہ کو وہاں دیکھ کر اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

عربیہ اسے دیکھ کر سہم گئی تھی اور جلدی سے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔

وہ پچھلی جانب بنے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

"رکو تم کہاں جارہی ہو؟" ہوش میں آتے ہی ہو چیخا تھا۔

"پکڑو اسے وہ بھاگے نہ" اس نے اپنے بندوں کو ہوشیار کیا۔

مگر اتنی دیر میں وہ گھر سے باہر نکل چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے اپنے بندے اس کی پیچھے بھیجے اور خود ماہم کی طرف آیا۔

"تم سے کہا تھا میں نے اپنی بکواس بند رکھنا اب کر لو تم اپنے رنگین شوق پورے" وہ جو پہلے ہی صدمے میں کھڑی تھی اس کی بات سن کر وہاں ہی بیٹھ گئی۔

"اگر وہ نہ ملی تو" وہ جبران سے پوچھ رہی تھی۔

"تو میں تمہیں قتل کر دوں گا" وہ دانت پیس کر بولا۔

"میں تو ویسے ہی مر جاؤں گی۔۔اس کو میں کھونا نہیں چاہتی تھی" وہ صدمے میں جا چکی تھی۔

جبران اسے اس کے حال پر چھوڑ کر عربیہ کا پتہ کرنے گیا۔

وہ وہاں سے بھاگتی ہوئی نہ جانے کہاں نکل آئی تھی۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کس سمت بھاگے۔

اتنا بڑا دھوکہ۔

اتنا بڑا افراڈ۔

وہ اس شخص کو کتنا معصوم سمجھی تھی مگر وہ تو۔

وہ تو ایک درندہ تھا۔

اسے رہ رہ کر رونا آرہا تھا۔

"کیا کروں میں میرے اللہ۔۔" اس نے اپنا بیگ ٹٹولا اور موبائل نکالا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مگر موبائل کی چارجنگ نہیں تھی۔

اس نے غصے سے موبائل واپس اندر رکھا۔

اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس تک پہنچتے وہ آگے بھاگنے لگی۔

جتنا تیز وہ بھاگ سکتی تھی وہ اتنا ہی تیز بھاگی۔

اس کی آنکھیں بار بار آنسو کی وجہ سے دھندھلا رہی تھیں جسے وہ بات بار صاف کر رہی تھی۔

نہ جانے کون سی نیکی کی تھی اس نے کہ آج وہ اتنے بڑے عذاب سے بچ کر نکل آئی تھی۔

اس میں بھاگنے کی ہمت کہاں سے آئی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی۔

ہم جو انسانوں کی تہذیب لیے پھرتے ہیں

ہم سا وحشی کوئی جنگل کے درندوں میں نہیں

ساحر لدھیانوی

مجھے اب ڈر نہیں لگتا

کسی کے دور جانے سے، تعلق ٹوٹ جانے سے

کسی کے مان جانے سے، کسی کے روٹھ جانے سے

مجھے اب ڈر نہیں لگتا

کسی کو آزمانے سے، کسی کے آزمانے سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کسی کو یاد رکھنے سے، کسی کو بھول جانے سے

مجھے اب ڈر نہیں لگتا

کسی کو چھوڑ دینے سے، کسی کے چھوڑ دینے سے

شمع کو بجھانے سے، نہ شمع کو جلانے سے

مجھے اب ڈر نہیں لگتا

اکیلے مسکرانے سے، کبھی آنسو بہانے سے

نہ اس سارے زمانے سے، حقیقت سے فسانے سے

مجھے اب ڈر نہیں لگتا

کسی کی نارسائی سے، کسی کی پارسائی سے

کسی کی بے وفائی سے، کسی دکھ انتہائی سے

مجھے اب ڈر نہیں لگتا

نہ تو اس پار رہنے سے، نہ تو اس پار رہنے سے

نہ اپنی زندگانی سے، نہ اک دن موت آنی سے

مجھے اب ڈر نہیں لگتا

* محسن نقوی *

سارا کمرہ تاریک تھا،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سوائے ان کے درمیان پڑی میز کے،

جس کے اوپر زرد رنگ کی بتی جل رہی تھی۔

وہ چاروں میز کے گرد کھڑے، میز پر پڑے منصوبے کو سمجھ رہے تھے۔

"یاد رکھنا کہ وہ جو چال چلے گا ہم پہلے اسے سمجھیں گے اور پھر اپنی چال چلے گیں کیونکہ اگر جلد بازی کریں گے تو شکست ہو سکتی ہے اور شکست کھانا ہم نے کبھی سیکھا ہی نہیں" کرنل صاحب کی آواز گونجی تھی۔

"کیپٹن شیریں" انہوں نے اپنے بالکل سامنے کھڑی کیپٹن شیریں کو پکارا۔

"یس سر"

"آپ اپنے منصوبے کو بہتر جانتی ہیں۔۔ ہم آج سے ہی اس پر کام کر رہے ہیں۔۔ آپ ایک بار پھر سوچ لیں کیا آپ یہ کر سکتی ہیں؟"

"سر میں نے کہا تھا کہ وطن کے لیے جان بھی قربان ہے۔۔ آخر وہ کر ہی کیا سکتے ہیں؟ میری مدد کرنے والا اللہ ہے اور میرے لیے اللہ کافی ہے" وہ بہت اعتماد کے ساتھ بولی۔

"مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے۔۔ تو جوانو۔۔ تکبیر۔۔" وہ زور سے بولے۔

"اللہ اکبر" وہ سب یک زبان ہو کر بولے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ لوگوں نے جو کوڈ نیم سلیکٹ کرنے ہیں آپ کر سکتے ہیں ورنہ ہم خود آپ کو کوڈ نیم دے دیں گے۔۔اور کیونکہ یہ آپ کی شناخت چھپانے کے لیے کافی نہیں اسی لیے یہ ماسک آپ استعمال کر سکتے ہیں" کرنل فاروق اعظم نے ان کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سر" ایک لڑکی نے اپنا ہاتھ اٹھایا۔

"جی"

"سر میں اپنا نام شیریں رکھوں گی" اس کے چہرے پر جتنی سنجیدگی تھی آنکھوں میں اتنی ہی چمک تھی۔

"اور میں فرہاد" ان کے پاس ہی بیٹھے ایک لڑکے نے بھی ہاتھ کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ لوگ چاہیں" کرنل فاروق نے مسکرا کر کہا۔

"سر مجھے کیا نام دیا جائے گا" ایک سنجیدہ سی آواز آئی جسے سن کر وہ ہلکا سا مسکرائے مگر جلد ہی اپنی مسکراہٹ سمیٹ لی۔

"آپ کرنل ہوں گے۔۔کرنل صاحب کر کے پکارا جائے گا آپ کو"

"یعنی مجھے کوئی نام نہیں دیا جائے گا؟" آواز اب تک سنجیدہ تھی۔

"آپ کو اتنا بڑا عہدہ مل گیا ہے۔۔اور کیا چاہیے؟" انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اس کے سوا اور کیا چاہیے کو سکتا ہے" وہ ایک پل کے لیے مسکرائے بس اور پھر مسکراہٹ سمیٹ لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میٹنگ کا اختتام یہی ہوتا ہے۔۔ میرے عزیز نوجوانو میری امید آپ سب سے ہی وابستہ ہیں۔۔ وطن کو ہمیشہ اول رکھیے گا اور وطن کی مٹی کو گواہ بنا کر جائیے گا۔۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو"

"آمین" سب یک زباں ہوئے۔

وہ لوگ آئی ایس آئی (Inter-Services Intelligence) کے بندے تھے۔

پانچ لوگوں پر مشتمل یہ ٹیم ملک کے مستقبل پر حملہ کرنے والوں کے خلاف جنگ لڑ رہی تھی۔

ان کو لیڈ کرنے والے کرنل صاحب تھے۔

منصوبہ بندی کا حق ان لوگوں کے پاس تھا لہذا وہ اس پر اچھے سے سوچ سکتے تھے۔

وہ مستقبل کو بچانے والے تھے۔

ملک کے مستقبل کو۔

یہ اتنا آسان نہ تھا مگر ان کو مشکل نہ لگا تھا۔

اسی لیے انہوں نے اس کام کو سرانجام دینے کی حامی بھری تھی۔

وہ اپنی مدد آپ کرنے والے تھے کیونکہ ان کی مدد کے لیے اب کوئی نہیں آنے والا تھا۔

اگر وہ مشکل میں پھنس بھی جائیں تو سوائے اللہ کے ان کی مدد کوئی نہ کر سکتا تھا۔

اسی لیے وہ اپنی مدد خود کرنے والے تھے۔

کیونکہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں"

ماسٹرز کا تیسرا سمسٹر تھا۔

کلاس میں خاموشی تھی۔

کیونکہ سب ہی سر جھکائے سامنے پڑے ٹیسٹ کو دیکھ رہے تھے جو کہ نہ جانے کہاں سے آگیا تھا۔

سر ارشد نے آج سرپرائز ٹیسٹ رکھا تھا۔

اور وہ عوام جو کبھی بتائے ہوئے ٹیسٹ سہی سے یاد کر کے نہ آئے وہ سرپرائز ٹیسٹ کیسے یاد کرتی۔

تقریباً آدھی کلاس وہاں پر موجود تھی کیونکہ آدھی پہلے ہی ٹیسٹ کے خالی پیپر دے کر جا چکی تھی۔

(یہ وہ دن تھے جب عربیہ اور عنابیہ کی دوستی کا دور تھا۔)

وہ سب سے پیچھے بیٹھی تھیں۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ایک ساتھ کھڑے ہو کر ٹیسٹ پیپر سر کے حوالے کیا اور بیگ اٹھاتی دونوں باہر کو چل دیں۔

"ویسے ان لوگوں کا بھی الگ حساب ہو گا فضول میں ہماری زندگی جہنم بنا رکھی ہے ان زبردستی کے ٹیسٹوں کے نام پر" عربیہ باہر آتے ہی بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سب اپنا اپنا حساب دیں لیں گے۔۔ چھوڑو تم۔۔ آؤ کینٹین چلتے ہیں" عنابیہ اس کا ہاتھ پکڑے کینٹین کی طرف چلی گئی۔

(وہ دور بھی اچھا تھا۔ مگر)

یونی ورسٹی سے گھر آئی تو سامنے سفیر کو بیٹھا دیکھ کر وہ کافی حیران ہوئی۔

مگر پھر اپنے تاثرات چھپاتی وہ اندر داخل ہوئی۔

"بڑے بڑے لوگ آج ہمارے گھر کیسے آ گئے؟" اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"جب بڑے بڑے لوگوں کو اپنی چھوٹی بہن کی یاد آئی تو انہوں نے سوچا کیوں نہ گھر کا چکر لگا لیا جائے" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"بہت خوب۔۔ کب تک ہیں پھر یہاں؟" اس آہستہ سے پوچھا۔

"دو دن" سفیر نے آہستہ سے بولا۔

"پرسوں آپ کے ساتھ جاؤں گی" اس نے آہستگی سے کہتے ہوئے ہاتھ کا مکا بنا کر اس کے سامنے کیا جس پر جواباً اس نے اپنی مٹھی ٹکرائی۔

وہ آہستگی سے راہداری میں چلتی اپنے دفتر کی جانب جا رہی تھی جب اچانک ائیر پیس پر اسے میسج موصول ہوا۔

وہ دفتر کی طرف جانے کا ارادہ ترک کرتی دوسری جانب چل دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ میجر صاحب کے دفتر کے باہر کھڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔

وہ میز کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھے کوئی فائل کھولے دیکھ رہے تھے۔

ہاتھ کے اشارے سے اسے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا کہا اور فائل کے صفحے پلٹنے لگے۔

تقریباً دو منٹ گزر چکے تھے مگر اب تک کمرے میں خاموشی تھی۔

وہ اب اکتا چکی تھی یوں بیٹھ بیٹھ کر مگر پھر بھی خاموش رہی۔

تیسرا منٹ گزرا تو انہوں نے فائل بند کی اور پاس پڑا فون اٹھا کر کچھ میسجز کیے۔

بلآخر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"ہوشیار ہو جائیں" انہوں نے میز پر آہستہ سے ہاتھ مارتے ہوئے اسے متوجہ کیا۔

"یہ فائل دیکھ لی ہے میں نے۔۔وقت ہو آپ کے پاس تو اس کا مطالعہ کر لیں اور کیپٹن طیبہ کو بھیج دیں۔۔کافی اہم معلومات معلوم ہوتی ہیں کیونکہ سپاہی طفیل کی طرف سے بھیجی گئی ہیں" انہوں نے فائل اس کے سامنے رکھ دی۔

"میں ابھی ہی اس کا مطالعہ کر لوں گی" وہ فائل اٹھا کر کرسی سے اٹھنے ہی والی تھی جب وہ بولے۔

"میں نے آپ کو جانے کو نہیں کہا ابھی"

ان کی آواز سن کر وہ دوبارہ سے بیٹھ گئی۔

انہوں نے میز کی دراز سے ایک وائرلیس نکال کر اس کے سامنے رکھا۔

"یہ ابھی تو نہیں مگر کچھ وقت بعد آپ کے کام آئے گا۔۔اسے سنبھال کر رکھیں۔۔کل میٹنگ ہے کوشش کریں کہ وہاں ٹائم پر آجائیں۔۔کیپٹن طیبہ کو کہیں کہ تھوڑی دیر تک رپورٹ کریں مجھے ویسے میں ان کو میسج کر دوں گا۔۔اب آپ جاسکتی ہیں" انہوں نے ایک ہی سانس میں اسے تمام ہدایات دیں جنہیں سنتے ہی وہ اٹھی اور دفتر سے باہر چلی گئی۔

باہر آتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا۔

"توبہ ہٹلر کے شاگرد معلوم ہوتے ہیں یہ بھی۔۔اس قدر دہشت ناک بھی ہو سکتا ہے کوئی بھلا؟" وہ خود سے بڑا رہی تھی جب اچانک کان میں آواز گونجی۔

"مس شیریں اگلی بار میری تعریفیں کرنے سے پہلے ائیر پیس کو اتار لیجیے گا"

آواز سنتے ہی اس نے زبان دانتوں تلے دبائی اور جلدی سے ائیر پیس اتارا۔

کچھ دیر بعد جب وہ اپنے دفتر پہنچی تو کرسی پر گرنے سے انداز میں بیٹھی۔

"سب ٹھیک ہے ناں؟" کیپٹن طیبہ پریشان ہوئیں۔

"میجر صاحب کے ہوتے ہوئے بھلا کوئی کیسے ٹھیک رہ سکتا ہے۔۔ان کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھی کہ اچانک سے انہوں نے کہا ائیر پیس اتار کر میری تعریفیں کیا کریں"

اس کی بات سنتے ہوئے کیپٹن طیبہ نے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا تھا۔

اگر اس وقت وہ لوگ دفتر میں موجود نہ ہوتے تو یقیناً وہ بہت زور سے ہنستی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم ہنس رہی ہو۔۔مجھے تو ان کو دیکھ کر ہی خوف آتا ہے۔۔ٹھیک ہے کہ اللہ نے شکل پیاری دے دی ہے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ انسان زیادہ ہی اوور ہو جائے۔۔مجال جو کبھی میں نے انہیں مسکراتے دیکھا ہو" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

کیپٹن طیبہ اس کے تاثرات سے خوب لطف اندوز ہو رہی تھیں جب ان کے ائیر پیس پر میسج آیا۔

وہ "یس سر" کہتی فوراً سے کھڑی ہو گئیں۔

"لگتا ہے ان کو خبر ہو گئی ہے اپنی تعریفوں کی بلا رہے ہیں مجھے"

"ہاں انہوں نے مجھے کہا تھا مگر میں بتانا بھول گئی سوری" وہ معصومیت سے بولی تو کیپٹن طیبہ نفی میں سر ہلاتی باہر کو چل دیں۔

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

میز کے اوپر زرد رنگ کی بتی جل رہی تھی۔

"رویہ کیسا ہے تمہارا؟" وہ گویا ہوئے۔

"دہشت پھیلا رکھی ہے" فخر سے جواب آیا۔

"تمیز سے رہنا کوئی شکایت نہ آئے" انہوں نے تنبیہ کی۔

"آپ نے ہی کہ تھا کہ رویہ زرا سنجیدہ رکھنا" وہ منمنایا۔

"سنجیدہ ہونے میں اور دہشت ناک ہونے میں جانتے ہو کتنا فرق ہے؟" انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جتنا مجھ میں اور آپ میں ہے" اس نے بہت مشکل سے مسکراہٹ پر قابو پایا تھا۔

"دشمن سے پہلے کہیں تم ہی مجھ سے مار مت کھالینا۔۔ چلو جاؤ کل وقت پر آجانا" انہوں نے سنجیدگی سے کہا تو وہ "یس سر" کہتے ہوئے باہر چلے گئے۔

"اب اس کو کیسے بتاؤں کہ اس کو خبر ہوگئی تو زندہ نگل جائے گی اسے" انہوں نے افسوس سے دروزے کی طرف دیکھا۔

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

آگ کی اس ایک چنگاری کے سوا کوئی روشنی نہ تھی۔

دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔

"طلب کے عین مطابق مال موجود ہے۔۔ یہاں پیش کروں یا۔۔" مردانہ آواز میں معنی خیزی واضح تھی۔

"عمر بتاؤ" ایک اور مردانہ آواز گونجی تھی۔

"یہی کوئی پانچ چھ سال" معنی خیزی برقرار تھی۔

"تو یہی لے آؤ" سنجیدگی کے ساتھ معنی خیزی بھی واضح ہوئی۔

دروازہ کھل کر بند ہوا۔

کچھ دیر بعد کسی ننھے وجود کے رونے کی آواز کمرے کے قریب آتی سنائی دینے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

جیسے ہی دروازہ کھلا آواز بلند ہو گئی۔

"تم جانتے ہو مجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے" رونے کی آواز میں ایک سنجیدہ سی آواز گونجی۔

کوئی جواب نہ آیا تھا۔

"جب یہ یوں روتے ہوئے لائے جاتے ہیں میرے پاس۔۔ جیسے مجھ سے بھیک مانگ رہے ہوں۔۔ اور تم تو جانتے ہو مجھے وہ لوگ پسند ہیں جو میرے سامنے گڑگڑائیں۔۔ بھیک مانگیں مجھ سے" وہ بات مکمل کر کے ہنسا۔

وہ ہنسی اتنی خوفناک تھی کہ وہ ننھا وجود زور سے رونے لگا۔

"چھوڑ دو اس کو میرے پاس اور تم جاؤ" اس نے حکم دیا۔

اندھیرے میں کچھ نظر تو نہ آتا تھا مگر بھلا اندھیروں میں کون سا نیک عمل ہوتا تھا؟

ننھے وجود کی سسکیاں اب ختم ہو گئی تھیں۔

شاید وہ دم توڑ چکا تھا۔

اس سے پہلے کے شیطانیت اور پھیلتی ایک دم سے دروازہ کھلا تھا۔

"واہ۔۔ یہ خوب ہے" تالی بجاتے ہوئے شاید کوئی عورت کہہ رہی تھی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس وقت میرے کام میں مداخلت کرنے کی؟" مردانہ آواز میں خاصا غصہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میری ہمت کی بات مت کرو یہ تو تب ہی آ گئی تھی مجھ میں جب تم نے مجھے ان ہوس زدہ عورتوں کے سامنے ڈالتے ہوئے کہا تھا کہ اگر بچ گئی تو راج کرو گی اور نہ بچی تو دفن بھی نہ ہو سکو گی۔۔ اور دیکھو میں بچ گئی۔۔ آج وہ اب میرا حکم مانتی ہیں مگر جانتے ہو کیا" وہ ذرا دیر کو خاموش ہوئی۔

"وہ میری طلب پوری نہیں کر سکتیں۔۔ مگر مجھ اکیلی نے ان کی طلب پوری کی تھی۔۔ تم اپنا مال تو منگوا لیتے ہو مگر میرا مال تم آگے بھیج دیتے ہو۔۔ اگر آئندہ تم نے ایسا کیا تو تمہارا مال بھی بیچ ڈالوں گی میں اور تم مجھے روک بھی نہیں سکتے۔۔ مجھے شدید طلب ہو رہی ہے اور اگر یہ اگلے چوبیس گھنٹے میں پوری نہ ہوئی تو تم اپنے مال کو خیر آباد کہہ دینا" وہ غصے سے کہتی دروازہ زور سے بند کرتی وہاں سے جا چکی تھی۔

اندھیرے کمرے میں کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی۔

"کیوں اٹھا لیا میں اس جاہل کو" اسے شاید پچھتاوا ہو رہا تھا۔

خاموشی بڑھتی گئی۔

اندھیرا برقرار تھا۔

اور شیطانیت؟

وہ عروج پر تھی۔

جیک بیٹ مین،

جس کی اصل شناخت کیا تھی آج تک کوئی نہ جان سکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ ہمیشہ اپنے چہرے پر ماسک لگا کر رکھتا تھا۔

مگر جب کبھی اسے اپنا چہرہ دیکھانا ہوتا تھا تو وہ ڈسگائیس(disguise)ماسک کی مدد سے اپنا چہرہ تبدیل کر لیا کرتا تھا۔

وہ کہاں سے آیا تھا اور اس کے پیچھے کون تھا۔

آج تک کوئی نہ جان سکا تھا۔

وہ نہ ہی کسی مذہب کو مانتا تھا تو کیوں کہ جس کا پیشہ ہی شیطانیت پھیلانا ہے بھلا وہ کسی مذہب کو کیسے مان سکتا ہے۔

دنیا میں کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جو شیطانیت پھیلانے کو کہے۔

وہ شیطان کا ساتھی تھا۔

ایک پاگل ہوس زدہ انسان تھا وہ۔

اس کو شیطان نے چھو کر پاگل کر رکھا تھا۔

معصوم جانوں کے ساتھ کھیلنا اسے پسند تھا اور یہی اس کا پیشہ تھا۔

وہ ساری دنیا گھوم چکا تھا اور اب اس کا ٹھکانہ پاکستان بنا ہوا تھا۔

اس کو پاکستان پسند آیا تھا کیونکہ یہاں پر خوبصورت انسان بستے تھے۔

اور شاید یہی پاکستان کی بدقسمتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ معصوم بچوں، جن کی عمر چار سال سے دس سال کے درمیان ہوتی، کو اغواء کرواتا تھا اور پھر ان کو زیادتی کا نشانہ بناتا تھا۔

وہ پہلے تو ان کو زیادتی کا نشانہ بناتا اور اگر وہ زندہ بچ جاتے تو ان کو اپنے غلاموں کے آگے ڈال دیتا تھا۔

یہ پیشہ اس کا چھپا ہوا تھا۔

اس کے بھروسے مند ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی اس کی اس اصلیت سے واقف نہ تھا۔

کیونکہ ظاہری طور پر وہ لڑکیاں اسمگل کرنے کا کام کرتا تھا۔

وہ یونیورسٹیز میں گھس کر لڑکیاں اغواء کیا کرتا تھا۔

مگر وہ ایک یونیورسٹی سے دو یا تین سے زیادہ لڑکیاں اغواء نہ کرتا تھا۔

وہ یہ کام پچھلے پانچ سال سے پاکستان میں کر رہا تھا اور کبھی اس پر کسی کو شک نہ ہوا تھا۔

مارلن، جو کہ اب اس کی ساتھی تھی، اسے ایک یورپی ملک سے ملی تھی۔

وہ بہت خوبصورت تھی۔

اس کی خوبصورتی دیکھ کر اس نے بس یہی سوچا تھا کہ وہ اسے آگے بیچ دے گا اور اس کا اسے اچھا معاوضہ ملے گا۔

مگر نہ جانے کیا سوچ کر اس نے ایسا نہ کیا۔

مارلن ایک کمزور سی لڑکی تھی جو اپنے محلے میں بھی بہت کم نکلا کرتی تھی مگر اس دن اس کی بدبختی تھی کہ وہ باہر نکلی اور جیک بیٹ مین کی اس پر نگاہ پڑ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اس نے مارلن کو پانچ عورتوں کے سامنے لا کھڑا کیا اور کہا کہ اگر وہ ان کے ہاتھوں زندہ بچ گئی تو وہ راج کرے گی اس کے ساتھ۔

وہ عورتیں اسمگل ہو کر اس کے پاس آئی تھیں۔

وہ ان میں کوئی دلچسپی نہ رکھتا تھا کیونکہ اسے عورت ذات میں کوئی دلچسپی تھی ہی نہیں۔ اس نے ان تمام عورتوں کو ہم جنس پرستی پر اکسایا تھا۔

ان پانچوں نے مارلن کی معصومیت کو ختم کیا تھا۔ اس کو نوچ کھایا تھا۔ مگر مارلن نہ جانے کیوں نہ مر گئی تھی۔

وہ زندہ بچ گئی تھی۔

اس کی اصل بدبختی اب شروع ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ زندہ بچ گئی تھی۔

اب مارلن اس کی پارٹنر تھی۔

وہ مارلن جو کبھی گلی میں نکلتے ہوئے ڈرتی تھی آج نہ جانے کتنی ہی لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کر چکی تھی اور ان میں سے بہت کو مار چکی تھی، بہت سی آگے اسمگل ہو گئی تھیں اور جو بچ گئی تھیں وہ اس جیسی بن گئی تھیں۔

ہم جنس پرست۔

جیک بیٹ مین بہت بار بھیس بدل کر بہت سی جگہوں سے اپنے شکار ڈھونڈ نکالتا تھا۔

مارلن کبھی باہر نہیں جانا چاہتی تھی وہ اسی گھر میں رہنا چاہتی تھی۔ مگر وہ اسے پاکستان اپنے ساتھ لے کر آیا تھا یہ کہہ کر کہ وہ وہاں اس کی طلب کا بندوبست کر دے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مارلن کے لیے بھی وہی شکار ڈھونڈتا تھا۔

آج کل جیک بیٹ مین جبران آفریدی بنا ہوا تھا۔اس نے ماسٹرز میں ایڈمیشن لیا تھا۔

شروع میں تو اس کو کوئی لڑکی نہ ملی تھی کیونکہ وہ وہاں کا ایک انتہائی قابل سٹوڈنٹ بن کر گھوم رہا تھا۔

اور اس نے اپنا حلیہ ایسا رکھا تھا کہ کوئی لڑکی اس کے قریب نہ آتی تھی۔

وہ چاہتا تھا کہ اس بار لڑکیاں اس کی ذہانت سے امپریس ہوں مگر ایسا نہ ہو سکا تھا۔

سال گزر گیا۔

مگر کوئی شکار نہ ملا۔

مگر آخری سال میں اسے عربیہ ہمدانی ملی۔

جسے دیکھتے ہی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے مارلن کے حوالے کرنے کے بجائے آگے اسمگل کرے گا کیونکہ اس کی اسے اچھی قیمت ملے گی۔

جیسا کہ اس نے مارلن کے لیے سوچا تھا۔

عربیہ ہمدانی کافی حد تک اس کی جال میں پھنس چکی تھی اور وہ یہی تو چاہتا تھا۔

وہ اس کی نظر میں اچھا بن رہا تھا۔وہ اس سے متاثر ہو رہی تھی۔اور یہاں سے اسے اپنی کامیابی نظر آنے لگی تھی۔

یہ حرص و ہوس کی منڈی ہے انمول رتن بک جاتے ہیں

محلوں کے پرخچے اڑتے ہیں دھنوان کے دھن بک جاتے ہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نازاں شولاپوری

وہ سب اس وقت میٹنگ روم میں تھے۔

یہ کمرہ بہت چھوٹا سا تھا۔

دروازے کے بالکل سامنے ہی ایک میز موجود تھا جس کے اطراف میں پانچ سٹول پڑے تھے۔

میز کے بالکل اوپر ایک زرد بتی جلتی تھی۔

میز کی دائیں جانب ایک شیلف موجود تھی جس میں کچھ فائلز پڑی تھیں۔

میز کی بائیں جانب رائٹنگ ٹیبل موجود تھا جہاں پر بیٹھ کر وہ لوگ کمپیوٹر کا کام کرتے تھے۔

اس وقت وہ پانچ لوگ میز کے اطراف میں بیٹھے، میز پر پڑی تصویر کا جائزہ لے رہے تھے۔

"کیا آپ نے کہیں اسے دیکھا؟" کرنل صاحب نے بالکل سامنے بیٹھی لڑکی سے پوچھا۔

"پتا نہیں مجھے یاد نہیں پڑتا۔۔ کیا پتا یہ چہرہ تبدیل کر کے آتا ہو" اس نے تصویر کو بغور دیکھا۔

"ہاں یہ تو یقینی سی بات ہے کہ وہ چہرہ تبدیل کر کے آتا ہو گا۔۔ ارد گرد نظر رکھنا۔۔ کہیں نظر آئے تو فوراً اطلاع کرنا" کرنل صاحب نے اسے ہدایات دیں اور تصویر کو سائیڈ پر کرتے ہوئے ایک نقشہ سامنے کیا۔

"یہ نقشہ اس گھر کی نشان دہی کرتا جہاں پر اس وقت وہ موجود ہے۔۔ وہ اپنے ٹھکانے ہمیشہ واردات کی جگہ کے پاس ہی لیتا ہے۔۔ جب کہ مجرم ہمیشہ واردات کی جگہ سے کہیں دور جا کر چھپتا ہے مگر یہ شخص عجیب ہے کچھ۔۔ اس کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نام سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی انگریز ہو۔۔ مگر خیر اس کے نام سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔۔ یہ انسان زندہ یا مردہ مجھے یہاں اس دفتر میں چاہیے۔۔ سمجھ گئے؟"انہوں نے ان چاروں کی طرف دیکھا۔

ان سب نے یک زباں ہو کر یس سر کہا۔

"ٹھیک ہے اب آپ تینوں جاسکتے ہیں۔۔ کیپٹن طیبہ لیپ ٹاپ کے پاس ایک یو ایس بی پڑی ہے اسے لے جائیں اور اس میں موجود معلومات کو ڈی کوڈ کر کے مجھے رپورٹ کریں۔۔ اور باقی دو آپس میں چونچیں لڑانے کے بجائے ٹارگٹ پر نظر رکھیں۔۔ اب جائیں" ان کی ہدایات سنتے ہی وہ تینوں بلند آواز میں سلام کرتے وہاں سے چلے گئے۔

انہوں نے سلام کا جواب دیا اور سپاہی طفیل کے ساتھ معاملات پر بحث میں مصروف ہو گئے۔

ان دنوں جب سفیر گھر آیا تو عربیہ کو اس کی شادی کی سوجھی تھی۔

وہ بات بات پر اس کو ایک عدد بھابھی کی کمی محسوس کرواتی تھی۔

آخر کار سفیر نے ہاں کر ہی دی تھی۔

آفشین سفیر کے بابا کے دوست کی بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ سفیر کے باس کی بیٹی بھی تھی۔

بیگ صاحب سفیر کے باس تھے اور سفیر ان کی اول دن سے بہت عزت کرتا تھا۔

بیگ صاحب نے اس رشتے کے لیے بھی صرف اسی لیے ہاں کی تھی کیونکہ انہیں سفیر بہت پسند تھا۔ وہ اس کی کارکردیوں سے خاصے متاثر تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نکاح کے بعد پانچ سال بعد شادی کی وجہ یہ تھی کہ بیگ صاحب چاہتے تھے سفیر ابھی سیٹل ہو جائے اور پھر آفشین بھی تب تک پڑھائی مکمل کر لے گی۔

آخر کار پانچ سال بعد ان کی شادی ہونا قرار پائی تھی۔

وہ بہت خوش تھا مگر اسے ایک ہی فکر لاحق تھی کہ نہ جانے وہ آفشین کو خوش بھی رکھ سکے تھا یا نہیں۔

اس کا ذکر وہ آفشین سے کئی بار کر چکا تھا مگر وہ ہنس کر کہہ دیتی "مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے ہمیشہ خوش رکھیں گے"

اس کے دل میں کہیں ایک ڈر تھا جسے وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا مگر وہ ڈرتا تھا۔

جب عربیہ اور سکینہ بیگم ایبٹ آباد گئے تو وہ پیچھے بیٹھ کر بس یہی سوچتا رہا تھا۔

عنابیہ اور عربیہ کی دوستی عروج پر تھی۔ سفیر کی شادی کا ٹاپک آج کل زیر بحث ہوتا تھا۔

اس وقت بھی کچھ یہی بات ہو رہی تھی۔

"یار شادی کی تاریخ تو پکی ہو گئی مگر شادی کی شاپنگ ختم کی نہیں ہو رہی" عربیہ اکتا کر بولی۔

"میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ میں کیا پہنوں گی شادی پر" عنابیہ ہاتھ تھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے بولی۔

"بہن تم کچھ بھی پہن کو تم پر جچے گا۔۔ فکر مت کرو" عربیہ نے اسے تسلی دی۔

"تو تمہاری اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ تم بھی جو بھی پہن لو تم پر جچتا ہی ہے"

"اچھا چھوڑو اس کو ایسا کرتے ہیں سنڈے کو چلتے ہیں شاپنگ پر۔۔ کیا خیال ہے؟"

"نیک خیال ہے۔۔ چلیں گے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

عنابیہ کے حامی بھرنے پر دونوں نے ہاتھ ملایا۔

کیپٹن طیبہ لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہی تھی جب اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پر اس کے ہاتھ رکے۔

اس نے ایک نظر دروازے سے اندر آنے والے کو دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"اب کیا ہوا ہے؟" کی بورڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے اس نے آہستہ سے سوال کیا۔

"سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔وہ بندہ مل ہی نہیں رہا سب جگہ دیکھ لیا میں نے" وہ رائل میز پر پھینکتی اس کے سامنے آ بیٹھی۔

"مل جائے گا۔۔وہ کون سا تیار بیٹھا ہو گا کہ کیپٹن شیریں آئیں اور اسے پکڑیں۔۔وقت لگے گا۔۔یقیناً وہ بھی بھیس بدل کر گھومتا ہو گا"

"ہاں ظاہر ہے اتنا بڑا درندہ ہے بھیس تو بدلتا ہی ہو گا وہ"

"تم یہ ماسک کیسے لگا لیتی ہو ویسے" کیپٹن طیبہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب تو عادت ہو گئی ہے اس کی یہ نہ لگاؤں تو اتنا عجیب لگتا ہے" کیپٹن شیریں نے چہرے سے ماسک اتارتے ہوئے کہا۔

"میں تو کبھی نہ پہنوں یہ۔۔میرا تو سانس ہی بند ہو جائے" کیپٹن طیبہ نے جھنجھلا کر کہا تو وہ ہنس دی۔

"اسی لیے تو تمہیں کمپیوٹر پر رکھا ہے۔۔کیا کر رہی ہو ویسے؟" کیپٹن شیریں نے اس کے لیپ ٹاپ پر نگاہ ڈالی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یو ایس بی ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔ مشکل لگ رہا ہے یہ مجھے تھوڑا۔۔ کمپیوٹر بھی چاہیے ہو گا۔۔ تم ایسا کرو چائے وغیرہ منگواو میں زرا کمپیوٹر کا بندوبست کر کے آتی ہوں" یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر چلی گئی۔

کیپٹن شیریں نے چائے کا آرڈر دیا اور پھر کیپٹن طیبہ کی جگہ پر آکر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر گزری تھی جب لیپ ٹاپ پر ایک آڈیو چلنے کا نشان آیا تھا۔ اس نے اسے چلایا تو ایک بھاری مردانہ آواز گونجی۔

اس نے بہت غور سے وہ آواز سنی تھی۔ نہ جانے کیوں مگر اسے لگ رہا تھا یہ آواز وہ سن چکی ہے۔ اس سے ملتی جلتی آواز اس نے کہیں سنی تھی۔

مگر کہاں؟

اس نے تین چار بار اسے ری پلے کیا اور ایک دم سے اسے بند کیا۔

"تو یہ تم ہو" اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھورا۔

کیپٹن طیبہ آچکی تھی۔

"کیا ہوا لیپ ٹاپ کو کیوں گھور رہی ہو؟" اس نے دیکھتے ہی سوال کیا۔

"مجھے پتا چل گیا ہے کہ وہ کون ہے۔۔ اوہ میں نہ سمجھ سکی یہ۔۔ ابھی ہی میسج بھیجو سب کو میٹنگ روم میں آئیں سب۔۔ جلدی" وہ کیپٹن طیبہ سے کہتی باہر چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کیپٹن طیبہ نے ایک نظر لیپ ٹاپ کو دیکھا اور پھر اسے۔

نفی میں سر ہلاتے اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور پھر ایک میسج بھیج کر وہ بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔

سفیر اور عربیہ اکثر اوقات کسی بات پر بحث کرتے نظر آتے تھے۔

سکینہ بیگم ان سے تنگ آچکی تھیں کیونکہ وہ دونوں انہیں کچھ نہ بتاتے تھے اور بس اپنی ہی باتوں میں لگے رہتے تھے۔

"زرا مجھے بتاؤ یہ تم لوگ کیا نئی کھچڑی بنا رہے ہو؟" انہوں نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ہم کیوں کوئی کھچڑی بنائیں گے ماما میں تو بس بھائی کو اتنے دن سے یہی سمجھا رہی ہوں کہ شادی کے فوراً بعد کام پر نہ جائیں مگر یہ ہیں کہ سنتے ہی نہیں کہتے ہیں بیوی سے زیادہ ضروری کام ہے" عربیہ نے اتنی معصومیت سے آگ لگائی تھی کہ سفیر تو بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

"تم جہاں بھی جاؤ گے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جاؤ گے۔۔ سمجھے یا میں سمجھاؤں؟" سکینہ بیگم نے پیر سے چپل نکالنے لگی تھیں جب سفیر نے انہیں روکا۔

"ماما آپ بھی کس کی باتوں میں آرہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے اور میں کہیں نہیں جا رہا ادھر ہی رہوں گا اور اگر کہیں جانا ہوا تو آفشین کو ساتھ لے کر ہی جاؤں گا آپ فکر مت کریں"

"اچھی بات ہے۔۔ دیکھو سفیر مجھے پتا ہے کہ تم شادی کے لیے اتنے خوش نہیں ہو مگر بیٹا اب اگر وہ رخصت ہو کر یہاں آرہی ہے تو اسے خوش رکھنا۔۔ نکاح تمہاری مرضی سے ہی کیا تھا ہم نے مگر اب پانچ سال ہو گئے ہیں اور ہم اسے اتنی دیر تک انتظار نہیں کروا سکتے" سکینہ بیگم نے اسے سمجھایا تو وہ مسکرا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"پیاری اماں آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں خوش نہیں ہوں میں بہت خوش ہوں۔۔ آپ فکر مت کریں۔۔ میری طرف سے آفشین کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہو گی" اس نے ان کا ہاتھ چومتے ہوئے انہیں سمجھایا۔

"اب اگر ماں بیٹے کا پیار ختم ہو گیا ہو تو کیا کھانا مل جائے گا مجھے؟" عربیہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"وہ رہا کچن۔۔ جاؤ جا کر بناؤ کھانا۔۔ خدایا اس لڑکی کو کچھ نہیں آتا اگلے گھر جا کر میری ناک ہی کٹوائے گی یہ" وہ کہتی ہوئیں وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔

"ایک تو بات بات پر مجھے اگلے گھر بھیج دیتی ہیں۔۔ میں بتا رہی ہوں اتنی آسانی سے نہیں جان چھوڑنے والی آپ لوگوں کی میں" اس نے انگلی اٹھا کر سفیر کو وارن کیا تو وہ ہنس دیا۔

وہ دونوں بہن بھائی اس وقت ٹیرس پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

"کیا سوچا پھر؟" سفیر نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"کس بارے میں؟" جیسے کی وہ بے خبر ہو۔

"کیا بتاؤں میں کس بارے میں؟" سفیر نے اسے گھورا۔

"اوہاں سمجھ گئی۔۔ ایک دو منصوبے ہیں میرے پاس کل میٹنگ روم میں بتاؤں گی" اس نے چائے کا گھونٹ بھرا اور بے فکری سے اسے بتایا۔

"اگر کچھ الٹا سیدھا سوچا تو خیر نہیں ہو گی۔۔ کل بات کرتے ہیں پھر اس بارے میں اور ہاں" وہ کہتے ہوئے رکا اور زرا سا آگے کو جھکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ماما کو یہ بات ابھی مت بتانا۔۔ آفشین کو پتا ہے مگر ماما کو نہیں پتا چلنا چاہیے ورنہ گھر پر ہی بیٹھو گی تم "اس نے راز داری سے کہا۔

"مجھے فلحال گھر بیٹھنے کا کوئی شوق بھی نہیں ہو رہا اس لیے میں نہیں بتاؤں گی آپ بے فکر رہیں"

یہ دن ان سب کی زندگی کا ایک اہم دن تھا۔

کانفرنس روم میں وہ پانچ نفوس کرسیوں پر براجمان تھے جبکہ ایک شخص ڈائس کے پاس کھڑا تھا۔

وہ سب ان کو بہت غور سے سن رہے تھے۔

کرنل فاروق اعظم بیگ ان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کر رہے تھے۔

جب ایک لڑکی نے ہاتھ اٹھایا۔

اجازت ملنے پر اس نے اپنا چہرہ روشنی میں کیا۔

"سر میں اپنا نام شیریں رکھوں گی"

وہ عربیہ تھی۔

عربیہ ہمدانی۔

"اور میں فرہاد"

قریب ہی بیٹھے میجر عفان نے کہا۔

کرنل فاروق نے اس کو ان کی اجازت دے دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سفیر ہمدانی کو انہوں نے **'کرنل صاحب'** کا نام دیا تھا جو اس کے لیے اعزاز تھا۔

کیپٹن طیبہ چونکہ باہر نہیں جانے والی تھیں اسی لیے انہوں نے کوئی نام منتخب نہیں کیا تھا۔

جب کہ سپاہی طفیل نے اپنا نام ارسل رکھا تھا۔

جیک بیٹ مین کا کیس جب آئی ایس آئی کے پاس آیا تو ان پانچ کے علاوہ کوئی بھی تیار نہ ہوا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ لوگ ڈرتے تھے مگر وہ چاہتے تھے کہ یہ کام ایسے لوگوں کو دیا جائے جو کہ اس میں دلچسپی بھی رکھیں۔

کیونکہ کرنل فاروق اعظم بیگ اس کیس کو لیڈ کر رہے تھے سو انہوں نے سب سے پہلے سفیر ہمدانی کو اس کام کے لیے چنا تھا۔

کرنل فاروق کو سفیر شروع سے ہی اچھا لگتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ اسے اپنا داماد بنانے پر آمادہ ہوئے تھے۔ سفیر نہ صرف ان کا قابل نوجوان بلکہ ان کا داماد بھی تھا۔

عربیہ ہمدانی نے جب یہ کیس سنا تو وہ فوراً سے اسے ڈیل کرنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔

وہ سفیر کی بہن تھی مگر اس پر کسی کو اعتراض نہ تھا کیونکہ اس وقت وہاں نہ تو کوئی بہن بھائی تھا اور نہ ہی کوئی سسر داماد۔

وہ صرف آئی ایس آئی کے لوگ تھے جنہیں ملک کا مستقبل بچانا تھا۔

میجر عفان پہلے بھی سفیر کے ساتھ کام کر چکے تھے سو انہوں نے دوبارہ سے ان کی ٹیم کا ممبر ہونے کا اعلان کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کیپٹن طیبہ کو کرنل فاروق نے ان کی ٹیم میں شامل کیا تھا جب کہ سپاہی طفیل پہلے ہی سے منتخب شدہ تھے۔ کیونکہ انہی کی بدولت یہ کیس ان کے سامنے آیا تھا۔

سپاہی طفیل جس جگہ رہتے تھے وہاں سے دو لڑکیوں کو اغواء کیا گیا تھا۔ مگر وہ کہاں گئی تھیں اور کون لے کر گیا تھا انہیں یہ کسی کو معلوم نہ تھا۔ سپاہی طفیل نے یہ تمام قصہ جب کرنل فاروق کے سامنے رکھا تو انہوں نے اس کو ڈھونڈنے کا منصوبہ بنایا۔ اور کچھ ہی مہینوں میں وہ اس تک پہنچ گئے تھے۔

مگر اس کو اتنی آسانی سے پکڑا نہیں جا سکتا تھا۔

سپاہی طفیل ارسل کے نام سے جیک بیٹ مین کے پاس ملازم تھا اور نہ صرف ملازم بلکہ اس کا خاص بندہ تھا۔

اور اب جب بات ان کے ہاتھ سے نکل رہی تھی تو انہوں نے ایک پوری ٹیم بنانے کا مشورہ دیا جس پر فوری عمل کیا گیا تھا۔

کرنل فاروق اعظم بیگ نے ان کی ٹیم کو **Team future savers** TFS کا نام دیا تھا۔

ملک کے مستقبل کو بچانے والی ٹیم۔

وہ سب اس وقت میٹنگ روم میں موجود تھے۔

کرنل صاحب سب سے آخر پر آئے تھے۔

"سب خیریت ہے؟" انہوں نے آتے ہی سوال کیا۔

"میں جانتی ہوں اس بندے کو" کیپٹن شیریں نے ایک تصویر ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیسے؟" انہوں نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

باقی سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے بس۔

"یاد کریں جب میں نے بتایا تھا کہ ہماری کلاس میں ایک بندہ ہے جو کتابی کیڑا ہے۔۔ یہ وہی ہے۔۔اس کی آواز اس سے بہت ملتی ہے۔۔ بہر حال میں پھر بھی ایک دو دن اس کا پیچھا کرتی ہوں اور پھر آپ لوگوں کو بتاؤں گی" وہ رکی اور سپاہی طفیل کی طرف مڑی۔

"طفیل صاحب کیا آپ نے کبھی اس کا چہرہ دیکھا ہے؟"

"اس کے کمرے میں ہر وقت اندھیرا رہتا ہے۔۔ سوائے مارلن کے کوئی بھی اس کے کمرے میں نہیں جا سکتا بلا اجازت"

"یہ مارلن کون ہے؟" میجر عفان نے ایک دم سے پوچھا۔

"کیا آپ لوگوں کو نہیں پتا؟" سپاہی طفیل نے ان سب کے چہروں کو دیکھا۔

"اس کی ساتھی ہے۔۔ اسی جیسی ہی ہے" سپاہی طفیل نے آرام سے جواب دیا۔

"یا خدایا" کیپٹن شیریں اور کیپٹن طیبہ ایک ساتھ بولیں تھی۔

"تم نے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی طفیل؟" کرنل صاحب نے پوچھا۔

"مجھے لگا آپ لوگوں کو پتا ہو گا" وہ بہت آہستہ سے بولا تھا۔

"ہمیں مارلن کی تفصیلات بھی چاہیے ہوں گی طفیل" کرنل صاحب نے آہستہ سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اسے مردوں سے نفرت ہے۔۔مجھے دیکھتے ہی وہ مجھ پر چیخنا شروع کر دیتی ہے۔۔مگر میں پھر بھی کوشش کروں گا"

"ٹھیک ہے۔۔کیپٹن شیریں آپ پتا لگائیں کہ کیا وہ لڑکا جیک ہی ہے یا ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے اور سپاہی طفیل جتنی جلدی ہو سکے مارلن کی تفصیلات دیں ہمیں۔۔اگلی میٹنگ اب تب ہی ہو گی جب تمام معلومات مل جائیں گی۔۔میجر عفان آپ میرے ساتھ چلیں گے ابھی اور کیپٹن طیبہ آپ اپنا کام جاری رکھیں کمپیوٹر آپ کے کمرے میں پہنچا دیا گیا ہے" کرنل صاحب نے ان سب کو ہدایات دیں اور خود میجر عفان کے ساتھ باہر نکل گئے۔

سر اختر کے لیکچر میں جب وہ نوٹ پیڈ پر جھکی پوائنٹس لکھ رہی تھی تو ساتھ ہی ساتھ وہ دوسری لائن میں بیٹھے اس انسان کا معائنہ کر رہی تھی جو کلاس میں کتابی کیڑے کے نام سے مشہور تھا۔

ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہی تھی کہ عنابیہ نے اس کے پیر پر اپنا پاؤں مارا جس سے وہ گڑبڑا گئی اور آہستہ سے چیخی۔

"کیا تکلیف ہے۔۔چپ کر کے اپنا کام کرو" اس نے غصے سے عنابیہ کو گھورا تھا۔

عنابیہ اسے باہر چلنے کا کہہ رہی تھی مگر اسے ابھی اپنے ٹارگٹ پر نظر رکھنی تھی سو اس نے انکار کر دیا۔

عنابیہ نے غصے سے اپنا رخ موڑا اور دوسری طرف ہو کر بیٹھ گئی جب کہ اب وہ سکون سے اپنا کام کر سکتی تھی۔

عربیہ اور عنابیہ کی دوستی کو تین سال گزر چکے تھے مگر آج تک اس نے عنابیہ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ آئی ایس آئی کا حصہ ہے۔

نہ جانے کیوں مگر اس کا دل نہیں چاہتا تھا اسے یہ بات بتانے کو اسے ایک ڈر تھا۔

جو بعد میں حقیقت میں بدل چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مقام تک بھی ہم اپنے، پہنچ ہی جائیں گے

خدا تو دوست ہے، دشمن ہزار، راہ میں ہیں

حیدر علی آتش

کرنل صاحب سے ملنے کے بعد جب وہ اپنے کمرے میں آئے تو سب سے پہلے ائیر پیس پر کیپٹن شیریں کو پیغام بھیجا۔

کچھ دیر بعد ہی کیپٹن شیریں ان کے دفتر میں آچکی تھیں۔

"جی سر آپ نے بلایا تھا؟"سلیوٹ کرتے ہوئے وہ میز کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"جی یہ فائل اٹھائیں اور اس میں موجود تصویر کو ایک بار پھر غور سے دیکھ لیں۔۔ آپ یہ ساتھ لے کر نہیں جا سکتی کیونکہ خطرہ ہے اسی لیے بغور دیکھ لیں اس کو تاکہ کوئی مشکل پیش نہ آئے پہچاننے میں"

ان کے کہنے پر کیپٹن شیریں نے فائل اٹھائی اور اس تصویر کو ایک نظر دیکھ کر فائل بند کر کے واپس رکھ دی۔

"سر اس کے علاوہ؟"

"دو ہفتے کا ٹائم ہے آپ کے پاس۔۔ ایک ایک معلومات مجھے اس ٹیبل پر چاہیے۔۔ امید ہے آپ زیادہ وقت نہیں لیں گی۔۔ اب آپ جا سکتی ہیں"اس کو حکم دینے کے بعد وہ اپنے موبائل میں مصروف ہو گئے اور وہ سلیوٹ کرتی باہر چلی گئی۔

"اکڑو کہیں کے"باہر نکلتے ہی وہ بڑبڑائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مگر اس بات وہ ائیر پیس بند کرنا نہ بھولی تھی۔

کمرے میں آج سرخ بتی جل رہی تھی مگر وہ انتہائی مدھم تھی۔

ارسل کمرے میں داخل ہوا۔

"مال تیار ہے سر"

"تو؟" آواز ابھری۔

"آگے کے لیے کیا حکم ہے سر؟" وہ سہما سا معلوم ہوتا تھا۔

"بھیج دو انہیں۔۔اس بارے میں مجھ سے مت پوچھا کرو خود دیکھا کرو یہ معاملات" اس نے خاصے رعب سے کہا۔

"جی بہتر سر" وہ واپس جانے لگا تھا جب اس کی آواز پر رکا۔

"میری طلب کا بندوبست کرو"

اس کی بات سن اور سمجھ کر وہ باہر جا چکا تھا۔

وہ جیسے ہی باہر آیا سامنے سے مارلن چلتی آرہی تھی۔

وہ رکا اور سائیڈ پر ہو کر نگاہیں نیچی کر لیں۔

"اوہ تم پھر آگئے میرے سامنے۔۔تم سے کتنی بار کہا ہے میری نظروں سے دور رہا کرو" وہ آہستہ سے چیخی تھی۔

"معذرت چاہتا ہوں" ارسل آہستگی سے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہ اتنے تم معصوم نہیں ہو جتنے بنتے ہو۔۔اگر اتنے ہی تم نیک ہوتے تو یہاں نہ ہوتے۔۔لگتا ہے تم بھی جیک کی طرح کے ہو اسی لیے میری طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔۔اچھا ہے۔۔ویسے بھی مجھے تم مردوں میں کوئی دلچسپی نہیں "مارلن اس کے گرد گھوم رہی تھی۔

اس کو ایک نظر دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی۔

"شکر گئی "اس کے جاتے ہی وہ بڑبڑایا۔

ارسل اس کے نازیبا لباس کی وجہ سے نگاہیں نیچی رکھتا تھا۔وہ کبھی بھی مکمل لباس میں نظر نہیں آتی تھی۔

ارسل کو جیک سے زیادہ بری لگتی تھی۔

پتا نہیں کیوں۔

وہ دونوں اس وقت گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں جہاں سے عربیہ سامنے کاریڈور میں بیٹھے جبران آفریدی کو با آسانی دیکھ سکتی تھی۔

عنابیہ پاس بیٹھی نوٹس لکھ رہی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ اس کی طرف دیکھتی عربیہ نے واویلا مچا دیا۔

وہ نوٹس بورڈ پر لگی ڈیٹ شیٹ کو لے کر رونے رو رہی تھی۔اور ساتھ ہی ساتھ وہ جبران پر بھی نظر رکھے ہوئے تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جب عنابیہ کے اسے کینٹن جانے کی آفر کی تو اس نے فوراً سے حامی بھری اور ساتھ ہی ساتھ یونیورسٹی والوں کو ان گنت بد دعائیں دیں۔

وہ دونوں ریسٹورینٹ میں بیٹھے ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ کھانے کا انتظار بھی۔

"تم نے کتنا وقت دیا تھا اسے؟" سفیر نے بات شروع کی۔

"دو ہفتے کا" میجر عفان نے آرام سے جواب دیا۔

"رویہ اپنا سنجیدہ ہی رکھنا مگر زیادہ ہی سنئیر بننے کی کوشش مت کرنا کوئی شکایت آئی تمہاری اس کی طرف سے تو نکال باہر کروں گا" سفیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"اب آپ کام میں پرسنل میٹر تو لا ہی نہیں سکتے تو پھر کیسے نکالیں گے مجھے باہر" اس نے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔

"مت بھولو کرنل صاحب میرے سسر ہیں" سفیر نے اسے یاد دھانی کروائی تو آنکھیں گھوما کر رہ گیا۔

"ویسے آپ کی بہن کو منانا انتہائی مشکل لگتا ہے مجھے" میجر عفان نے زرا آگے ہو کر کہا۔

"شرم کرو میری بہن کے بارے میں بات کر رہے ہو۔۔ شکر کرو تمہارے اس اظہارِ محبت پر میں نے تمہارا منہ توڑنے کے بجائے تمہیں اپنی ٹیم میں شامل کیا تھا" سفیر نے اسے جھڑکا۔

"یار آپ نے کہا تھا ہم دوست ہیں اب آپ بہن کے بھائی نہ بنیں ناں" وہ منہ بنا کر بولا۔

"اگر فضول بولو گے تو بھائی کی غیرت تو جاگے گی ناں" سفیر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

اتنی دیر میں کھانا آچکا تھا اور اب وہ دونوں کھانا کھانے میں مگن تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سفیر، میجر کے عہدے پر فائز تھا۔

مگر وہ پھر بھی میجر عفان سے سینئر تھا کیونکہ اس مشن کے بعد اس کی پر موشن ہو سکتی تھی جب کہ میجر عفان کی پر موشن ابھی ابھی ہی ہوئی تھی۔

ٹیم بننے سے پہلے بھی عفان سفیر کے ساتھ کام کر چکا تھا۔ وہ عربیہ کو بھی جانتا تھا اور اسے پسند بھی کرتا تھا۔

بہت ہمت کرنے کے بعد اس نے یہ بات سفیر کو بتائی تھی جس پر سفیر نے اسے تقریباً دو منٹ تک گھورا تھا اور پھر کہا تھا۔

"اگر میری بہن کو خوش نہ رکھا تو ٹانگیں توڑ کر چوک میں ٹکا دوں گا تمہیں"

اس نے یقیناً بھائیوں والی دھمکی دی تھی جس پر عفان ہنس دیا تھا۔

سفیر کے کہنے پر وہ عربیہ کے ساتھ تھوڑا سنجیدہ رویہ اختیار کرتا تھا جس میں اکثر وہ اسے ڈانٹ بھی دیتا تھا۔

اور یہ باتیں سفیر کو پتا چلتی تو عفان صاحب کی الگ سے میٹنگ ہوتی تھی سفیر کے ساتھ۔

سفیر ابیٹ آباد میں ہوتا تھا مگر یہ بات صرف عربیہ جانتی تھی۔ سکینہ بیگم کو یہی پتا تھا کہ وہ کام کے سلسلے میں کراچی ہوتا ہے۔ اب جب وہ اسلام آباد شفٹ ہو چکا تھا تو وہ گھر پر ہی رہتا تھا۔

ابیٹ آباد سے اس کی واپسی کے بعد آج وہ دونوں بہن بھائی کافی دنوں کے بعد یوں باتیں کرنے بیٹھے تھے۔

"آفشین بھابھی سے ملے تھے؟" عربیہ نے اچانک سے سوال کیا۔

"ہاں آنے سے پہلے اسی سے مل کر آیا تھا۔۔ کیوں؟" سفیر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔بھائی اب آپ شادی کر بھی لیں کتنا انتظار کروائیں گے بھابھی کو" عربیہ اکتا کر بولی۔

"بیٹا جب تمہاری بھابھی کو کوئی اعتراض نہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے" سفیر نے بھنویں اچکائیں۔

"مجھے یہ اعتراض ہے کہ میرا ایک ہی بھائی ہے اور میں کرنے سے پہلے اس کی شادی ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں"

"اللہ تمہیں لمبی زندگی دے میری بہن تم فکر کیوں کرتی ہو" سفیر مسکرایا۔

"جو جلاد آپ نے ہمارے سر پر بیٹھا رکھا ہے ناں۔۔ان سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ہمیں مار دیں" عربیہ منہ بنا کر بولی۔

"کون؟عفان؟کیا کہا ہے اس نے؟"

"کہنا کیا ہے۔۔ایسے بات کرتے ہیں جیسے ابھی سالم نگل جائیں گے توبہ کوئی اس قدر سنجیدہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔میں نے تو کبھی ان کو ہنستے بھی نہیں دیکھا۔۔کوئی ہنسے بغیر کیسے رہ سکتا ہے بھائی؟"اس کی بات سن کر سفیر نے زوردار قہقہہ لگایا جس پر وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

"ارے وہ بالکل بھی سنجیدہ نہیں ہے اور وہ بہت ہنستا ہے بس کام ہی کچھ ایسا ہے کہ اسے یہ سب کرنا پڑتا ہے فکر مت کرو عادی ہو جاؤ گی اس کی"

"کیا فائدہ آپ کے ساتھ کام کرنے کا جب آپ اس ہلاکو خان کو قابو نہیں کر سکتے"

"بیٹا میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔بھلے سے میں اس ٹیم میں آپ کے ساتھ کام کر رہا ہوں مگر وہاں ہم ایک دوسرے کے کچھ نہیں لگتے سوائے ٹیم ممبرز کے۔۔وہاں آپ مجھے کرنل صاحب کہتی ہو اس لیے کیونکہ وہاں میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں۔۔اسی طرح میں آپ کی فیور میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا وہاں کیونکہ اگر آپ کے حق میں کوئی بات کہوں گا تو باقی سب کو برا لگے گا۔۔تو سمجھیں اس بات کو" سفیر نے اس کے بال خراب کرتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں ہاں سمجھ گئی یہ بالوں والا مذاق نہ کیا کریں یار اتنی مشکل سے سیٹ کرتی ہوں میں" وہ اس کا ہاتھ اپنے بالوں سے پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

وہ میجر عفان کے دفتر میں چھٹی کی درخواست لے کر گئی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے سلیوٹ کیا اور اجازت ملنے پر اپنا مدعا بیان کیا۔

جس پر انہوں نے اسے تین دن ہی چھٹی دے دی تھی۔

ویسے تو اس کام کے دوران کوئی بھی چھٹی نہیں کر سکتا تھا مگر اس کا کام ایسا تھا کہ اسے چھٹی کرنا ہی تھی سوا سے تین دن کی چھٹی اسی وجہ سے دی گئی تھی تا کہ وہ یونیورسٹی والے معاملات دیکھ سکے۔

اس دن جب وہ اور عنابیہ گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں تو نہ جانے کہاں سے ارمش وہاں آگئی تھی۔

ارمش کو دیکھتے ہوئے اسے کچھ بھی مثبت نہ لگ رہا تھا۔نہ جانے کیوں اسے ایک ڈر نے آن گھیرا تھا۔کیونکہ اس نے سن رکھا تھا کہ '**جب نئے دوست مل جائیں تو پرانے بھول جاتے ہیں**' مگر یہاں ایسا نہیں تھا یہاں تو پرانے دوست کے ملنے سے نئے دوست کو بھلا دیا گیا تھا۔

اس کا دل ٹوٹا تھا۔

اسے شدید افسوس ہوا تھا۔

میجر عفان نے جب دو ہفتے بعد اسے معلومات دینے کے لیے بلایا تو اس کے پاس کچھ معلومات نہ تھیں۔

وہ اس دوستی کے ٹوٹنے پر اتنی افسردہ تھی کہ وہ اپنا مشن ہی بھول گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ان کی وارننگ دینے پر وہ کچھ سنجیدہ ہوئی تھی مگر پھر بھی وہ اس طرف دھیان نہیں دے پا رہی تھی۔

ایک ننھا وجود کسی کی ناجائز خواہشات کا شکار ہوا تھا۔

وہ سسکتا سسکتا شاید ختم ہو گیا تھا۔

"زندہ ہے تو استعمال کر لو ورنہ کر دو واپس" اس نے ارسل سے کہا۔

ارسل نے اس ننھے وجود کو دیکھا۔

"سانسیں باقی ہیں" بھاری دل کے ساتھ اس نے خباثت سے کہا۔

"تو استعمال کرو" وہ خباثت سے بولا۔

ارسل اس ننھے وجود کو وہاں سے لے جا چکا تھا۔

بجائے اس کے کہ وہ اسے کسی اور کو دیتا اس نے اس بچے کو قریبی ہسپتال منتقل کیا تاکہ وہ بچ سکے۔

تمام تفصیلات سے وہ کرنل فاروق کو پہلے سے ہی آگاہ کر چکا تھا۔

"یا خدایا مجھے اس شیطان کے شر سے بچانا"

ارسل نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دعا مانگی۔

سفیر کی شادی کو بھی ایک مہینہ گزر گیا تھا۔

عربیہ اب بھی چپ چپ رہتی تھی۔ نہ جانے کیوں وہ اس دوستی کے لیے افسردہ ہو رہی تھی اور اپنے مقصد کو بھولتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اسے کچھ سمجھ نہ آتا تھا۔وہ اکثر ہی اپنے کمرے میں رہتی تھی۔کیونکہ آج کل کوئی میٹنگ بھی نہیں ہو رہی تھی سو وہ گھر سے باہر بھی کم ہی نکلتی تھی۔

اس نے اس دوستی کے رشتے کو بہت وقت دیا تھا اور اب یوں آخر پر آکر جب وہ اچانک سے بدل گئی تو اس کا دوستی سے اعتبار ہی اٹھ گیا۔وہ رونا چاہتی تھی مگر رو نہیں سکتی تھی۔

سفیر اور آفشین اسے نوٹ کر رہے تھے مگر اب تک خاموش تھے۔

اس نے سرخ رنگ کا جوڑا پہن رکھا تھا جو کہ کامدار اور بھاری تھا۔

کچن میں کھڑی وہ کھانا بناتے ہوئے اس جوڑے سے جنگ لڑ رہی تھی۔

"اوئے ہوئے آج تو کوئی بہت بجلیاں گرا رہا ہے" کچن میں داخل ہوتے ہی عربیہ نے اونچی آواز سے کہا۔

"بکو مت۔۔اتنا زہر لگ رہا ہے مجھے یہ جوڑا فضول میں پہن لیا ہے۔۔دلہن بن کر کچن میں لگی ہوئی ہوں" آفشین نے اسے جھڑکا۔

"تو چینج کر لیں ناں" عربیہ نے اسے اتنا اچھا مشورہ دیا کہ اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"ارے ہاں یہ میں نے کیوں نہیں سوچا بھلا" آفشین نے اسے گھورا۔

"اچھا اتنے پیار سے کیوں دیکھ رہی ہیں میں بھائی تھوڑی ہوں" اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

"شرم کر لو کچھ۔۔یار مجھے سچ میں سخت کوفت ہو رہی ہے اس میں۔۔امی نے کہا تھا کہ گھر پر یہ کپڑے پہنا کرو ۔۔میک اپ کیا کرو۔۔مگر یہ سب کمرے کے بعد کچن میں نہیں کھڑا ہوا جاتا"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تو میری جان آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ کچن میں کھڑی ہوں آرام سے باہر جائیں عیش کریں۔۔ کچن کے کام بھی ہو جائیں گے" عربیہ نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دی۔

"مجھے نہیں اچھا لگتا کہ میرے ہوتے ہوئے ماما کام کریں کچن میں اسی لیے میں خود ہی آجاتی ہوں" آفشین نے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ مجھے طعنہ دے رہی ہیں؟" عربیہ نے اسے مصنوعی گھوری دیکھائی۔

"نہ میرا بچہ میری اتنی مجال میں تمہیں طعنے دوں۔۔ اور یہ کیا تم مائی بنی گھوم رہی ہوتی ہو کوئی ڈھنگ کے کپڑے پہن لو" آفشین نے اس کے حلیے کر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

وہ اس وقت سادھا سی شلوار قمیض زیب تن کیے ہوئی تھی۔ بالوں کا جوڑا بنائے دوپٹہ اس نے گلے میں ڈال رکھا تھا۔ قمیص کی آستینین اس نے کہنیوں تک چڑھا رکھی تھیں۔

"اچھی تو لگ رہی ہوں۔۔ اس طرح آرام دہ رہتی ہوں میں۔۔ اب بندہ گھر میں تو مائی بن کر گھوم ہی سکتا ہے" اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

"تم نہیں سدھر سکتی بہن" آفشین نے اس کے ہاتھ چھوڑتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"جو سدھر جائے وہ عربیہ ہمدانی نہیں" اس نے فخر سے کہا۔

لاونج میں بیٹھے وہ اخبار پڑھ رہا تھا جب جب آفشین اس کے لیے چائے لے کر آئی تھی۔

اب وہ لباس تبدیل کر چکی تھی اور ایک پرنٹڈ شرٹ پہنے ہوئے تھے۔ دوپٹہ ہمیشہ کی طرح ہی اس کے سر پر تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چائے اس کے سامنے رکھتی وہ اپنی چوڑیوں سے کھیلنے لگی اور کچھ سوچتے ہوئے گویا ہوئی۔

"بات سنیں "اس نے سفیر کو مخاطب کیا۔

"جی سنائیں" سفیر نے اخبار سائیڈ پر رکھ دی۔

"عربیہ بہت چپ چپ رہتی ہے۔۔نہ جانے کیا معاملہ ہے۔۔ آپ پتا کریں ناں"

"ہاں نوٹ تو میں نے بھی کیا ہے۔۔ مگر ایسا صرف گھر میں ہی ہے شاید یونیورسٹی میں کوئی مسئلہ ہے۔۔ کیونکہ اگر کام میں کوئی مسئلہ ہوتا تو وہ یقیناً وہاں پر بھی یونہی ہوتی" سفیر نے کچھ سوچتے ہوئے اسے بتایا۔

"اچھا آپ پھر یوں کریں کہ آج کل میں اس کی یونیورسٹی چلے جائیں کچھ تو پتا چلے گا ناں" آفشین کے مشورہ دینے پر اس نے حامی بھر لی۔

اگلے ہی روز سفیر تمام کاموں سے فارغ ہو کر اس کی یونیورسٹی گیا تھا۔ اس نے اس وقت بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔ سر پر کیپ اور آنکھوں پر گلاسز لگانے کے علاوہ اس کے کالے رنگ کا ماسک بھی لگا رکھا تھا۔

عربیہ کی کلاس کے باہر جب وہ پہنچا تھا تو کلاس خالی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ وہ یقیناً اس وقت یا تو کینٹین پر ہو گی یا پھر گراؤنڈ میں۔ کیونکہ وہ زیادہ تر اپنے انہی دو ٹھکانوں کے بارے میں بتایا کرتی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کینٹن پر جاتا اسے عربیہ گراؤنڈ میں بیٹھی نظر آگئی تھی۔ مگر وہ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی اس کی دوست عنابیہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ کینٹین کی جانب جانے لگا جب راستے میں ہی اسے دور کھڑی عنابیہ نظر آگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مگر وہ اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ کوئی اور لڑکی بھی کھڑی تھی جسے سفیر نے پہلے نہ دیکھ رکھا تھا۔

وہ شاید سارا معاملہ سمجھ گیا تھا۔

اسے اپنی بہن کے لیے افسوس تھا۔

دوستوں کے بچھڑ جانے کا غم کیا ہوتا ہے وہ یقیناً سمجھ سکتا تھا۔ وہ ایک آخری نگاہ گراؤنڈ کی طرف ڈالتے ہوئے یونیورسٹی سے باہر نکل آیا تھا۔

گھر جاتے ہی اس نے تمام تفصیلات آفشین کو بتائیں تھیں جس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا کہ سفیر خود عربیہ سے بات کرے گا۔

چلا تھا ذکر زمانے کی بے وفائی کا

سو آ گیا ہے تمہارا خیال ویسے ہی

فراز احمد

میجر صاحب نے اسے اپنے دفتر میں بلایا تو وہ خاصی شرمندہ نظر آتی تھی۔ نہ جانے کیوں مگر وہ اس پر غصہ ہوئے تھے۔ ان کے یوں غصہ کرنے پر وہ سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کلائی کو زور سے تھام رکھا تھا۔

وہ اس کی زندگی میں پہلا مرد تھا جو اس پر یوں غصہ کر رہا تھا۔

مشکل سے سر اٹھاتے ہوئے اس نے دو ہفتے کی مہلت اور مانگی اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

میجر عفان نے اس کے جاتے ہی کرنل صاحب کو فون کیا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہ کیس خود ہی دیکھنا پڑے گا"

"ٹھیک ہے جیسے تمہیں بہتر لگے۔۔ تم یونیورسٹی چلے جانا کوئی مسئلہ نہیں۔۔ میرے دفتر آجاؤ اس پر مزید سوچ لیتے ہیں" دوسری جانب سے انہوں نے کہا جس کے جواب میں میجر صاحب نے "جی بہتر" کہتے ہوئے فون رکھ دیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ ان کے دفتر میں بیٹھے تھے۔

ان کا دفتر باقی سب کی نسبت زیادہ بڑا تھا۔ کمرے کے بالکل وسط میں میز اور کرسیاں پڑی تھیں۔ دائیں جانب کچھ شیلف موجود تھیں جہاں پر کتابیں اور فائلز ترتیب سے رکھی گئی تھیں۔ بائیں جانب ایک چھوٹا سا کچن تھا۔ جہاں پر ایک فریج پڑی تھی اور ایک شیلف پر کچھ برتن اور ایک چھوٹا سلنڈر موجود تھا۔

میجر صاحب کے آنے سے پہلے وہ چائے تیار کر چکے تھے۔

اس وقت وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"زیادہ مسئلہ تو نہیں ہو گا مگر تمہیں آئی ڈی کارڈ بنوانا پڑے گا اس کے لیے کچھ تصاویر چاہیے۔۔ ایسا کرو یہ شیلف سے کتابیں ہٹاؤ زرا" انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں کتابیں ہٹانے کو کہا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔

کتابیں ہٹائیں تو اس کے پیچھے ایک لاکر موجود تھا۔

یہ زیادہ حیران کن بات نہیں تھی کیونکہ ایسا لاکر ہر دفتر میں ہی موجود تھا اور یہ ان کے لیے بہت عام بات تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لاکر کا پاسورڈ کرنل صاحب سے معلوم کرنے کے بعد جب لاکر کھولا تو سامنے سوائے ایک ماسک کے کچھ موجود نہ تھا۔

میجر عفان نے وہ ماسک نکال کر لاکر بند کیا اور شیلف کو پہلی کی طرح سیٹ کر دیا۔

"اس کو کیا کرنا ہے؟" یہ یقیناً ایک بے تکا سوال تھا۔

"تمہارے سر پر لگا کر تمہیں گدھے پر بٹھائیں گے اور پورے اسلام آباد کی سیر کروائیں گے" انہوں نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تھا مگر پھر بھی میجر صاحب ہنس دیے تھے۔

"اس کو لگاؤ اپنے حسین چہرے پر تاکہ تمہاری کچھ تصاویر بنا سکوں میں" انہوں نے میز کی دراز سے ایک کیمرہ نکالا۔

جب تک وہ ماسک سیٹ کر چکے تھے۔

کرسی دیوار کے ساتھ رکھ کر وہ بیٹھ گئے تو کرنل صاحب نے ان کی کچھ تصاویر لے لیں۔

"آج شام تک آئی ڈی کارڈ تیار ہو جائے گا۔۔ آکر لے جانا اور پرسوں تم یونیورسٹی چلے جانا۔۔اور ہاں" وہ کیمرہ میز پر رکھتے ہوئے اس کی طرف مڑے۔

"اگر تم نے میری بہن کو تنگ کیا یا اس کی طرف سے کوئی شکایت آئی تو یاد رکھنا الٹا لٹکا دوں گا تمہیں" وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولے۔

جس پر میجر عفان نے مثبت میں سر ہلا دیا اور چائے پینے لگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بالکونی کے پاس پڑی کرسی کے تھوڑے قریب ہی وہ سر گھوٹنے میں دیے بیٹھی تھی۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹائے جانے کی آواز سنی تھی مگر توجہ نہ دی تھی۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی مگر اس نے تب بھی سر نہ اٹھایا تھا۔

"عربیہ۔۔" وہ بھاگ کر اس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔

"بچے کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے ناں" سفیر پریشان ہوا تھا۔

اس نے اس کا سر اٹھانے کی کوشش کی مگر اس نے سر نہ اٹھایا۔

"عربیہ اٹھو میری طرف دیکھو۔۔بتاؤ کیا ہوا ہے؟" سفیر نے اس کے بال سہلائے۔

اس نے سر اٹھایا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور خاصا سرخ تھا۔

اس سے پہلے کہ سفیر کچھ بولتا وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گئی اور رونے لگی۔

"عربیہ جب تک نہیں بتاؤ گی مجھے کیسے پتا چلے گا کہ کیا مسئلہ ہے" سفیر نے آرام سے پوچھو۔

"آج تک ماما کے علاوہ مجھے کسی نے نہیں ڈانٹا۔۔ آپ نے بھی کبھی مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔۔ بابا تو ویسے ہی نہیں ہیں" وہ خود کو ریلکس کر رہی تھی سو اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

سفیر اس کی بات نہیں سمجھ پا رہا تھا مگر پھر بھی خاموش رہا۔

"میں اونچی آواز اور سخت لہجوں کی عادی نہیں ہوں بھائی کیونکہ آپ لوگوں نے کبھی مجھے اس کی عادت ہی نہیں ڈالی۔۔ بھائی آپ لوگوں نے غلط کیا ہے بہت غلط کیا ہے" وہ زور سے رو دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"عربیہ بچے بھلا ہم کیوں آپ کے ساتھ سخت رویہ رکھیں گے۔۔ آخر ہوا کیا ہے" سفیر نے اس کے آنسو صاف کیے اور پاس سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے پانی پلایا۔

"اگر آپ لوگوں نے مجھے اس کی عادت ڈالی ہوتی تو میں باہر کے لوگوں کے سخت رویوں سے یوں پریشان نہ ہوتی۔ ماما ٹھیک کہتی ہیں آپ کے لاڈ پیار نے مجھے بگاڑ دیا ہے"

سفیر جو اس کی بات بہت غور سے سن رہا آخری بات سن کر مسکرا دیا مگر جلد ہی مسکراہٹ سمیٹ لی۔

"اچھا ابھی ادھر بیڈ پر آکر بیٹھو اور سکون سے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔۔ آج بھائی کے لاڈ پیار پر سوال اٹھا ہے تو مجھے بتا ہی دو اب کیا ماجرہ ہے" سفیر نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور بیڈ پر بٹھایا۔

"میجر صاحب نے کہا تھا کہ دو ہفتے میں انہیں ساری معلومات چاہیے یونیورسٹی سے مگر میں اتنی الجھی ہوئی تھی کہ دو ہفتے میں نہ ہو سکا تھا کام اور پھر بیچ میں آپ کی شادی اور بعد والا سارا کیس۔۔ اس سب میں دو مہینے گزر گئے آج۔۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ کام نہیں کر سکتی تو بتا دوں تاکہ وہ کسی اور کا نام دے سکیں۔۔ مجھے اس چیز سے کوئی مسئلہ نہیں ہے بھائی۔۔ مگر آج۔۔" وہ رکی اور آنکھوں میں آنے والے آنسو صاف کیے۔

"آج زندگی میں پہلی بار مجھ سے کسی نے اتنے سخت لہجے میں بات کی تھی۔۔ وہ بہت غصہ تھے مجھ پر۔۔ بھائی پتا نہیں کیوں مگر مجھ سے ان کا یہ رویہ برداشت ہی نہیں ہوا" وہ ایک بار پھر سے رو دی تھی۔

"تو اس سب کا ذمہ دار عفان ہے۔۔ اچھا فکر مت کرو وہ نیا نیا سئنیر بنا ہے ناں اسی لیے شو خا ہو رہا ہے کل دیکھ لوں گا میں اسے۔۔ اب رونا بند کرو شاباش۔۔ میں نے عربیہ کو ایسی تربیت نہیں دی کہ وہ زرا زرا سی بات پر روئے۔۔ میری عربیہ بہت بہادر اور مضبوط ہے اور وہ روتے ہوئے بالکل اچھی نہیں لگتی اسی لیے رونا بند کرو اور جا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کر منہ دھو کر آؤ۔۔ پھر ہم تمہاری بھابھی سے چائے بنوا کر پیتے ہیں" آخر پر اس نے مزے سے کہا تو وہ روتے روتے ہنس دی۔

وہ اٹھ کر منہ دھونے گئی تو سفیر اسے جاتے دیکھنے لگا۔

"بیٹا عفان تمہارا تو اب اللہ ہی حافظ ہے"

سفیر نے تصور میں میں ہی میجر عفان کو اپنے سامنے لٹکے ہوئے دیکھا تھا۔

میٹنگ روم میں وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ سامنے دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے انسان کو دیکھ رہے تھے جو ان سے معافیاں مانگ رہا تھا۔

اور وہ انسان کوئی اور نہیں بلکہ میجر عفان تھے۔

"سر مجھے میرا قصور تو بتا دیں۔۔ سچی آپ کے پیر پکڑ کر معافی مانگ لوں گا مگر یہاں سے تو اتار دیں" وہ مسلسل یہی کہہ رہے تھے۔

"تمہیں جب میں نے کہا تھا کہ کوئی شکایت نہ آئے تو تمہاری اتنی جرات کیسے ہوئی کہ تم نے اسے ڈانٹا۔۔ اس سے تو میں نے آج تک مذاق میں اونچی آواز میں بات نہیں کی تم کون ہو اسے ڈانٹنے والے" انہوں نے اس کے چہرے کے قریب ٹانگ رکھتے ہوئے کہا۔

"سر سچی مجھے نہیں پتا تھا میں یوں غصہ کر جاؤں گا سچ میں بعد میں بہت پچھتایا تھا میں۔۔ سر سچی میں معافی مانگ لوں گا ان سے۔۔ سر ٹانگ تو پیچھے کریں ناں ڈر لگ رہا ہے" اس کی دھائیاں عروج پر تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ ڈر تمہیں اس وقت کیوں نہیں لگا میجر عفان جب تم نے میری بہن کو ڈانٹا تھا۔" انہوں نے اس کی آستینیں اوپر چڑھاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"سر سچی نہیں پتا چلا تھا۔۔ میں بار بار معافی مانگ لوں گا ایک بات ادھر سے اتار دیں بس۔۔ ممی۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ" اپنے بازو پر مسلسل چونٹیاں محسوس ہوئی تھیں وہ چلایا۔

"تم میری بہن کے قابل ہی نہیں ہو خبر دار آئندہ تمہاری زبان پر اس کا نام بھی آیا تو۔۔ یہ مشن ختم ہوتا ہے تو چلتے بنو" وہ اب دور ہٹے۔

میجر عفان کو جو بازو پر چونٹیاں محسوس ہو رہی تھیں اصل میں انہوں نے ایک ایسی مشین ان کے بازو پر لگائی تھی جس سے وقتی طور پر بازو سن ہو گیا تھا۔

"سر ایسے تو نہ کریں ناں۔۔ میں پکا وعدہ کرتا ہوں آئندہ نہیں کروں گا ایسا" میجر عفان اس وقت کسی بچے کی طرح معلوم ہوتے تھے جسے استاد نے سزا دے رکھی ہو اور وہ کہہ رہے ہوں "سر جی اب نہیں کروں گا معافی دے دیں"

اگر انہیں سیدھا لٹکا یا جاتا تو شاید وہ اتنا شور نہ کرتے

مگر سفیر نے اس کی ٹانگیں اوپر دیوار پر بنی ہک کے ساتھ باندھ رکھی تھیں جس کی وجہ سے ان کا سر نیچے زمین سے تھوڑا سا ہی اوپر تھا۔

تقریباً پانچ منٹ ہو چکے تھے انہیں یوں لٹکے ہوئے۔

"عفان مجھے اب تمہاری آواز نہ آئے۔۔ میری بہن پندرہ منٹ تک میرے سامنے روتی رہی ہے اور اس سے پہلے بھی وہ نہ جانے کب سے رو رہی تھی اور تم یہاں پانچ منٹ لٹک نہیں سکتے" وہ میز پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سر آپ سیدھا لٹکا دیں مگر یہ الٹا کیوں لٹکا رکھا ہے سر میں گر جاؤں گا سر "میجر عفان نے پھر سے معافیاں مانگنا شروع کر دی تھیں۔

سفیر کو آخر کار ان پر ترس آ ہی گیا سو اس نے میز پر پڑے چاقو کو اٹھایا اور میجر عفان کے قریب آیا۔

"سر میری غلطی اب اتنی بھی بڑی نہیں کہ آپ مجھے چاقو سے مار دیں" چاقو دیکھ کر وہ یقیناً ڈر گئے تھے۔

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ تمہیں ماروں مگر کیا کروں تم ہماری ٹیم کا حصہ ہو اتنی آسانی سے تمہیں مارا نہیں جا سکتا" انہوں نے رسی کاٹی تو میجر عفان کلا بازی لگا کر سیدھا کھڑے ہوئے۔

"شکریہ سر۔۔ آپ نے مجھے بچا لیا" اس نے اپنی سانسیں بحال کی۔

"دراز میں تمہارا آئی ڈی کارڈ پڑا ہے جاتے ہوئے وہ لے جانا اور کل یونیورسٹی جاؤ گے تم۔۔ مگر" وہ رکے اور چاقو سامنے کیا۔

"اگر اب تم نے کوئی بھی بدتمیزی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

"سر میرے دادا جی کی بھی توبہ جو اب میں نے آپ کی بہن کو تو کیا اس کینٹ میں موجود کسی کو بھی ڈانٹا تو۔" اس نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کی۔

دراز سے اپنا آئی ڈی کارڈ لیتے ہوئے وہ باہر چلا گیا۔

جب کہ سفیر نے چاقو میز کی دراز میں رکھ دیا۔

میجر عفان۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جو ساری دنیا کے سامنے ایک سنجیدہ شخصیت کا مالک تھا۔

وہ سفیر یعنی کرنل صاحب کے سامنے بالکل ایک بچہ بن جایا کرتا تھا۔

وجہ یہ تھی کہ وہ ہمیشہ سے ہی ان کا شاگرد تھا اور پھر سفیر بھی اس کے ساتھ ہمیشہ دوستوں جیسا رویہ رکھتا تھا جس کی وجہ سے وہ سفیر کے سئنیر ہونے کے باوجود ان سے بہت سی باتیں کر لیا کرتا تھا۔

کبھی کبھار اس سے مذاق بھی کر لیا کرتا تھا۔

یہ سفیر کی نرمی کا ہی نتیجہ تھا کہ اس نے عربیہ سے اپنی پسندگی کا اظہار کرنے کے بجائے سفیر سے کی اس کا ذکر کیا تھا۔ اور بجائے اس کے کہ سفیر ایک جذباتی بھائی بنتا اس نے اسے سمجھا تھا۔

میجر صاحب سے اس دن ملاقات کے بعد اب وہ اس کیس کو بہت زیادہ سنجیدگی سے لے رہی تھی۔

یونیورسٹی میں وہ اس انسان پر کڑی نظر رکھتی تھی۔

اسن ے کافی ساری معلومات اس انسان کے بارے میں میٹنگ روم میں ڈسکس کی تھی۔

مگر اس واقعے کے بعد اس کی میجر عفان سے بات نہیں ہوئی تھی۔

وہ کوشش میں تھے کہ کسی طرح اس سے بات کر کے اپنے رویے کی معافی مانگ لیں مگر موقع ہی نہیں ملتا تھا۔

عربیہ ہمدانی۔

جو اپنی دوستی میں اپنا مقصد بھول گئی تھی۔

اب دوستی ختم ہونے کے بعد اپنے مقصد کو لے کر خاصی سنجیدہ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ اس کیس کو سب سے زیادہ ڈسکس کرتی تھی۔ وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات ان لوگوں سے ڈسکس کیا کرتی تھی۔

یہ کام اتنا آسان تو نہ تھا کسی کے لیے بھی مگر وہ لوگ اسے مشکل سمجھتے بھی نہ تھے۔ وہ دن رات اس کے بارے میں منصوبے بناتے رہتے تھے۔

میجر عفان کچھ کاموں کی وجہ سے اب تک یونیورسٹی نہ جا سکے تھے۔ کسی بھی ٹیم ممبر کو اس بارے میں نہیں پتا تھا۔

یہ بات صرف کرنل فاروق اور ان دونوں کو ہی معلوم تھی اب تک۔

زمانہ اس لیے لہجہ بدل رہا ہے دوست

ہمارا وقت زرا پیچھے چل رہا ہے دوست

اسماعیل راز

ہاں یہ ہو گا کہ ذرا دل کو سنبھالے دے گا

ورنہ یہ خواب سفر آنکھ کو چھالے دے گا

کون راتوں کو جلائے گا تری یادوں کو

کون یوں بعد مرے تجھ کو اجالے دے گا

دیس سے دور رہو ورنہ یہ آزاد وطن

بیڑیاں پاؤں کو اور ہونٹ تالے دے گا

پہلے معیار بنا لے گا چمکتے ملبوس

پھر وہ فہرست سے کچھ نام نکالے دے گا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اک ذرا پاؤں میں جھنکار بجے سکوں کی

پھر مرے نام کے ہر شخص حوالے دے گا

اب تو آجا کہ تھکا ہارا مسافر آخر

کب تلک ڈوبتی سانسوں کو سنبھالے دے گا

فرحت عباس شاہ

زرد بتی معمول کی طرح جل رہی تھی۔

دونوں نفوس آمنے سامنے بیٹھے کسی نقشے کی نشان دہی کر رہے تھے۔

قریب ہی چائے کی دو پیالیاں پڑی تھیں جن سے وہ وقتاً فوقتاً گھونٹ بھر رہے تھے۔

کچھ دیر گزری تو دونوں نے اپنے سر اٹھائے۔

"سرخ نشان والے علاقے وہ ہیں جہاں کی لڑکیاں زیادہ متاثر ہیں۔ کیا تم نے غور کیا؟" انہوں نے اپنی چھڑی سے، نقشے پر بنے سرخ دارے میں موجود علاقے کی طرف، اشارہ کیا۔

"یہ وہ علاقے ہیں جہاں درمیانے طبقے کے لوگ رہتے ہیں۔ یعنی اس نے امیر اور غریب دونوں کے درمیان والے راستے کو چنا ہے۔ مگر ایسا کیوں؟" وہ یقیناً الجھے تھے۔

"نوجوان یہ اس لیے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ امیر کی پکڑ میں وہ آسکتا ہے۔ کیا پتا بہت سے امیر طبقے کے لوگ اس کے ساتھی ہوں۔ اور غریب طبقہ اس نے نہیں چنا، یہاں غریب یہ جھونپڑی والے ہیں یا پھر فٹ پاتھ پر رہنے والے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اور بھی بہت سے لوگ موجود ہیں ان کو نقصان پہنچانے کے لیے۔ سو اس نے درمیانے طبقے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کے لوگوں کی عزتیں چھیننے کا کام شروع کیا کیونکہ وہ جانتا ہے ان کے پاس اس کے سوا کچھ نہیں۔ وہ بہت شاطر آدمی ہے۔ وہ اپنا دھندا اس طرح سے پھیلائے ہوئے ہے کہ ہر طبقے کو کسی نہ کسی طرح نقصان پہنچ رہا ہے۔ تقریباً بیس لڑکیاں پچھلے چار دنوں میں ان علاقوں سے غائب ہوئی ہیں" وہ اب بھی اس سرخ نشان میں موجود علاقے کو دیکھ رہے تھے۔

"پچھلے چار دن میں جو بیس لڑکیاں غائب ہوئیں ان میں سے چار کو بچا لیا گیا ہے مگر باقی کہاں ہیں وہ معلوم نہیں۔ ان سے تفتیش کرنے پر جو بات سامنے آئی ہے وہ حیران کن بھی ہے اور تشویش ناک بھی" میجر صاحب نے ان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں معلومات دیں۔

"ایسی کیا بات ہے وہ؟" انہوں نے اچانک سے ان کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"ان کو لے جانے والے کا جو حلیہ ان لڑکیوں نے بتایا ہے وہ تقریباً ایک ہی سا ہے۔ یعنی یا تو چاروں کو ایک ہی آدمی کے اغوا کیا ہے یا پھر۔۔" وہ رکے۔

"یا پھر ایک ہی حلیے کے چار مختلف آدمیوں نے" کرنل صاحب نے ان کی بات مکمل کی۔

"یہ بالکل ایسا بھی ہو سکتا ہے"

"یہ ایسا ہی ہے نوجوان۔ جیسا کہ میں نے کہا وہ انسان۔ بلکہ نہیں انسان کی توہین نہیں کروں گا میں۔ وہ شیطان بہت ہی شاطر ہے۔ وہ چالیں چل رہا ہے اور ہمیں اسے چالیں چلنے دینا ہیں جب تک کہ۔۔" وہ رکے اور میجر صاحب کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"جب تک کہ؟" انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جب تک کہ وہ تمام سفید سپاہی ختم نہ کر دے۔جب سفید سپاہی ختم ہو جائیں گے تو یقیناً وہ بادشاہ کی جانب بڑھے گا۔مگر ظاہر ہے سپاہی کے بعد گھوڑا، ہاتھی اور وزیر آئیں گے آگے۔مگر جب وہ انہیں بھی ختم کر لے گا تو پھر پیچھے بارشاہ اور ملکہ رہ جائیں گے" وہ رکے اور مسکرائے۔

میجر صاحب کو ان کی مسکراہٹ کا مفہوم معلوم ہو گیا تھا اسی لیے وہ بھی جواباً مسکرائے تھے۔

"تو پھر بتاؤ نوجوان کیا ہو گا؟" انہوں نے مسکراہٹ سمیٹی اور میجر صاحب سے پوچھا۔

"پھر حق آجائے گا اور باطل مٹ جائے گا کیونکہ باطل کو مٹ ہی جانا ہوتا ہے۔سفید سپاہی اپنے بادشاہ کی طاقت کو جانتے ہیں جب کہ سیاہ سپاہیوں کا بادشاہ کمزور ہے" وہ رک گئے تھے۔

انہیں رکنا ہی تھا۔

کیوں؟

کیونکہ سیاہ بادشاہ کی کمزوری کا راز ابھی راز ہی رہنا تھا۔

سخت گرمی تھی۔

پورے علاقے میں خاموشی کا راج تھا۔

وہ دونوں آرام سے چلتے ہوئے گلی میں داخل ہوئے اور پھر تیسرے نمبر والے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

اندر سے پہلے تو کوئی آواز نہ آئی تھی مگر وہ جانتے تھے کہ وہ لوگ خوفزدہ ہیں۔انہوں نے دوبارہ دستک دی اور ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر دروازے کے نیچے پھینکا۔

کچھ دیر بعد ہی دروازہ کھل گیا تھا۔

دروازہ کھولنے والے کی جانب دیکھ کر وہ دونوں شرمندہ ہوئے تھے۔

ایک آدمی دروازے کے درمیان کھڑا تھا جس کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے۔

ہاتھ باندھ کر وہ ایک سائیڈ پر ہوا اور انہیں اندر آنے کی جگہ دی۔

وہ اندر داخل ہوئے تو سامنے ایک بوڑھی عورت چارپائی پر بیٹھی خوفزدہ معلوم ہو رہی تھی۔

"اب تو ہمارے پاس کچھ نہیں بچا اب کیا چاہیے تم لوگوں کو؟" انہوں نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"ماں جی ہم آپ سے کچھ بھی چھیننے نہیں آئے بس کچھ معلوم کرنا ہے ہمیں۔ ہم آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے آپ یقین کریں" وہ آگے بڑھ کر ان کے پیروں میں بیٹھ گئے۔

"بیٹا جن کی عزت چھین لی جائے انہیں اور کس چیز کے چھین جانے کا غم ہوگا" انہوں نے افسردگی سے کہا۔

"آپ امید رکھیں وہ ضرور واپس آجائیں گے" انہوں نے تسلی دینا چاہی۔

"بیٹا میں نے تو امید ہی چھوڑ دی ہے۔۔ اب تو کہتی ہوں کہ نہ ہی واپس آئیں۔۔ اگر آگئے تو زمانہ انہیں جینے نہیں دے گا" وہ بوڑھی عورت سر جھکائے کہہ رہی تھی۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ انہیں واپس لاؤں گا اور زمانے کی فکر نہ کریں زمانہ تو کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتا۔۔ آپ بس دعا کریں کہ وہ ٹھیک ہوں" انہوں نے اس عورت کو تسلی دی اور پھر کچھ معلومات لینے کے بعد وہ اس چھوٹے سے گھر سے باہر نکل آئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس گھر سے نکلنے کے بعد وہ ایک دو اور گھروں میں بھی گئے مگر کچھ خاص معلومات نہ مل سکی۔

گلی کے آخر پر ایک چبوترا تھا۔

جس پر اس وقت وہ دونوں بیٹھے تھے۔

دونوں نے ہی سیاہ لباس پہن رکھے تھے۔

چہروں پر سفید ماسک اور سر پر سفید کپڑے باندھے ہوئے تھے۔

"سب جیسے امید ہار چکے ہیں" میجر صاحب افسوس سے بولے۔

"ہمیں ان کی امید زندہ رکھنی ہے نوجوان ہمیں ان کی عزتیں واپس لے کر آنی ہیں۔ یقین کرو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ خود کو سخت سزا دوں۔ میرے ملک کی عزتوں پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں یہ لوگ اور میں کچھ بھی نہیں کر سکتا" انہوں نے اپنا ہاتھ زور سے زمین پر مارا۔

"جو معلومات مل گئی ہیں ہم اس پر کام شروع کرتے ہیں۔ اللہ مدد کرنے والا ہے"

وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھے اور دوسری گلی میں سے گزر کر مین روڈ پر آ گئے۔

مگر اب وہ نقاب پوش افراد نہیں بلکہ ایک عام شہری کے حلیے میں تھے۔

راہداری سے گزرتے ہوئے وہ اپنے دفتر پہنچے تو دروازے پر ہی رک گئے۔

ایک پاؤں دروازے کے اندر اور ایک باہر تھا۔

وہ اس انداز میں کھڑے ہو گئے کہ اگر کوئی دیکھتا تو یوں لگتا جیسے وہ زمین پر کچھ تلاش کر رہے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مگر در حقیقت وہ کچھ دور کھڑی کیپٹن شیریں کی بات سن رہے تھے۔

یقیناً یہ ایک غیر اخلاقی حرکت تھی مگر انہیں جاننا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔

"اگر معلوم ہوتا کہ یہ آدمی ایسا ہے تو یقین کرو کبھی اس گروپ میں ان کو داخل نہ ہونے دیتی" انہوں نے اسے کہتے سنا۔

"یعنی تم خود ضرور رہنا چاہتی تھی" کیپٹن طیبہ نے پوچھا۔

"ظاہر ہے بھلا میں کیوں چھوڑوں گی اس ٹیم کو۔ ویسے بھی سارا کام تو ہم ہی کرتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں سوائے ہم پر حکم چلانے کے" وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بولی اور اس بات پر وہ ہلکا سا مسکرا دیے اور دفتر میں داخل ہو گئے۔

میز پر سے فائلز ہٹاتے ہوئے انہوں نے سپاہی کو آواز دی اور اسے کیپٹن شیریں کو بلانے کے لیے کہا۔

کچھ دیر بعد ہی وہ آ چکی تھیں۔

"کیا میں اندر آ جاؤں سر؟" دروازے پر دستک دے کر اس نے اجازت مانگی۔

"جی آ جائیں" وہ کوئی فائل کھولے بیٹھے تھے۔

"سر اس فائل میں سب تفصیلات موجود ہیں آپ ایک نظر دیکھ لیجیے" اس نے ہاتھ میں تھامی فائل، جو یقیناً وہ معلومات تھی جو انہیں مطلوب تھیں، ان کو تھما دی۔

"بیٹھ جائیں" ان کے اجازت دینے پر فوراً سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر تک فائل کے صفحے آگے پیچھے کرنے کے بعد انہوں نے فائل بند کر دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بہت خوب۔ تو پھر اگلا پلین معلوم ہے ناں آپ کو؟" انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"یس سر" وہ پورے جوش سے بولی تھی۔

"شاباش۔ اب جائیں اور اپنا کام مکمل کریں۔ فی امان اللہ"

"فی امان اللہ" وہ سیلوٹ کر کے کمرے سے باہر چلی گئی۔

یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی آج اس کا پہلا کام، جو اس نے سوچ رکھا تھا، وہ جبران آفریدی کو ٹریپ کرنا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ اس وقت کوئی کلاس نہیں اور یہ بھی جانتی تھی کہ ہمیشہ کی طرح وہ یہ اطلاع دینے کے لیے کلاس کے باہر موجود ہو گا۔

وہ کلاس کے باہر پہنچی تو اس کی توقع کے عین مطابق وہ وہاں ہی موجود تھا۔ اس نے حیرانی کے تاثرات چہرے پر سجائے اور اس تک پہنچی۔

"خیریت آپ کلاس کے باہر بیٹھے ہیں؟" اس نے جاتے ہی سوال کیا۔

"جی آج کلاس نہیں ہو گی سر کسی ضروری کام سے گئے ہیں شاید۔ یہاں اسی لیے بیٹھا ہوں تا کہ سب کو بتا سکوں" اس نے بہت سادہ سے لہجے میں عربیہ کو بتایا۔

"ہاں مجھے شک تو ہوا ہی تھا ورنہ جبران آفریدی اور کلاس کے وقت پر کلاس سے باہر ہوں۔ ناممکن" عربیہ کی بات پر وہ ہنسا۔

"ہم یونی ورسٹی میں پڑھنے ہی تو آتے ہیں۔ اب اگر لیکچر بھی نہ لیں تو پھر کیا فائدہ یہاں آنے کا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جی جی بالکل آپ ایک سو ایک فیصد درست ہیں۔ چلیں پھر میں چلتی ہوں آپ اپنی ڈیوٹی کریں" عربیہ نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی جواباً مسکرا دیا۔

وہ وہاں سے آگے چل دی اور گراؤنڈ کی جانب چلی گئی۔

جبران آفریدی کو لگا جیسے اسے اپنا اگلا شکار مل گیا ہو عربیہ ہمدانی کی صورت میں۔

مگر وہ غلط تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ عربیہ ہمدانی اصل میں ہے کون۔

اور اگر وہ یہ جانتا تو عربیہ ہمدانی کی چال کیسے چلتی؟

یونیورسٹی کے باہر گاڑی کھڑی کرنے کے بعد جب وہ اسے الوداع کہنے لگے تو اسے یہ ہدایت کرنا نہ بھولے تھے۔

"ایک بھی شکایت آئی تو تمہاری گردن مڑوڑ کر اپنے آفس کے کمرے کے باہر لگاؤں گا"

"ہر بات پر بہن کے بھائی نے بن جایا کریں۔ فوج کے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ یہاں کوئی کسی کا رشتے دار نہیں ہوتا مگر آپ تو زرا سی بات پر بہن کے بھائی بن جاتے ہیں۔ کرتا ہوں آپ کی شکایت" وہ برا سا منہ بناتے ہوئے کہہ رہا تھا اور آخر پر انہیں دھمکا رہا تھا۔

جب انہوں نے نیچے جھک کر اپنے جوتے کے پاس سے ایک چاقو نکالا اور دوبارہ اٹھتے ہوئے اس چاقو کو اپنے سامنے گھماتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیا کہہ رہے تھے تم؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سر جی میں کہہ رہی تھا میں چلتا ہوں اللہ آپ کا بھلا کرے۔ ویسے یہ خطرناک اوزار آپ کو نہیں رکھنا چاہیے آپ کو چوٹ آسکتی ہے لائیں یہ مجھے دے دیں" وہ فوراً سے اپنی تمام دھمکیاں بھول کر اس چاقو کو دیکھ رہا تھا جو دیکھنے میں تو ایک عام سا چاقو تھا مگر در حقیقت وہ کتنا خطرناک تھا یہ وہ دونوں ہی جانتے تھے۔

وہ چاقو ایسا تھا کہ دیکھنے میں صرف اس کا ایک بلیڈ نظر آتا تھا مگر جب اس کو گھمایا جائے تو وہ چار بلیڈ ہو جاتے تھے اور اگر وہ گھما کر پھینکا جائے تو سامنے والے کا حشر برا ہو جاتا۔

"اب بک بک بند کرو اور جاؤ۔ چھٹی کا وقت ہے وہ آتی ہی ہو گی" انہوں نے بلیڈ کو سائیڈ پر رکھا تھا۔

"تو پھر کیا فائدہ میرا وہاں جانے کا میں بھی واپس ہی چلتا ہوں کل آجاؤں گا" وہ دوبارہ سے سیٹ بیلٹ باندھنے لگے مگر سفیر کو دوبارہ سے بلیڈ تھامتے دیکھتے وہ فوراً سے پہلے سیٹ بیلٹ چھوڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور مڑ کر نہ دیکھا۔

"بوڑھا ہونے کو ہے مگر اب تک عقل نہیں اس آدمی میں" سفیر پیچھے سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

گراؤنڈ سے گزرتے ہوئے وہ عربیہ کو وہاں دیکھ چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ بھی اسے دیکھ چکی ہے۔

اس کے یوں ریکٹ کرنے پر اس نے اسے گھورا اور **"بے وقوف"** کہتے ہوئے آگے چلا گیا۔

وہ ابھی اس سے مل نہیں سکتا تھا ورنہ شاید اس ریکشن پر اسے کچھ نہ کچھ ضرور کہہ دیتا۔

اس نے بھی جب دوبارہ آنکھیں کھولیں اور سامنے اسے نہ پایا تو شکر کا کلمہ پڑھتے اپنے راستے کو چل دی۔

سفیر کی گاڑی باہر کھڑی دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی مگر فرہاد کو اندر دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کس کے حکم پر اور کس کے ساتھ آیا ہے اسی لیے خاموش رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جب وہ گاڑی میں آئی اور کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعے کا کوئی ذکر نہ کیا تو سفیر کو یہی لگا کہ شاید اس نے اسے نہیں دیکھا۔

اسی لیے وہ بھی اس کے سوالوں کے جوابات دیتا گھر کی راہ پر چل پڑا۔

اگلے ہی روز میجر صاحب نے اسے اپنے دفتر بلا کر اس کے یوں ایکٹ کرنے پر سمجھایا تھا جس پر وہ معذرت کرتے ہوئے جلدی سے باہر نکلی تھی۔

وہ اس کی یوں جلد بازی سے ہمیشہ ہی سے تنگ تھا۔

وہ جیسے ہی باہر نکلی تو کیپٹن طیبہ نے خوب مذاق اڑایا تھا اس کا۔

جو کہ میجر صاحب سن چکے تھے اور کیپٹن شیریں کے ساتھ ساتھ کیپٹن طیبہ کو بھی اپنے لیکچر سے نوازا تھا۔

جس پر وہ برے سے منہ بناتی ہوئی میس کی طرف چل دی تھیں۔

لیکچر کے دوران جب وہ پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی تو جبران نے بھی اسے دیکھا تھا۔

اسے یوں لگا جیسے اسے عربیہ ہمدانی کی کمزوری مل گئی ہو۔

کچھ دیر بعد ہی کلاس کے باہر جب عربیہ عنابیہ سے بات کر رہی تھی تو وہ سن چکا تھا۔

اسی لیے وہ کلاس کے باہر ہی رہا تھا تا کہ جب عربیہ وہاں سے گزرے تو وہ اسے ٹریپ کر سکے۔

مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔

کیونکہ عربیہ ہمدانی نے دوستی کو اپنی کمزوری کبھی نہیں بنایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اس کا جواب سن کر وہ ظاہری طور پر عام سے انداز میں افسوس کر رہا تھا مگر در حقیقت اسے اس چیز کا افسوس تھا کہ اس کی دوست اس کی کمزوری نہیں۔

عربیہ چلی گئی تو وہ اپنا کام کرنے لگا۔

اس نے اسے مڑ کر نہیں دیکھا تھا کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

اس نے عنابیہ کو راستے میں روک کر اس سے بات کرنا چاہی تھی مگر اس نے انکار کر دیا۔

جس کے بعد اس نے بھی اب دوستی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ یہ دوستی اب زبردستی رکھنا نہیں چاہتی تھی۔

اسی لیے اس نے عنابیہ کو ہمیشہ کے لیے الوداع کر دیا تھا۔

وہ اب پھر سے اس کے لیے ایک اجنبی بن چکی تھی۔

سامنے سے اسے آتا دیکھ کر وہ فوراً سے تیار ہوا اور اتنی تیزی سے اس کے پاس سے گزرا تھا کہ وہ اس سے ٹکرا گیا تھا۔

وہ یقیناً اس سے جان بوجھ کر ٹکرایا تھا تاکہ وہ اسے اپنی وہاں موجودگی سے خبردار کر سکے۔

عربیہ اسے دیکھ کر ضرور کچھ کہتی اگر اس وقت وہ یونیورسٹی میں نہ ہوتی۔

مگر اس کو باتیں سناتے ہوئے اس کا انداز بالکل ایسا ہی تھا جیسے کہ وہ سامنے والے کو جانتی تک نہیں اور یہ ٹکراؤ صرف ایک حادثہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کو سناتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی تھی کیونکہ اب مزید وہاں کھڑا رہنا مناسب نہیں تھا۔

جب کہ فرہاد نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھوں پر شیڈز لگائے اور اپنی راہ کو چل دیا۔

کانفرنس روم میں ہمیشہ کی طرح زرد بتی جل رہی تھی۔

میز کے گرد وہ تمام نفوس بیٹھے کرنل صاحب کو بہت غور سے سن رہے تھے۔

"سب سے پہلے تو اسے ٹریپ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہم اور شاید یہ کام بھی کر جائے لیکن پھر بھی ہمیں دو تین منصوبے اور بنانا پڑے گیں" کرنل صاحب نے پہلا پوائنٹ لکھا تھا۔

"اگر خدانخواستہ ہم میں سے کوئی بھی ان کی چال میں پھنس جائے تو اس کا پاک فوج اور آئی ایس آئی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا" انہوں نے دوسرا پوائنٹ لکھا۔

"چھوٹی سے چھوٹی بات بھی ہم سب ایک دوسرے سے شئیر کریں گے تاکہ بعد میں کسی مسئلے کا سامنہ نہ کرنا پڑے" انہوں نے تیسرا پوائنٹ لکھا اور پھر چند ایک پوائنٹ بتانے کے بجائے وہاں پر لکھ دیے تھے۔

کرنل صاحب نے تمام پوائنٹس سامنے لگے تختے پر لکھے تھے جس کو سمجھ کر وہ سب اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔

"کوئی سوال؟" انہوں نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

"نو سر" وہ سب یک زبان ہو کر بولے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"شاباش۔ آپ لوگ میرے وہ انمول موتی ہیں جن پر مجھے خود سے زیادہ یقین ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری وجہ سے ہمارے ملک کو کسی بھی پریشانی اور بدنامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہمیں ان لوگوں کو وصالِ جہنم کرنا ہے۔۔ کیا آپ سمجھ رہے ہیں میری بات کو؟" انہوں نے ان سب کی طرف دیکھا۔

"یس سر" دوبارہ سے ایک آواز آئی۔

"مجھے آپ پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری تربیت میں کوئی کمی نہیں رہتی ہو گی۔ تو کیا آپ اس کے لیے تیار ہیں؟" انہوں نے اونچی آواز سے پوچھا۔

"یس سر" وہ سب پھر سے یک زباں ہو کر بولے۔

"کیا آپ اپنے ملک کے لیے قربانی دینے کے لیے تیار ہیں؟" وہ اور اونچا بولے۔

"تیار ہیں" اور جواب ان کی آواز سے بھی زیادہ اونچا آیا۔

"میرے شیر بچو! اب میری تمام امیدیں تم لوگوں سے ہیں۔ اپنا اور میرا نام روشن کر کے آنا۔ میری امیدوں پر پورا اترنا اور خود پر اعتبار کرنا۔ میری تربیت میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے پورا کرنا۔ مگر یاد رکھنا **تم یہ کر سکتے ہو**" ان کے کہنے پر ان سب نے "یس سر" کہا اور پھر ان کے اشارہ کرنے پر وہ لوگ انہیں سلیوٹ کرنے کے بعد کمرے سے باہر چلے گئے۔

وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ انہیں جاتا دیکھنے لگے۔

"اللہ ان کی مدد فرمانا"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ اس جگہ سے کہیں دور جانا چاہتا تھا۔

اسے اپنی بے بسی پر غصہ آتا تھا کہ وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

وہ کمرے کے باہر کھڑا تھا جب اندر سے ایک بچے کی چیخ کی آواز آئی تھی مگر وہ چیخ درمیان میں ہی دبا لی گئی تھی۔

اس کا دل چاہا کہ وہ اندر جائے اور اس شخص کو گولی مار دے مگر وہ بے بس تھا۔

شیطان کو آخر پر سزا ہی ملنا ہے یہ تو طے ہے۔

مگر وہ پھر بھی بے چین تھا۔

اس نے کوشش کی تھی کہ وہ اس بچے کو جلد ہی وہاں سے نکال لے مگر ممکن نہ ہو سکا۔

جب وہ اندر داخل ہوا تو سامنے والے نے افسوس سے کہا۔

"بڑا نازک تھا یہ تو۔ اتنی جلدی ختم ہو گیا"

وہ جانتا تھا کہ اسے ذرا سی بھی ندامت نہیں۔

اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے کھولیں اور اس بچے کو اٹھا کر باہر لے گیا۔

ہر بار کی طرح اس نے اس بچے کو بھی ہسپتال منتقل کرنا چاہا تھا مگر وہ بچہ دم توڑ چکا تھا۔

ارسل ساری رات بے چین رہا تھا اور خود کو کوستا رہا تھا۔

کاش وہ اس کو گولی مار سکتا۔

مگر کاش!

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

---

آفشین سے تو وہ سب کہہ آئی تھی مگر نہ جانے کیوں اس کا دل اب بھی تکلیف میں تھا۔

وہ جانتی تھی کہ وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ یہ غم بھول جائے گی۔

مگر دوستی یوں توڑ دینا اتنا آسان کہاں ہوتا ہے؟

اور پھر دوست کو یوں اچانک سے ہی اجنبی بن جانا کسی کو بھی برداشت نہیں ہوتا۔

وفا کی کون سی منزل پر اس نے چھوڑا تھا

کہ وہ تو یاد ہمیں بھول کر بھی آتا ہے

*** محسن نقوی ***

وہ جبران آفریدی سے اچھی بات چیت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

آج بھی اس نے نوٹس کے بہانے ہی سہی مگر اس سے مختصراً بات ضرور کی تھی۔

بات میں پہل عربیہ نے ہی کی تھی تاکہ وہ اس سے آسانی سے بات کر سکے اور آگے جا کر اگر کبھی اس کے متعلق وہ کچھ پوچھے تو وہ اسے بتا سکے۔

اس سے بات کرنے کے بعد جب وہ راہداری میں جا رہی تھی تو اس کا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا تھا۔

وہ کوک کا ٹن تھا جو اس کے پاؤں لگنے کی وجہ سے زمین پر گر چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جب اس ٹن کے ساتھ دو پیر بھی نمودار ہوئے تو اس نے نظر اٹھا کر سامنے والے کو دیکھا۔

اور سامنے دیکھتے ہی اس کا دماغ گھوما تھا۔

سامنے والا جو پہلے ہی تیار بیٹھا تھا پہلے ہی لڑنا شروع ہو گیا تھا۔

اور آخر کار عربیہ نے یہ بحث ختم کرنے کے لیے اسے ڈیڑھ سو روپے دے دیے۔ کیونکہ یہ پلین کا حصہ ہر گز بھی نہ تھی اسی لیے وہ دل ہی دل میں اپنے ڈیڑھ سو اس سے بعد میں وصول کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

فرہاد راہداری میں پہلے سے ہی بیٹھا تھا اور جب عربیہ وہاں آئی تھی تو اس نے ٹن اس طرح سے رکھ دیا تھا کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے پاؤں سے ضرور ٹکراتا۔

بحث کا مقصد صرف جبران کی اٹینشن حاصل کرنا تھا۔

وہ دونوں جانتے تھے کہ وہ انہیں دیکھ رہا ہے پیچھے کھڑا ہو کر۔

وہ ظاہر یوں کرتا تھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر در حقیقت وہ عربیہ کو جال میں پھانسنے کا منصوبہ بنائے بیٹھا تھا۔

آج کی کانفرنس کا مقصد کوئی اچھا سا منصوبہ ترتیب دینا تھا۔

کرنل صاحب اپنی کرسی کے پاس کھڑے تھے جب کہ باقی سب اپنی نشستوں پر بیٹھے تھے۔

ہر کوئی ہی اپنی اپنی رائے پیش کر رہا تھا جب کیپٹن شیریں بولیں۔

"میرے پاس ایک بہت ہی کمال کا منصوبہ ہے امید ہے آپ سب کو پسند آئے گا" وہ جس طرح سے چہکی تھی سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ضرور کیپٹن شیریں آپ بتائیں کیا منصوبہ ہے آپ کے پاس؟" کرنل صاحب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ہم لوگ اس کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش تو کر رہے ہیں مگر میں چاہتی ہوں کہ میں اس سے دوستی کروں۔ نہیں نہیں اصلی والی دوستی نہیں نقلی والی دوستی۔ ایسے کہ وہ مجھ سے اپنی باتیں شئیر کرنے لگے ہمیں معلوم ہے کہ وہ افسانے ہی سنائے گا مگر پھر بھی۔ ایسا ہو کہ میں اگر اس کی فیملی کے متعلق یا اس سے کوئی ذاتی سوال پوچھوں تو وہ آسانی سے جواب دے دے۔ اور پھر۔۔" وہ رکی اور ان سب کے چہرے دیکھے تا کہ جان سکے کہ ان کے تاثرات کیا بتا رہے ہیں۔

"پھر میں کسی بھی طرح سے اس سے اس کے گھر کی معلومات لوں گی اور اس کے گھر جاؤں گی۔ دیکھتے ہیں کہ وہ مجھے کہاں لے کر جائے گا۔ وہ مجھے ٹریپ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور میں ایسا ہونے دوں گی۔ جب میں اس کے گھر جاؤں گی تو اسے لگے گا کہ وہ مجھے ٹریپ کر چکا ہے مگر ایسا نہیں ہو گا۔ اس سے پہلے ہی آپ لوگ اس جگہ کو اپنی حراست میں لینے کی کوشش کریں گے اگر اس نے مجھے قید کرنے کی کوشش کی تو۔ لیکن اگر اس نے مجھے جانے دیا تو ہم کوئی بھی ایکشن نہیں لیں گے اور تب تک اس کو کامیاب ہونے دیں گے جب تک ہمیں اس کے خلاف مزید ثبوت نہ مل جائیں" وہ رکی اور میز پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور ایک ہی سانس میں سارا پی دیا۔

"اب تک کے لیے اتنا ہی ہے باقی کا منصوبہ حالات کے مطابق تشکیل دے سکوں گی میں" اس نے گلاس اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا۔

سب لوگ سوچ میں پڑ گئے تھے جب کہ میجر صاحب فوراً سے بولے۔

"میں ہرگز بھی اتفاق نہیں کرتا اس میں آپ کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اگر یہ جان میرے ملک کے دشمنوں کو پکڑنے میں قربان ہو گی تو مجھے اس کے جانے کا کوئی ملال نہیں سر۔ میں نے یقیناً اس پر بہت سوچا ہے "اس نے ہاتھ میں پکڑے گلاس پر گرفت مضبوط کی۔

"مگر۔۔"اس سے پہلے کہ میجر صاحب کچھ بولتے کرنل صاحب نے بات کاٹی۔

"اچھا ٹھیک ہے بس۔ اس چیز کا فیصلہ ہم اگلی میٹنگ میں کر لیں گے اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ کیپٹن طیبہ، سپاہی طفیل نے کچھ معلومات اس یو ایس بی میں سیو کی ہیں اسے دیکھ لیجیے اور جو ضروری لگیں وہ اگلی میٹنگ میں شئیر کر لیں "کرنل صاحب کی بات پر کیپٹن طیبہ نے "ٹھیک ہے سر "کہا اور پھر وہ سب باہر چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی کرنل صاحب نے کسی کو فون کیا۔

"سر کیا ابھی مل سکتا ہوں آپ سے ؟"

دوسری جانب سے جواب ملنے پر انہوں نے "اوکے "کہا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

وہ دونوں اس کیس کو سٹڈی کر رہی تھیں۔

جو معلومات سپاہی طفیل نے دی تھیں انہیں کوڈ ورڈز میں، ایک فائل میں رکھا گیا تھا۔

کیپٹن شیریں نے تمام فائلز پڑھنے کے بعد یہی فیصلہ کیا تھا کہ اس کا بنایا منصوبہ یہاں ضرور کام کرے گا۔

کیپٹن طیبہ نے جب اس کے یہ خیالات سنے تو میجر صاحب کی طرف سے اسے خبر دار کیا مگر وہ اس کی بات پر توجہ دینے کے بجائے میجر صاحب کا مقبرہ بنانے میں مصروف تھی۔

میجر عفان نے ہمیشہ کی طرح ان کی یہ گفتگو بھی سن لی تھی اور انہیں اچھا خاصا لیکچر بھی دے دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ان کے جانے کے بعد وہ بس ایک ہی چیز سوچ رہی تھی۔

آخر وہ ان کی ہر بات، جو ان کے خلاف ہوتی ہے، کیسے سن لیتے ہیں؟

ہمیشہ کی طرح وہ اپنے اس اندھیرے کمرے میں موجود تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی مارلن اندر داخل ہوئی۔

"تو پھر تم نے کیا سوچا؟" اس نے آتے ہی سوال کیا۔

"کس بارے میں؟" جیسے وہ جانتا نہیں تھا۔

"میری خواہش کے بارے میں" وہ اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"ایک لڑکی ملی ہے۔ اگر وہ جال میں پھنس جائے تو تمہارے بھی عیش اور میرے بھی" وہ خباثت سے بولا۔

"تو پھر دیر کس بات کی ہے شکار کو فوراً جال میں پھنساؤ"

"وقت لگے گا کیونکہ وہ ابھی سرسری سی ہی بات چیت کرتی ہے مجھ سے" اس نے وضاحت دی۔

"بات سنو جیک! اگر وہ لڑکی مجھے نہ ملی تو تم بھی اپنی خواہشات بھول جانا۔ تمہارا چہرہ سب کے سامنے لے آؤں گی میں" مارلن کے اسے دھمکایا۔

"تم جاسکتی ہو" اس کے دھمکانے پر اس نے اسے چلے جانے کا کہا جس پر وہ اسے گھور کر باہر چلی گئی۔

"تم بچو گی تو اسے پاؤ گی ناں مس مارلن" وہ ہنسا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ایک خوفناک ہنسی۔

اس وقت وہ گراؤنڈ میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی جب اچانک جبران وہاں پر آگیا۔

چند منٹ کی گفتگو کے بعد جبران وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ عربیہ واپس اپنے نوٹس بنانے میں مگن ہوگئی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑا فرہاد یہ سب کچھ سن رہا ہے۔

نہ جانے کیوں مگر اسے یوں لگتا تھا جیسے وہ جبران پر نظر رکھنے کے بجائے اس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

وہ اس سے تنگ آچکی تھی۔

یقیناً اس بار کی میٹنگ میں وہ اس سب کے مطلق بات کرنے والی تھی۔

وہ انتہائی سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پر اتنی سنجیدگی تھی کہ یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ وہ غصے میں کھڑا ہے یا وہ ایسے ہی ہر وقت سنجیدہ رہتا ہے۔

اس نے سنجیدگی سے اپنا فون نکالا اور کرنل صاحب کا نمبر ملایا۔

"میں آپ سے اب بھی کہوں گا کہ اپنے فیصلے پر غور کریں" بغیر سلام دعا کے کہا گیا۔

"تم بھی جانتے ہوئے اور میں بھی کہ جب ایک بار میں فیصلہ کر لوں تو اسے تبدیل نہیں کرتا" ان کا جواب سن کر اس کے چہرے پر اب اور سنجیدگی نمایاں ہونے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اگر کوئی اونچ نیچ ہوگئی تو اس کا ذمہ دار میں نہیں ہوں گا" اس نے یہ کہتے ہوئے فون بند کر دیا اور وہاں سے چلا گیا۔

اس سے کیوں یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا؟

یہ ایک مشن ہی تو تھا مگر پھر بھی۔

آخر کیوں؟

وہ دونوں بہن بھائی اپنے مشن سے متعلق گھر پر کم ہی بات کیا کرتے تھے مگر جب بات کرتے تھے تو اس طرح سے کہ کسی کو معلوم نہ ہو۔

آفشین اور سکینہ بیگم دونوں ان کے کام کی نوعیت کو جانتی تھیں مگر اس مشن کے بارے میں سکینہ بیگم بالکل لاعلم تھیں جبکہ آفشین کو کچھ کچھ معلوم تھا۔

آفشین نے اچانک ہی ایبٹ آباد جانے کا سوچا تھا جس پر سفیر کو خاصا اعتراض تھا۔

وہ یقیناً دنیا کا واحد شوہر ہو گا جسے بیوی کے میکے جانے سے اعتراض تھا۔

ورنہ تو بیوی کے میکے جانے سے سب سے زیادہ خوش شوہر ہی ہوتے ہیں۔

مگر یہ سفیر ہمدانی تھا۔

جسے اپنی بیوی کو زیادہ دیر تک میکے بھیجنا کسی خطرے سے کم نہ لگتا تھا۔

وہ سکینہ بیگم اور عربیہ کے لیے جتنا حساس تھا اتنا ہی آفشین کے لیے بھی تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جو حالات چل رہے تھے وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ گھر سے باہر کسی دوسرے شہر میں جائے۔

مگر کرنل فاروق کی وجہ سے اس نے آفشین کو جانے دیا تھا۔

دو دن کے بعد وہ سب آج دوبارہ سے کانفرنس کرنے والے تھے۔

اب کی بار وہ اپنے پرانے کانفرنس روم کے بجائے ایک نئے دفتر میں تھے۔

یہ پہلے والے سے زرا وسیع تھا۔

کمرے کا دروازہ دائیں جانب تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے ایک الماری تھی جس کے ساتھ، تھوڑے ہی اوپر ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جس سے ہوا ابھی بمشکل کمرے میں داخل ہوتی تھی۔

الماری کے اوپر بہت سی فائلز پڑی تھیں۔

دروازے سے کچھ فاصلے پر ایک میز پڑی تھی جس پر پانی کا جگ اور دو گلاس پڑے تھے۔

میز کے بالکل اوپر مارخور کے سر کی وال ہینگنگ تھی جس کے نیچے

team future savers، یعنی مستقبل کو بچانے والی ٹیم، لکھا تھا۔

کمرے کے بالکل بائیں جانب ایک بڑی میز اور اس کے گرد پانچ کرسیاں موجود تھی۔

زرد بتی میز کے اوپر لٹک رہی تھی۔

میز پر لیپ ٹاپ کے ساتھ ساتھ کچھ ضروری کاغذات بھی پڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دوسری جانب کھڑکی کے دوسری طرف ایک شیلف تھی جہاں کھانے پینے کی اشیاء اور ایک چھوٹا چولہا موجود تھا۔

شیلف کے اوپر ہی ایک کیبنٹ بنا تھا جس میں کچن کے ضرورت کی اشیاء موجود تھی۔

یہ کمرہ وہ لوگ بہت کم استعمال کرتے تھے۔

زیادہ تر وہ چھوٹے کمرے میں ہوتے تھے کیونکہ وہ دفاتر کے درمیان میں تھا۔

مگر یہ کمرہ سب سے پیچھے تھا اور ایسی جگہ پر تھا جہاں بہت کم لوگ آتے تھے۔

اگر اہم معاملات پر بات کرنا ہو تو وہ اسی کمرے کا استعمال کرتے تھے۔

میز کے گرد بیٹھے تمام افراد خاموش تھے اور کسی گہری سوچ میں مبتلا معلوم ہوتے تھے۔

"میں تو اب بھی کہوں گا کہ آپ سب کو اس پر سوچنا چاہیے" انہوں نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ فیصلہ میں اپنی مرضی سے کر رہی ہوں۔ اور مجھے اس میں کوئی خطرہ نہیں معلوم ہوتا" اس نے سرد آواز میں کہا۔

"آپ فوج کی زمہ داری ہیں۔ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو کون جواب دے گا؟" وہ بھی اسی لہجے میں بولے۔

"ہم سب کسی کی ذمہ داری نہیں۔ بلکہ یہ لوگ ہماری ذمہ داری ہیں۔ ریاست کی حفاظت کے لیے اگر جان بھی دینا پڑے تو میں حاضر ہوں" وہ زرا سا آگے کو جھک کر بولی۔

"ہم سب کو یہ بات معلوم ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جو ملک کے لیے جان دینے سے دریغ کرے۔ اب آپ دونوں خاموش ہو جائیں اور مجھے باقی دو کی رائے جاننے دیں" کرنل صاحب نے مداخلت کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ دونوں خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

"کیپٹن طیبہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟" کرنل صاحب کے پوچھنے پر کیپٹن طیبہ الرٹ ہوئی۔

"سر مجھے سچ میں اس پر کوئی مسئلہ نہیں۔ کیپٹن شیریں نے بہت اچھا منصوبہ تیار کیا ہے اور اگر ہم اس پر غور کریں تو یہ فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ جہاں تک بات ہے کیپٹن شیریں کے تحفظ کی، تو وہ یقیناً کوئی عام لڑکی نہیں ہیں وہ آئی ایس آئی سے تعلق رکھتی ہیں اور اپنا دفاع کرنا جانتی ہیں" کیپٹن طیبہ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بات مکمل کی۔

"اور طفیل صاحب آپ کیا کہتے ہیں؟" کرنل صاحب نے کیپٹن طیبہ کی بات غور سے سنتے ہوئے سپاہی طفیل سے بھی سوال کیا۔

"سر مجھے بھی اس میں کوئی حامی نظر نہیں آتی۔ اگر کیپٹن شیریں اس شخص کے گھر جاتی ہیں اور وہ کھات لگائے بیٹھا ہے تو عین ممکن ہے کہ وہ انہیں اسی جگہ لے کر آئے گا جہاں پر میں بھی موجود ہوتا ہوں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یقیناً میں بھی مدد کر سکتا ہوں ان کی"

ان دونوں کی بات سننے کے بعد کرنل صاحب نے میجر صاحب کی طرف دیکھا جن کے تاثرات حد سے زیادہ سنجیدہ معلوم ہوتے تھے۔

انہوں نے کیپٹن شیریں کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر کسی بھی قسم کا کوئی تاثر نہ تھا۔

گہری سانس خارج کرتے ہوئے وہ گویا ہوئے۔

"اس منصوبے پر عمل کرنے سے پہلے تمام لوگوں کا اتفاق ضروری ہے۔ میں نے کرنل فاروق سے بات کی ہے اور انہیں تمام چیزوں سے آگاہ کیا ہے۔ ان کے سامنے یہ منصوبہ بھی رکھا ہے اور انہیں بھی کوئی حامی نظر نہیں آئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بلکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ جلد سے جلد اس پر عمل کریں۔لہذا میجر صاحب آپ اس پر ایک بار پھر سے سوچ لیں ایک دن کا وقت اور دیتا ہو آپ کو۔امید ہے آپ بھی اتفاق کریں گے "کرنل صاحب کے انہیں بغیر دیکھے یہ بات کہی۔

"جی سر میں کوشش کروں گا"

کرنل صاحب اٹھے اور شیلف کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔

کیبنٹ کھول کر چائے کا سامان نکالا اور شیلف پر پڑے چائے کے کپ ترتیب سے رکھے۔

چولہے پر چائے رکھ کر وہ دوبارہ اپنی جگہ پر آ بیٹھے۔

"جب تک چائے بنتی ہے ہم اس کیس کے دوسرے پہلو پر بات کر لیتے ہیں۔اس فائل میں تمام تصاویر اور نام آپ سب دیکھ سکتے ہیں "انہوں نے سرخ رنگ کی فائل ان اب کے سامنے رکھی جسے میجر صاحب نے کھول کر درمیان میں رکھا۔

"یہ تمام وہ لوگ ہیں جو زیادتی کا شکار ہوئے ہیں۔پہلے صفحوں پر ان بچوں کے نام درج ہیں جو سرے سے لاپتہ ہیں اور درمیان کے صفحوں پر ان بچوں کے نام درج ہیں جن کو سپاہی طفیل نے ہسپتال منتقل کروایا تھا۔لاپتہ بچوں کے نام دو سے زائد صفحوں پر جب کہ ہسپتال منتقل کیے بچوں کے نام آدھے صفحے پر موجود ہیں۔ آخری صفحوں پر چند بچوں کی تصاویر ہیں اور ان کے خاندان والوں کا پتا ہے "انہوں نے فائل میں موجود تمام معلومات دیں اور پھر ایک سیاہ رنگ کی فائل ان کے سامنے رکھی۔

"اس فائل میں ان لڑکیوں کے نام اور خاندان کے پتے موجود ہیں جو اس ایک سال میں غائب ہوئی ہیں۔ان میں سے بہت کم لڑکیوں کو ہم واپس لا سکے ہیں۔چند ایک ہمیں مردہ حالت میں ملی ہیں اور باقی سب کہاں ہیں ہمیں کچھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

معلوم نہیں۔ بچوں اور لڑکیوں کی ایک کثیر تعداد لاپتہ ہے اور ہم کچھ نہیں کر رہے۔ میں جانتا ہوں کہ جیک بیٹ مین جیسے لوگ ہر جگہ ہر ملک میں پائے جاتے ہیں مگر میں نے صرف اپنے ملک **'پاکستان'** کی حفاظت کی زمہ داری اٹھائی ہے اور مجھے اس فرض کو پورا کرنا ہے۔ ان فائلز میں موجود تمام لڑکیوں اور بچوں کی معلومات مجھے ہر صورت چاہیے اور جلد از جلد چاہیے۔ ہم بہت دیر کر چکے ہیں۔ مجھے اس برائی کو اپنے ملک سے ختم کرنا ہے نوجوانو" وہ رکے اور پلٹ کر شیلف کی جانب دیکھا جہاں چائے ابھی پک رہی تھی۔

انہوں نے دوبارہ سے رخ ان سب کی جانب موڑا اور گویا ہوئے۔

"وہ غلیظ انسان ہمارے ملک میں حرام چیز پھیلا رہا ہے۔ وہ صرف زنا نہیں کروا رہا بلکہ ہم جنس پرستی کا شکار کر رہے ہے لوگوں کو۔ اور اس میں وہ خود تو ملوس ہے ہی مگر اس نے ایک عورت کو بھی اس میں شامل کرر کھا ہے۔ اس وجہ سے ہمارے ملک کے معصوم بچے اور لڑکیاں ان سب کا شکار ہو رہی ہیں۔ خدا کا عذاب نازل ہو گا ان پر جو بے حیائی کرتے ہیں اور اسے پھیلاتے ہیں۔ یقیناً یہ قومِ لوط کا قصہ بھول گئے ہیں"

انہوں نے میز پر زور سے ہاتھ رکھا اور پھر خاموش ہو گئے

باقی سب بھی خاموش رہے۔

میجر صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور شیلف کے پاس پہنچ کر چولہا بند کیا اور چائے تمام کپوں میں ڈال کر میز پر رکھی۔

سب نے اپنی اپنی چائے کا کپ اپنے سامنے رکھا اور پھر فائلز کا مطالعہ کرنے لگے۔

کرنل صاحب اب خاموش ہو چکے تھے۔

خونِ دل دے کر نکھاریں گے رخِ برگِ گلاب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

نامعلوم

لائبریری کے بالکل آخری ٹیبل پر بیٹھی وہ بظاہر کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔

وہ کتاب پر چہرہ جھکائے ترچھی نگاہوں سے سامنے والی ٹیبل پر دیکھ رہی تھی جہاں وہ اکیلا بیٹھا تھا۔

وہ دو کتابیں اپنے سامنے رکھے ان میں سے کچھ نوٹ کر رہا تھا۔

وہ کتاب کے صفحے تھوڑی دیر بعد بدل رہی تھی تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔

وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ کون سی کتابیں دیکھ رہا ہے۔

تھوڑی ہی دیر بعد جب وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگا تو وہ فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھی اور چہرہ کتاب پر اس طرح سے جھکا لیا کہ کوئی دیکھ نہ سکے۔

اس کی نظریں اب بھی اس کے تعاقب میں تھی۔

وہ کتابیں بند کر کے شیلف پر رکھ چکا تھا۔

وہ بہت غور سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

لائبریرین سے کوئی بات کر کے وہ باہر چلا گیا اس کے جانے کے تقریباً دو منٹ کے بعد وہ اس شیلف تک گئی۔

اس نے وہ دونوں کتابیں دیکھی تھی۔

وہ ان کے ہی مضامین کی کتابیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آخر وہ کر کیا رہا تھا؟

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"انتہائی ذلیل ہے" وہ بڑبڑائی اور ان کتابوں کی تصویر کھینچ لی۔

وہ خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

اس کی ہیل کی آواز اس خاموشی میں سنائی دے سکتی تھی۔

اچانک وہ آواز رک گئی تھی یقیناً وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"تو پھر کہاں تک پہنچا تمہارا منصوبہ؟" اس نے طنزیہ سوال کیا۔

"وہ جال کے بہت قریب ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی پھنس جائے گی" دھویں کے پیچھے سے آواز آئی۔

"تو یعنی میں اپنی تیاری پوری رکھوں"

"آخر تم ہر ایک شکار کو للچائی نظروں سے کیوں دیکھتی ہو۔ اس کو چھوڑ دو اگلی والی تم رکھ لینا" وہ تنگ آ کر بولا۔

"بات سنو تم میری اگر تم ان بچوں کو نہیں چھوڑ سکتے تو میں بھی ان لڑکیوں کو نہیں چھوڑ سکتی۔ یاد رکھو کہ ان کا نشہ تم نے ہی مجھے لگایا ہے۔ اگر وہ لڑکی مجھے نہ ملی تو تمہیں بھی کوئی بچہ نہیں ملے گا" وہ خاموش ہو گئی اور پھر اس کی ہیل کی آواز سنائی دینے لگی۔

دروازہ زور سے بند ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم میری سب سے بڑی غلطی تھی مارلن" وہ بڑبڑایا۔

کانفرنس کے بعد سے وہ بہت چپ چپ رہنے لگا تھا۔

اور وہ جانتی تھی کہ وہ کیوں خاموش ہے۔

وہ ہمیشہ ایسے ہی ہو جایا کرتا تھا۔

اس بے حیائی کا ذکر کرتے ہوئے وہ ہمیشہ افسردہ ہو جایا کرتا تھا اور نہ جانے کتنے دنوں تک وہ خاموش رہتا تھا۔

وہ لان میں بیٹھا خاموشی سے سامنے آسمان کو دیکھ رہا تھا جب وہ اس کے برابر آ بیٹھی۔

"آسمان یقیناً بہت خوبصورت ہے"

قریب سے آتی آواز پر وہ چونکا، مڑ کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جس طرح سے یہ آسمان خاموش ہے اتنے دنوں سے بالکل اسی طرح آپ بھی خاموش ہیں"

وہ اب تک آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

جب کافی دیر تک اس نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ بولی۔

"کیا وجہ ہے؟"

"تم اچھے سے جانتی ہو عربیہ" اس کیا آنکھوں میں اداسی تھی۔

"آپ ہمیشہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ بات کرتے کرتے چپ ہو جاتے ہیں۔ آج آپ مجھے پورا قصہ سنا ہی دیں"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کے کہنے پر سفیر نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر سے آسمان کی طرف دیکھ کر بولنا شروع کیا۔

"میں افسردہ ہو جاتا ہوں کیونکہ مجھ سے اس قوم کا حال نہیں دیکھا جاتا۔ میں جب بھی اس کیس کو سوچتا ہوں تو مجھے قوم لوط کا انجام یاد آجاتا ہے۔ وہ اس قدر برے اور بے حیا تھے کہ میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔" اس نے کرب سے آنکھیں بند کی۔

"کیا آپ ان کا قصہ سنائیں گے مجھے ؟ میں اسے دوبارہ سننا چاہتی ہوں تا کہ اس بدبخت شخص کا حال برا کر سکوں" عربیہ نے رخ اس کی طرف موڑ لیا تھا۔

"حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سدوم کی طرف ہدایت کے لیے بھیجا تھا۔ سدوم والوں کو **'قومِ لوط'** کہا جاتا ہے۔ ان کے پاس ہر طرح کی نعمت موجود تھی۔ وہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ تھا جہاں پر میوے اور پھل کی تعداد کثیر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہاں لوگ بہت آتے تھے۔ لوگ مہمان بن کر اس علاقے میں آتے تھے۔ مگر یوں ہوا کہ سدوم کے لوگ ان مہمانوں سے تنگ آگئے اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تدبیر کرنے لگے۔ تب ہی شیطان کو موقع مل گیا اور اس نے ان کو بھٹکانے کے لیے ایک بوڑھے آدمی کے بھیس میں ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر تم لوگ ان مہمانوں سے نجات چاہتے ہو تو تم لوگ ان کے ساتھ زبردستی بدفعلی کرو جس سے وہ دوبارہ یہاں نہ آئیں گے۔ لوگوں نے اس کی سن لی اور پھر جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ لوگ اس پر ضرور عمل کریں گے تو پہلے وہ خود ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں آیا جسے دیکھتے ہی لوگوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی۔ اور پھر وہ لوگ بھٹکتے چلے گئے۔ وہ لوگ۔۔" وہ رکا اور آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں پر قابو پانے کے لیے آنکھیں ضرور سے بند کی۔

آنکھوں میں آنسو ہونے کی وجہ سے عربیہ کو اس کا چہرہ دھندلا نظر آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے وہ دوبارہ گویا ہوا۔

"وہ لوگ اتنے بھٹک گئے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی حاجت پوری کرنے لگے اور ان کے ساتھ زیادتی کرنے لگے۔ یہ شر اتنا عام ہو گیا کہ بستی کا ہر فرد یہی کرنے لگا" وہ رک گیا اور عربیہ کی طرف دیکھا جو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکی تھی۔

"پھر۔۔ پھر کیا ہوا؟" اس نے بھاری آواز سے پوچھا۔

"پھر اللہ نے اپنے نبی حضرت لوط علیہ السلام کو ان کو ہدایت کرنے کے لیے بھیجا۔ تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

"کیا تم بے حیائی کرتے ہو حالانکہ تم سمجھ دار ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر خواہش کر کے آتے ہو بلکہ تم لوگ جاہل ہو"

{سورۃ النمل 54,55}

تو جانتی ہو انہوں نے آگے سے کیا جواب دیا؟" اس نے عربیہ سے سوال کیا۔

"پھر اس کی قوم کا اور کوئی جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ یہ کہا لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاک بنتے ہیں"

{سورۃ النمل 56}

عربیہ کے جواب میں آیت کا ترجمہ اسے بتایا تو وہ زور زور سے رونے لگا۔

عربیہ بھی رونے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

سفیر نے آنسو صاف کیے اور پوچھا۔

"پھر بتاؤ کہ ان پر کیا عذاب نازل ہوا؟"

"حضرت جبرائیل علیہ السلام چند فرشتوں کے ہمراہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے اور وہ بہت ہی حسین و جمیل لڑکوں کی صورت میں آئے جب لوگوں کو یہ معلوم ہوا تو وہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے اور ان سے ان کا مطالبہ کرنے لگے جب انہوں نے منع فرمایا تو وہ ان کی دیواروں پر چڑھ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کرے لگے جس سے اللہ کے نبی پریشان ہو گئے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ فکر مت کیجیے۔ میں اللہ کے حکم سے اس قوم پر عذاب لے کر اترے ہیں آپ اپنے خاندان اور مومنین کے ساتھ یہاں سے چلے جائیں اور خبر دار کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے ورنہ وہ بھی عذاب کا شکار ہو جائے گا۔ تو پھر اللہ کے نبی وہاں سے چلے گئے تمام مومنین اور اپنے خاندان کے ساتھ اور پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس بستی کو اپنے پروں میں اٹھایا اور آسمان کی طرف لے جا کر اس کو الٹ دیا اور وہ بستی چکنا چور ہو گئی اور پھر ان پر پتھروں کی برسات ہوئی۔ مگر اس سب کے دوران حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے پیچھے مڑ کر دیکھا کیونکہ وہ منافق تھی تو وہ بھی اس عذاب کا شکار ہوئی۔ تو اللہ نے قرآن میں فرمایا۔۔" وہ ابھی آیت پڑھ کر سنانے ہی والی تھی جب سفیر نے آیت کا ترجمہ سنایا۔

"پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے بچا لیا کہ وہ وہاں رہنے والوں میں رہ گئی اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر دیکھیئے گناہگاروں کا کیا انجام ہوا"

{سورۃ الاعراف 83,84}

اور اس کے بعد وہ دونوں بہن بھائی رونے لگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کافی دیر رونے کے بعد سفیر سنبھل کر بولا۔

"بے شک وہ اسی عذاب کے مستحق تھے۔ اللہ ہم لوگوں کو ان گناہوں سے بچائے اور صراطِ مستقیم پر چلنے والوں میں شامل کرے۔ آمین"

اس کی بات پر عربیہ نے بھی **'آمین'** کہا اور پھر وہ دونوں آسمان کو دیکھنے لگے۔

وہ جب بھی اس قصے کو دہراتے تو یونہی روتے تھے اور دعا کرتے کہ اللہ ان کو ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے۔

وہ افسردہ ہوتے کہ یہ زمانہ کتنا بھٹک گیا ہے۔

وہ **'قومِ لوط'** کے قصے کو بار بار سنتے تا کہ وہ ان کا انجام یاد رکھیں اور ان جیسوں سے بچیں۔

ہر کانفرنس میں ان کے بار بار انکار کرنے پر وہ اب تنگ آچکی تھی اسی لیے آج وہ اس معاملے پر ان سے بات کرنے ان کے دفتر آئی تھی۔

وہ دفتر میں داخل ہوئی تو سامنے ہی وہ میز پر بیٹھے کسی چیز کا مطالعہ کر رہے تھے۔

وہ سلام کرتی میز کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔

کرسی پر بیٹھی وہ اب منتظر تھی کہ وہ کب اسے بولنے کا موقع دیں۔ وہ اور تو کچھ نہ کر سکتی تھی اسی لیے میز پر پڑی چیزیں دیکھنے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یہ ایک چھوٹی سی میز تھی جہاں بائیں طرف چار پانچ فائلز پڑی تھیں اور دائیں طرف ایک بیل کے ساتھ پین ہولڈر پڑا تھا۔

جہاں انہوں نے اپنا دایاں بازو ٹکار کھا تھا اس سے کچھ فاصلے پر پانی کا ایک گلاس موجود تھا اور ان کے سامنے ایک فائل کھلی پڑی تھی۔

پانچ منٹ بعد انہوں نے وہ فائل بند کی اور اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"جی مس شیریں کیا بات کرنی ہے آپ کو؟"

"سر مجھے آپ سے ایک ہی سوال پوچھنا ہے بس" وہ عام سے انداز میں بولی۔

"جی میں سن رہا ہوں" وہ یقیناً جانتے تھے کہ وہ کیا پوچھنے والی ہے۔

"آخر آپ کو اس منصوبے سے کیا اعتراض ہے؟" سوال کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"میں نے اپنے اعتراضات سب کے سامنے ہی بتائے تھے"

"وہ آپ کے اعتراضات تھے اور میں اعتراض پوچھ رہی ہوں" وہ بے خوف ہو کر اس سے بات کر رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے کہ آپ یہ نہیں کر سکتی۔ یعنی یہ آپ کے بس کا کام نہیں" انہوں نے کندھے اچکائے۔

"تو آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں؟" میز پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے وہ سختی سے بولی۔

"جو آپ سمجھ لیں" وہ بھی زرا آگے کو ہو کر بولا تھا۔

"مجھے چیلنجز اچھے لگتے ہیں" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی پیچھے ہوئی اور پھر رخ موڑ کر باہر چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ پیچھے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے جاتا دیکھنے لگا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے مگر یہ ضرور جانتا تھا کہ اگر اس نے کہا ہے تو وہ کر کے دیکھائی گی۔

وہ مان گیا تھا۔

وہ پہلے سے ہی مان گیا تھا۔

مگر وہ یوں اعتراض اٹھا کر اسے اس منصوبے پر مزید پختہ کرنا چاہتا تھا۔

پروفیسر نوشین کے لیکچر میں جب اس نے یہ دیکھا کہ وہ مسلسل اسے دیکھ رہا ہے اور وہ بھی چھپ کر تو اس نے یوں ظاہر کیا جیسے اس کی کلاس کی طرف توجہ نہیں۔

وہ بال پوائنٹ سے اپنے نوٹ پیڈ پر لائنیں کھینچنے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد اس کی توقع کے عین مطابق پروفیسر نوشین اس کے سر پر کھڑی تھیں۔

ان کے ڈانٹنے پر اس نے فوراً معذرت کی اور پھر کلاس کو توجہ دینے لگی۔

وہ جانتی تھی کہ جبران آفریدی اس پورے واقعے میں اسے دیکھ رہا ہے۔

کلاس سے باہر نکلتے ہی اس کی توقع کے عین مطابق جبران نے اسے پکارا تھا۔

"کیا آپ پریشان ہیں؟" اس نے آواز دے کر پوچھا۔

"نہیں تو بھلا میں کیوں پریشان ہوں گی"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"پھر کلاس میں آپ کیا سوچ رہی تھیں؟"

اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

"اصل میں مجھے امتحانات کی بہت فکر ہے۔ آخری سال ہے سوچ رہی ہوں کہ عزت سے ہی پاس کر لوں یہ بھی مگر مسئلہ یہ ہے کہ میرے پاس نوٹس نہیں ہیں میں نے کافی چھٹیاں بھی کی ہیں درمیان میں اسی لیے" وہ اسے یہی پریشانی بتا سکتی تھی۔

"اوہ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ میں نے اب تک کوئی کلاس مس نہیں کی میرے پاس سب نوٹس موجود ہیں۔ آپ میرے نوٹس کاپی کروا لیں یا پھر میں آپ کو نئے نوٹس بنا دیتا ہوں"

"نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں میں نوٹس کاپی ہی کروا لوں گی۔ بہت شکریہ آپ کا جبران آپ بہت اچھے ہیں" عربیہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرا دیا اور پھر وہ دونوں نوٹس ڈسکس کرنے لگے۔

عربیہ جانتی تھی کہ اگر وہ اس سے پڑھائی کے متعلق باتیں کرتی رہے تو یقیناً ان میں تھوڑی بہت دوستی ہو جائے گی۔

کسی سے دوستی کرنے کا پہلا طریقہ یہی ہے کہ وہ جس کام میں دلچسپی رکھتا ہے آپ اس سے اسی کے متعلق باتیں کریں۔

یونیورسٹی کے بعد وہ سیدھا کرنل صاحب سے ملنے گئی تھی۔

انہوں نے صبح ہی اسے پیغام بھیجا تھا ملنے کے لیے۔

آتے ہی اس نے میجر صاحب سے ہونے والی ساری گفتگو انہیں بتائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"وہ مجھ پر یقین نہیں رکھتے اس معاملے میں" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔اس کے دماغ میں یقیناً کچھ اور چل رہا ہو گا" کرنل صاحب نے عام سے لہجے میں کہا۔

"وہ مجھے چیلنج کر رہے تھے" اس نے اپنی بات پر زور دیا۔

"وہ صرف آپ کی بھلائی چاہتا ہے" انہوں نے سمجھانا چاہا۔

"اور مجھے صرف اپنے وطن کی بھلائی کے بارے میں بتایا گیا ہے" وہ بغیر پلکے جھپکے ان سے بات کر رہی تھی۔

"میں نے آپ کو اجازت دے تو دی ہے اب کیا مسئلہ ہے پھر؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"مسئلہ میرا نہیں ان کا ہے۔آخر کیوں وہ ہر بات پر مجھ پر طنز کرتے ہیں" وہ غصہ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

"میں اس سے بات کروں گا آئندا ایسا نہیں ہو گا" انہوں نے اسے سمجھایا۔

"ان کے لیے یہی بہتر رہے گا" وہ کرسی سے اٹھتی انہیں سلیوٹ کرتی باہر چلی گئی۔

اس کے جاتے ہی انہوں نے میجر عفان کا نمبر ملایا اور فون کان سے لگایا۔

"اب اپنے ڈرامے ختم کرو۔مزید پریشان مت کرو" انہوں نے میجر صاحب کا جواب سنے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

اندھیرے میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔

"کچھ دن اور، اور پھر وہ یہاں ہمارے درمیان ہو گی" وہ اسے بتا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تمہیں کیسے یقین ہے اس بات کا" مارلن نے بے زاری سے پوچھا۔

"وہ اب مجھ سے باتیں کرتی ہے اور کچھ دن تک دوستی کا ہاتھ بھی بڑھا لے گی اور پھر۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ خباثت سے ہنسنے لگا۔

"چلو دیکھتے ہیں کیا کرو گے تم۔ مگر یاد رکھنا یہ شکار تم میرے لیے کر رہے ہو۔ اسے میں ہی رکھوں گی"

"دیکھیں گے "اس نے مارلن کو ٹالنا چاہا۔

مارلن نے شیشے کا گلاس توڑا اور اس کا ایک ٹکڑا اٹھا کر جیک کی گردن کے قریب کیا۔

"مسٹر جیک میرے ساتھ کوئی ہوشیاری مت کرنا"

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تم سے ڈر جاؤں گا؟ آئندہ ایسی جرات مت کرنا مارلن" اس نے شیشے کا ٹکڑا آرام سے اس کے ہاتھ سے نکال کر دور پھینکا۔

وہ غصے سے وہاں سے چلی گئی۔

"ایک بار وہ ہاتھ آجائے پھر تم بھی زندہ نہیں رہو گی" اس کے جاتے ہی وہ بڑبڑایا۔

انہوں نے آج تمام تر معاملات حل کرنے کے لیے اور یونیورسٹی کی رپورٹ لینے کے لیے اسے بلایا تھا۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو انہوں نے سوال کیا۔

"کیا رپورٹ ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مجھے لگتا ہے کہ ہمارا کام جلد ہو جائے گا" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور وہ کیسے؟"

"شکار جال میں پھنس رہا ہے۔ ایک دو دن کی بات اور ہے اور پھر اس کی گردن اور ہماری کلہاڑی ہو گی" وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

"احتیاط کرنا۔ ایسا نہ ہو کے جلدی کی وجہ سے آپ کسی مصیبت میں پھنس جائیں"

"سر یقین رکھیں اگر مصیبت میں پھنس بھی گئی تو غداری نہیں کروں گی اپنے ملک سے" وہ اتنی سنجیدہ تھی کہ ایک پل کے لیے وہ بھی مسکرائے مگر پھر اپنی مسکراہٹ دبا کر بولے۔

"مجھے آپ پر مکمل اعتبار ہے۔ اب اس ملک کا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے"

"ہم پوری کوشش کریں گے سر"

"مجھے آپ سے یہی امید ہے۔ اب یوں کیجیے کہ میجر صاحب کو یہاں بلا لائیں تاکہ ہم ان سے ایک بار پھر سے بات کر سکیں"

ان کے کہنے پر وہ "یس سر" کہتی باہر چلی گئی۔

انھیں اس پر پورا بھروسہ تھا۔

وہ مر تو سکتی ہے مگر ملک کے ساتھ غداری کا سوچ بھی نہیں سکتی۔

انھیں فوج میں ایسے ہی لوگ چاہیے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

محب وطن۔

میجر صاحب کے آنے کے بعد وہ تینوں اب میز کے گرد بیٹھے تھے۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا میجر عفان؟" کرنل صاحب نے سوال کیا۔

"میں اب تک کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا معذرت چاہتا ہوں" وہ معذرت کر رہے تھے مگر ان کے چہرے پر ایسے کوئی تاثرات نہ تھے۔

"سر آپ کو اپنے ہر ٹیم ممبر پر اعتبار کرنا چاہیے۔ ہم اگر یہاں ایک ساتھ کام کر رہے ہیں تو یقیناً ہم نے کچھ اچھا کیا ہو گا جس کی وجہ سے یہ کیس ہمیں ملا ہے" کیپٹن شیریں نے سنجیدگی سے کہا۔

"بات اعتبار کی نہیں بلکہ بات کچھ اور ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر آپ کے ساتھ چار پانچ بندے اور بھی ملیں تو تب کہیں جا کر آپ صرف ایک کوشش کر سکیں گی"

"آپ ایسا کہنے کا حق نہیں رکھتے میجر عفان" کرنل صاحب نے آہستگی مگر سختی سے کہا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں" اب بھی ایسا کوئی تاثر نہ تھا۔

بہت دیر تک بحث کرنے کے بعد آخر کار وہ مان ہی گئے تھے۔

ان کو ماننا ہی تھا کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا اور مان تو وہ پہلے ہی چکے تھے وہ تو بس اسے اس بات پر پکا کرنا چاہتے تھے تاکہ اگر وہ کہیں پر واپس مڑنے لگے تو اسے یاد رہے کہ انہوں نے اسے چیلنج کیا تھا۔

اور کیپٹن شیریں کبھی بھی چیلنجز کو نہ نہیں کرتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ خوش تھی کہ اس کے منصوبے پر اب عمل ہونے جا رہا ہے۔

"مجھے اب کوئی اعتراض تو نہیں لیکن پھر بھی ایک بار جزباتی پن سے نکل کر اس کو سوچیں" وہ پھر سے اسے آزما رہے تھے۔

"میں نے پورا ایک ہفتہ اس کے بارے میں سوچا ہے اور مجھے اس میں کچھ خرابی نظر نہیں آتی۔ اگر جو اس سب کے دوران مجھے اپنی جان بھی دینی پڑی تو میں خوشی خوشی جامِ شہادت نوش کروں گی مگر اپنے ملک کا مستقبل برباد نہیں ہونے دوں گی" اس کے لہجے کا جوش اور جذبہ بتا رہا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

اس کے جانے کے بعد ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

میجر صاحب نے کچھ کہنا چاہا مگر خاموش رہے۔

وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اب کیا ہو گا۔

ہے خدا ان کے ارادوں کا پاسباں

جو انتخاب کریں وردیاں، کفن کے لیے

نامعلوم

آفشین کے ایبٹ آباد سے واپس آنے کے بعد آج پہلی بار وہ دونوں اکٹھے چائے پی رہے تھے۔

کمرے کی کھڑکی کھولے وہ دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر براجمان تھے۔

میز پر پڑے چائے کے کپوں سے تھوڑی دیر بعد وہ گھونٹ بھر لیتے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کھڑکی سے باہر نظر آتے منظر کو دیکھتے ہوئے وہ دونوں تبصرہ کر رہے تھے۔

"یہ جو سامنے گھر نظر آرہا ہے ناں اس کے پیچھے ایک گراؤنڈ ہے۔ جہاں بچپن میں بہت کھیلے ہیں ہم" سفیر چائے کے کپ سے گھونٹ بھرتے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔

"کرکٹ کھیلتے تھے کیا؟"

"ہاں کرکٹ، فٹ بال، پکڑن پکڑائی اور یہاں تک کہ چھپن چھپائی بھی" آخر پر وہ ہلکا سا ہنسا۔

"چھپن چھپائی۔ بھلا وہ کیسے ؟" وہ حیران ہوئی کیونکہ گراؤنڈ میں چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔

"گراؤنڈ کے قریب جتنے بھی گھر اور دکانیں ہیں ہم ان میں جا کر چھپتے تھے۔ بہت ڈانٹ پڑتی تھی ہمیں۔ مگر ہم پھر بھی وہاں چھپنے جاتے تھے۔ بہت مزہ آتا تھا"

"عجیب ہیں آپ لوگ بھی" آفشین ہنسی۔

"ہائے بیگم وہ بھی دور بڑا اچھا تھا۔ بچے تھے ہر وقت کھیلتے رہتے تھے کوئی فکر نہیں تھی۔ اب بڑے ہو گئے تو گھر کی زمہ داری، ملک کی زمہ داری اور پھر بیگم کی زمہ داری۔ انسان تھک جاتا ہے" سفیر نے اسے اپنے دکھ سنائے۔

"جی جی بالکل ساری ذمہ داریاں تو آپ پر ہی ہیں ہم تو یہاں پتا کہ کیا کر رہے ہیں"

"ہاں کہہ سکتے ہیں۔ ویسے بھی یہ بیویاں بالکل اچھی نہیں ہوتی۔ ماما جو ڈرامے دیکھتی ہیں ان میں اکثر دیکھا ہے میں نے کہ یہ جو بیویاں ہوتی ہیں شوہروں کو قابو کرنے کے لیے ان پر تعویذ کروا دیتی ہیں" سفیر نے بیویوں پر اچھا خاصا زور دیتے ہوئے آفشین کو سنایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہاں جی میں نے تو آپ پر جادو کروا رکھے ہیں۔" آفشین سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے تنگ کر رہا ہے۔ اتنا عرصہ اس کے ساتھ رہنے کے بعد وہ اتنا تو سمجھ ہی گئی تھی۔

"مجھے تو پہلے ہی یقین تھا۔ تب ہی تو میں ہر وقت تمہارے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔" سفیر نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"شرم کریں۔" آفشین نے اسے شرم دلائی۔

"کس بات پر؟" سفیر نے آنکھیں ٹپٹپائیں۔

"آپ کی چائے ختم ہو گئی ہو تو برتن دے دیں مجھے تاکہ میں کچن سنبھال لوں زرا" اس نے اپنا کپ میز پر رکھا۔

"ایک تو بیگم میں تم سے بہت تنگ ہوں جب بھی میرا موڈ اچھا ہوتا ہے تم اس موڈ کا ستیاناس کر دیتی ہو۔" سفیر نے منہ بناتے ہوئے اپنا کپ بھی میز پر رکھ دیا۔

"ہاں جی آپ کو کہاں اچھی لگوں گی میں۔ اچھا تو یہ ہو تا کہ دو تین مہینے امی کے گھر رہ کر آتی میں۔ پھر آپ کو پتا چلتا۔"

"تم اب جا کر تو دیکھاؤ زرا پھر بتاؤں گا میں تمہیں" سفیر نے اسے گھورا۔

"ابو کو شکایت لگا دوں گی میں آپ کی" اس نے اسے دھمکایا۔

وہ جو اٹھ کر جانے لگی تھی سفیر نے اس کا بازو تھام کر کہا۔

"ارے نہیں ڈرتا میں کسی سے۔ جاؤ جس سے مرضی شکایت کرو"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"زرا میرا بازو چھوڑیں ناں پھر میں بتاتی ہوں" اس کے کہنے پر سفیر نے اس کا بازو چھوڑ دیا اور ہاتھ اپنی تھوڑی کے نیچے ٹکا کر گویا ہوا۔

"بتاؤ میں منتظر ہوں"

"ہٹے یہاں سے۔ خود کو تو کوئی کام نہیں ہمیں بھی کوئی کام نہیں کرنے دینا" وہ اسے گھور کر کہتی باہر چلی گئی جب کہ پیچھے سے وہ ہنس دیا۔

وہ کچھ معلومات حاصل کرنے کے لیے دوسرے ڈیپارٹمنٹ جانا چاہتی تھی مگر فرہاد کو وہاں دیکھ کر اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا پیچھا کرے گا اور وہ ایسا بالکل نہیں چاہتی تھی۔

وہ واپس آئی تو سیڑھیوں میں بیٹھ گئی اور فرہاد بھی کچھ دیر بعد وہاں آ چکا تھا۔

وہ جبران کو دور سے دیکھ چکا تھا اسی لیے عربیہ سے بات کرنے لگا تھا۔

عربیہ سمجھ گئی تھی کہ وہ ایسے بات کیوں کر رہا ہے۔

تب ہی جبران وہاں تک پہنچ چکا تھا اور فرہاد سے لڑنے لگا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے مارتا عربیہ درمیان میں آئی اور یہ لڑائی ختم کروائی۔

جبران کو پیچھے کرتے ہوئے وہ فرہاد کی طرف مڑی۔

"دفعہ ہو جاو یہاں سے ورنہ تمہارے چہرے کا نقشہ بگاڑنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا" عربیہ نے غصے سے کہا کیونکہ یہاں وہ اس کا سنئیر نہیں تھا سو وہ جیسے بھی بات کر سکتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں ہاں جارہاہوں۔اچھابہن کے بھائی چلتاہوں میں" جبران کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتاوہ وہاں سے چلا گیا تھا اور عربیہ کو اس کی بہن کہنے پر جبران کو اور غصہ آیا مگر تب تک وہ جاچکا تھا۔

"عجیب انسان ہے یہ" جبران نے اسے جاتے دیکھ کر کہا۔

"خیر جو بھی ہے۔۔آپ بھی جائیں یہاں سے پلیز" عربیہ یہ کہتی واپس سیڑھیوں میں بیٹھ گئی۔

جبران کندھے اچکاتاوہاں سے چلا گیا۔

"گدھا کہیں کا" جبران کی پشت کو دیکھتی وہ آہستگی سے بولی۔

وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف تھیں جب میجر صاحب نے انہیں اپنے دفتر میں بلایا۔

کانفرنس سے پہلے وہ ان دونوں سے کچھ بات کرناچاہتے تھے۔

وہ دونوں اس وقت ان کے دفتر میں بیٹھی فائل کے صفحات کو بڑے غور سے پڑھ رہی تھیں۔

جیسے جیسے وہ پڑھتی جارہی تھیں ان دونوں کے چہرے کے تاثرات بدلتے جارہے تھے۔

"مجھے منظور ہے" شیریں نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے بھی" طیبہ نے فائل ان کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔اس پیپر کو پڑھنے کے بعد اس پر سائن کردیں" انہوں نے پیپر ان کے سامنے رکھا جسے دونوں نے باری باری پڑھ کر سائن کر دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس فائل میں یہ بات درج تھی کہ اگر ان دونوں کو احتیاطی تدابیر کے لیے کسی نہ کسی کو ساتھ لے کر ضرور جائیں گی یا پھر ٹیم کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ ان کا پیچھا کریں ان کے علم میں لائے بغیر۔

ان دونوں کو ہی یہ منظور تھا۔

وہ پریشان سے اس کے دفتر میں داخل ہوئے تھے جہاں وہ اکیلی ہی بیٹھی تھی اس وقت۔

انہیں وہاں دیکھ کر وہ حیران ہوئی اور پھر انہیں بیٹھنے کو کہا۔

"وہ آپ کے خلاف منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور یہ بات بہت ہی پریشان کر رہی ہے مجھے"

"یہ بات تو ہم پہلے سے ہی جانتے تھے کہ وہ مجھے اپنے جال میں پھنسانا چاہ رہا ہے" کیپٹن شیریں نے آرام سے کہا۔

"مگر ان کا منصوبہ کچھ اور ہے۔ وہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کرنل صاحب نے ابھی بتانے سے منع کیا ہے۔ مگر ابھی کے لیے آپ کو صرف اتنی ہی اطلاع دینا تھی کہ وہ آپ کے خلاف ایک بڑی چال چلنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔" انہوں نے پریشانی سے کہا۔

"وہ جو بھی منصوبہ بنالیں۔ میرا محافظ میرا خدا ہے۔ ان شاء اللہ مجھے کچھ نہیں ہو گا۔"

"اللہ آپ کی حفاظت کرے آمین" سپاہی مسکرایا۔

"آمین۔ اچھا کیا آپ مجھے وہ سارا واقعہ سنا سکتے ہیں جو آپ کے علاقے کے قریب ہوا؟" کیپٹن شیریں نے تجسس سے پوچھا۔

"جی بالکل۔۔" سپاہی نے انہیں تمام واقعہ سنایا جسے سن کر کیپٹن شیریں کو اور بھی غصہ آیا تھا ان لوگوں پر۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

وہ سامنے بیٹھے انسان کی ہمت کو داد دے رہی تھی جس نے یہ واقعہ اتنی آسانی سے اسے سنا دیا۔

وہ پاک فوج کے سپاہی تھے۔

وہ سپاہی طفیل تھے۔

اگر ان کی جگہ کوئی عام بندہ ہوتا تو شاید رو پڑتا۔

ان کی تمام کہانی سننے کے بعد اس نے صرف ایک ہی جملہ کہا۔

"اگر جو میں کچھ نہ کر سکی تو آپ حق رکھتے ہیں کہ اپنی بندوق کی گولیاں مجھ پر چلا کر مجھ جیسی فوجی کو صفا ہستی سے مٹا دیں"

دل سے نکلے گی نہ مر کر بھی وطن کی الفت

میری مٹی سے بھی خوشبوئے وفا آئے گی

لال چند فلک

دل کی بات لبوں پر لا کر اب تک ہم دکھ سہتے ہیں

ہم نے سنا تھا اس بستی میں دل والے بھی رہتے ہیں

بیت گیا ساون کا مہینہ موسم نے نظریں بدلیں

لیکن ان پیاسی آنکھوں سے اب تک آنسو بہتے ہیں

ایک ہمیں آوارہ کہنا کوئی بڑا الزام نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دنیا والے دل والوں کو اور بہت کچھ کہتے ہیں

جن کی خاطر شہر بھی چھوڑا جن کے لیے بدنام ہوئے

آج وہی ہم سے بیگانے بیگانے سے رہتے ہیں

وہ جو ابھی اس راہ گزر سے چاک گریباں گزرا تھا

اس آوارہ دیوانے کو جالبؔ جالبؔ کہتے ہیں

حبیب جالبؔ

وہ آج کل زیادہ تر جبران کے ساتھ نظر آتی تھی۔

بہت کم ایسا ہوتا کہ وہ فرہاد سے لڑتی دیکھائی دیتی۔

جبران کے ساتھ رہنا تو منصوبے کا حصہ تھا مگر فرہاد کی مداخلت اسے قطعاً پسند نہ تھی۔

اس وقت وہ کلاس سے باہر نکلی ہی تھی جب سامنے سے فرہاد آتا دیکھائی دیا۔

اس کو دیکھتے ہی وہ چہرے کے زاویے بنانے لگی۔

"ایک تو یہ پتا نہیں کہاں سے آجاتا ہے۔" وہ بڑبڑائی۔

"تمہیں پتا ہے میرے کان بہت پتلے ہیں میں تمہاری ہر سرگوشی سن سکتا ہوں۔" فرہاد قریب آکر بولا۔

بھلا اسے تنگ کرنے کا کوئی موقع وہ کیسے جانے دے سکتا تھا۔

"تو سن لو مجھے تمہارا بھلا کیا ڈر؟" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دیکھیں خاتون آرام سے بات کریں۔" فرہاد انتہائی آہستہ آواز میں بولا۔

"شکل گم کرو" وہ ہاتھ جھلا کر کہتی آگے چلی گئی تو فرہاد بھی وہاں سے چلا گیا۔

حیرت تھی کہ وہ اتنی آسانی سے چلا گیا تھا مگر وہ جانتی تھی اس کے پیچھے بھی اس کا کوئی منصوبہ ہو گا۔

چالاک آدمی۔

"آخر آپ اس سے اتنا لڑتی کیوں ہیں؟" جبران نے سوال کیا۔

"پتا نہیں کیوں مگر مجھے وہ بالکل اچھا نہیں لگتا۔ اس کی شکل سے پتا چلتا ہے کہ یہ کوئی سمگلر ہے۔ پکا ڈرگز بیچتا ہو گا" عربیہ نے جبران کے چہرے کے رنگ دیکھتے ہوئے اپنے اندازے لگائے۔

"بھلا شکل سے کیسے پتا چل سکتا ہے کہ کون کیسا ہے۔" اس نے حیرت سے پوچھا وہ یقیناً اپنے تاثرات چھپا رہا تھا۔

"ارے آپ ابھی عربیہ ہمدانی کو جانتے کہاں ہیں۔ میں چہرے پڑھنا جانتی ہوں۔" وہ فخر سے بولی۔

"تو پھر میرے چہرے پر کیا لکھا ہے؟" جبران نے تجسس سے پوچھا۔

"یہی کہ آپ ایک کتابی کیڑے ہیں اور اس سال بھی تمغہ اول حاصل کرنے والے ہیں" عربیہ غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔

جبکہ حقیقت میں تو وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی۔

اس کی بات سن کر جبران ہنس پڑا اور پھر وہ دونوں پارکنگ کی طرف چل دیے۔

وہ پارکنگ میں پہنچے تو سامنے ہی سفیر کی گاڑی کھڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

عربیہ جبران کو خدا حافظ کہتی گاڑی میں جا بیٹھی۔

"یہ لڑکا کون تھا؟" سفیر نے اس کے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"کلاس فیلو تھا" عربیہ نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔

سفیر نے مزید کوئی سوال نہیں کیا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔

اس کے کلاس فیلو کہنے پر وہ جان گیا تھا کہ وہ کون ہے۔

آج اس نے پہلی بار اسے اس روپ میں دیکھا تھا۔

شریفانہ روپ میں۔

ورنہ پہلے اس کے اندھیرے کمرے کی تصویریں ملتی تھیں ارسل کے ذریعے۔

گھر آتے ہی آفشین کا رویہ دیکھ کر وہ پہلے تو حیران ہوا تھا مگر اس کے جانے کے بعد اس نے الفاظ پر بہت غور کیا تھا۔

اور جب اسے اب سمجھ آیا تو وہ ہنس دیا۔

"اُفف یہ ڈرامہ کوئینز" وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے گھر کے اندر چلا گیا۔

آفشین کے ساتھ شاپنگ کرنے کے بعد وہ فوراً میجر صاحب سے ملنے گئی تھی۔

انہوں نے کچھ دیر پہلے ہی اسے ملنے کے لیے بلایا تھا۔

دفتر پہنچی تو وہ خالی پڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

پہلے تو وہ حیران ہوئی مگر کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ مسکرائی اور دفتر کی بائیں جانب چلی گئی۔

دفاتر کے پیچھے ایک پرانا کمرہ تھا جو دیکھنے میں سٹور روم معلوم ہوتا تھا مگر ایسا نہیں تھا وہ ان کا خفیہ کمرہ تھا جس کے تہ خانے میں وہ لوگ اکثر میٹنگ کیا کرتے تھے۔

دائیں بائیں دیکھتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتے ہی فوراً سے اسے لاک لگایا۔

دروازے کے سامنے والی دیوار پر ایک بڑی تصویر لگی تھی جس کے پیچھے دروازہ تھا۔

تصویر کو ہٹانے کے بعد اس نے جیب میں موجود چابی سے تالا کھولا اور کچھ دیر بعد ہی وہ دیوار دروازہ بن گئی۔

اندر داخل ہونے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور سیڑھیاں نیچے اتر کر ایک کھلے کمرے میں اتر آئی۔

میجر صاحب سامنے ہی موجود چائے بنانے میں مصروف تھے۔

کچھ فاصلے پر کیپٹن طیبہ کمپیوٹر پر کام کرتی نظر آ رہی تھیں۔

"السلام علیکم" اس نے باآواز بلند سلام کیا جس کا جواب ان دونوں نے اسے دیکھے بغیر دیا۔

"یہاں بلانے کی وجہ؟ سب ٹھیک ہے ناں؟"

وہ جانتی تھی کہ یہاں صرف اسی صورت میں بلایا جاتا ہے جب کوئی بہت ہی راز کی بات کرنا ہو۔

یہ ان کا تیسرا اڈہ یعنی تیسرا دفتر تھا۔

"کرنل صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا یہ بات آپ دونوں کو یہاں پر بتائی جائے تو بہتر رہے گا۔ یہاں کی دیواریں رازدار ہیں۔" انہوں نے چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دیواروں کے رازدار ہونے سے ان کی مراد کمرے کا ساؤنڈ پروف ہونا تھا۔

"آپ بیٹھ سکتی ہیں مس شیریں۔" انہوں نے چائے کے کپ میز پر رکھے۔

کیپٹن شیریں اور میجر صاحب اپنی نشستیں سنبھال چکے تھے جب کہ کیپٹن طیبہ وہاں پر نہ ہونے کے برابر تھیں۔

ان کے وہاں ہونے کا مقصد ان کی تمام گفتگو کو کمپیوٹر میں ریکارڈ کرنا تھا۔

"اگر ہمارا پلین تھوڑا چینج ہو جائے تو" انہوں نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔

"اگر آپ کا مشورہ مجھے پسند آیا تو ضرور ورنہ امید مت رکھیے گا" وہ دوٹوک انداز میں بولی تو وہ مسکرا دیے۔

"آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ دیکھیں اب مجھے غور سے سنیں۔ آپ نے جو منصوبہ بتایا وہ بہترین ہے اور اس میں کوئی شک نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس میں بس تھوڑا سا بدلاؤ کیا جائے۔ آپ جب اس کے گھر جائیں گی یا وہاں جہاں وہ آپ کو لے کر جائے گا تو آپ کوشش کیجیے گا کہ اس جگہ کا معائنہ کریں اس کی ہر بات کو غور سے سنیں اور اگر کچھ بھی ایسا ویسا ہو تو آپ پہلے سے ہی وہاں سے نکلنے کا راستہ تلاش کر لیں۔ اگر وہ آپ کو اس گھر میں لے کر جاتا ہے جہاں ارسل اس کے ساتھ ہے تو اس کے پچھلے گارڈن میں باہر کا دروازہ ہے جو کہ ویرانے سے ہوتے ہوئے جنگلات کی طرف کا راستہ دیکھائے گا آپ کو۔ آپ نے کوشش کرنی ہے کہ اپنا فون آن رکھیں تا کہ ہم آپ کی لوکیشن چیک کر سکیں۔ اس سب کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہم دیکھیں گے آپ اس کے لیے کتنی اہم ہیں۔ اگر وہ آپ کے پیچھے جائے گا تو ہم اسے تھوڑی مہلت دے دیں گے یہ جاننے کے لئے کہ آخر اس کا منصوبہ کیا ہے۔ اور پھر جب ہم آپ کو ٹریس کر لیں گے تو وہ ہماری گرفت میں ہو گا اور وہ آپ کے حوالے کیا جائے گا۔ اس تمام منصوبے کی ماسٹر مائنڈ آپ ہیں تو مطلب آپ ہی سب سے پہلے اسے سزا سنائیں گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

انہوں نے پلین میں کچھ مزید تبدیلیاں بتائیں اسے جنہیں سننے کے بعد اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اور ہونٹ مسکرانے لگے۔

"اگر خطرہ مولنا ہی ہے تو پھر اس منصوبے میں کیا کمی ہے؟" انہوں نے آخر پر کہا۔

"اس میں صرف یہ کمی ہے کہ یہ اب تک مکمل نہیں ہوا" وہ مسکرائی اور چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

وہ بات سمجھ کر مسکرا دیے۔

کیپٹن طیبہ نے کمپیوٹر بند کیا اور اپنا ساز و سامان اٹھا کر وہ بھی باہر چلی گئیں۔

ان دونوں کے وہاں سے جانے کے بعد کچن کا کبنیٹ کھلا اور کرنل صاحب وہاں سے نکلتے دیکھائی دیے۔

اصل میں اس کبنیٹ کے پیچھے جو دیوار تھی وہ دیوار کے بجائے ایک دروازہ تھا جو دوسرے کمرے میں کھلتا تھا۔

اس کمرے میں بہت سے راز موجود تھے۔

ہر کیس کی فائل اور ہر مجرم کی تصویر اس کمرے میں موجود تھی۔

کرنل صاحب وہاں پر بیٹھے ان لوگوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن سکتے تھے۔

وہ باہر آئے تو میجر صاحب کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"کیا خیال ہے آپ کا پھر اب؟" میجر صاحب نے چائے کے گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

کرنل صاحب ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ نے کوئی جواب نہیں دیا؟" انہوں نے پریشانی سے ان کے چہرے کی طرف دیکھا۔

وہ خاموش رہے۔

تاثرات ایسے تھے کہ جیسے کسی چیز کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"میں ادھر موجود ہوں گا۔ اسے یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا میں۔" ایک طویل خاموشی اور گہری سانس لینے کے بعد انہوں نے جواب دیا۔

وہ مسکرا کر بس سر ہلا کر رہ گیا۔

وہ جانتے تھے کہ وہ اب کیا کرنے والے ہیں۔

کچن میں کھڑی وہ کچھ بنانے کا سوچ رہی تھی مگر فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ کیا بنائے۔

تمام شیلف اور کبنیٹ دیکھنے کے بعد بالآخر اسے میکرونی کا پیکٹ مل گیا۔

اب اتنی پھوڑ تو وہ نہیں تھی کہ میکرونی نہ بنا سکے۔

اسے تھوڑا بہت کھانا بنانا تو آتا ہی تھا۔

میکرونی ابالنے کے لیے اس نے برتن میں پانی ڈال کر چولہے پر رکھا اور میکرونی اس میں ڈال کر اس کے ابلنے کا انتظار کرنے لگی۔

چولہے کے سامنے کرسی رکھ کر وہ بیٹھ گئی اور موبائل پر انسٹاگرام اسکرول کرنے لگی۔

ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی جب پیچھے سے آواز آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یا میرے اللہ۔ لڑکی تم یہ کیا کر رہی ہو؟" سکینہ بیگم نے حیرت سے پوچھا۔

"میکرونی بنا رہی ہوں ماما۔" اس نے انہیں جواب دیا اور دوبارہ سے موبائل میں مگن ہو گئی۔

"شاباش بیٹا چولہے کے سامنے کرسی رکھ کر تم کھانا بنا رہی ہو۔ بہت اچھے۔" انہوں نے اسے گھورا۔

"اب اس کو دس پندرہ منٹ تو لگے گیں ناں ابلنے میں تو تب تک میں نے سوچا میں بیٹھ جاتی ہوں۔ کھڑے ہونے کا فائدہ؟" اس نے کندھے اچکائے۔

سکینہ بیگم نے آگے ہو کر اس کے کندھے پر تھپڑ مارا۔

"ماما۔ کیا کیا ہے اب میں نے؟" وہ اپنا کندھا سہلاتے ہوئے بولی۔

"اگر ابھی ابال نہیں آیا تو تب تک تم کوئی اور کام کر لو۔ برتن پڑے تھے وہ دھو دیتی کوئی سبزی وغیرہ کاٹ لیتی میکرونی میں ڈالنے کے لیے مگر نہیں اس موبائل سے آنکھیں ہٹیں تو کچھ اور نظر آئے ناں۔" انہوں نے اسے خوب آڑے ہاتھوں لیا۔

"اول یہ کہ برتن میں کھانا کھانے کے بعد دھو دوں گی دوئم یہ کہ میکرونی میں سبزیاں مجھے پسند نہیں ہاں البتہ چکن پڑا ہے تو بتا دیں وہ ڈال لیتی ہوں میں اور سوئم یہ کہ آپ کو پتا ہے میں ہمیشہ سادھی میکرونی پر چیز ڈال کر کھاتی ہوں۔" اس نے آخر پر آنکھیں ٹپٹپائیں۔

کرسی سے وہ اٹھ چکی تھی کیونکہ جانتی تھی اور تھوڑی دیر بیٹھی تو کمر پر مکا پڑے گا جو اس وقت تو وہ بالکل نہیں کھانا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جو مرضی کرو مگر یاد رکھنا کچن مجھے صاف چاہیے اور آفشین کو تو بالکل بھی مت بولنا۔ بلکہ اس کو ابھی منع کرتی ہوں۔" یہی کہتی وہ کچن سے باہر چلی گئیں۔

" کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے میں ان کی سوتیلی بیٹی ہوں" وہ منہ بنا کر ابھی کہہ ہی رہی تھی کہ ایک اڑتا ہوا جوتا اس کی ٹانگ پر آکر لگا۔

"اوئی ماں۔ ماما بڑی ہوگئی ہوں میں اب کچھ تو رحم کریں۔" وہ رونی صورت بنا کر کہہ رہی تھی جب باہر سے آواز آئی۔

"چپ رہو۔"

"بس میں ہی چپ رہوں۔ رہنا ہی نہیں مجھے یہاں کل سے نہیں آؤں گی گھر۔" وہ منہ ہی منہ بڑبڑاتی میکرونی دیکھنے لگی۔

وہ بہت دنوں سے اس سے پوچھنا چاہتا تھا مگر اسے ڈر تھا کہ کہیں اسے شک نہ ہو جائے۔

آج جب اس نے کہا کہ دو دن بعد وہ ان کے پاس ہو گی تو وہ حیران ہوا اور بلآخر اس نے پوچھ ہی لیا کہ آخر اس لڑکی، جسے وہ اغواء کرنا چاہتا ہے، میں کیا خاص ہے۔

اس کا جواب سن کر ارسل کا دل چاہا وہ اس شخص کو قتل کر دے۔

مگر وہ یہ ابھی نہیں کر سکتا تھا۔

مگر یقیناً اس کا وقت قریب تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ اکثر ہی کسی نہ کسی کام کے بہانے باہر آتا جاتا رہتا تھا اسی لیے وہ باآسانی کسی بھی وقت کانفرنس میں بھی شرکت کر لیتا اور دفتر بھی چلا جاتا۔

ابھی بھی وہ کیپٹن شیریں کو کچھ اہم معلومات دینے آیا تھا جب ان کے خیالات جان کر اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔

یقیناً وہ ایک محب وطن تھی۔

اس نے جب کیپٹن شیریں کو شطرنج کا ذکر کرتے سنا تو یہی سمجھا تھا کہ وہ شطرنج کھیلنا جانتی ہیں۔

مگر در حقیقت وہ یہ نہیں جان سکا تھا کہ وہ شطرنج میں خاصی اناڑی ہے۔

راہداری میں چلتے ہوئے اس نے اپنے نام کی پکار سنی تو پیچھے مڑی۔

فرہاد کو پیچھے دیکھ کر اس کا موڈ یقیناً بگڑ چکا تھا۔

اور جو سوال اس نے کیا تھا اس سے اس کا دماغ مزید خراب ہوا تھا مگر وہ یہی سمجھی تھی کہ شاید جبران دیکھ رہا ہے اسی لیے وہ ایسے کہہ رہا ہے۔

مگر حقیقت میں ایسا نہیں تھا وہ سچ میں یہ سوال اس سے پوچھ رہا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا وہ یہی سمجھ رہی ہے کہ جبران یہ سب دیکھ رہا ہے مگر ایسا نہیں تھا۔

وہ سننا چاہتا تھا کہ وہ کیا جواب دے گی۔

مگر اس کا جواب سن کر اسے یقیناً برا لگا تھا۔

"خدا کرے کوئی آپ کو آپ کے جیسا ملے" اس نے بہت بھاری دل سے کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نہ جانے یہ الفاظ اس کے دل میں کیسے آئے اور پھر زبان نے کیسے ادا کیے۔

اس نے اس کا تھم جانا دیکھا تھا مگر اس کے پیچھے مڑنے سے پہلے وہ چلا گیا تھا۔

اس کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی۔

وہ جواب جانتا تھا مگر پھر بھی۔

ان لوگوں کا منصوبہ بہت اچھا چل رہا تھا۔

جبران آفریدی ان کے جال میں پھنس رہا تھا۔

اور وہاں وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کی جال میں پھنس رہی ہے۔

یقیناً کھیل دلچسپ تھا۔

اب تک کوئی بھی میٹنگ نہیں ہوئی تھی مگر معلومات کا تبادلہ جاری تھا۔

سپاہی طفیل اب تک نہیں جان سکا تھا کہ ان کا منصوبہ آخر ہے کیا کیونکہ جیک اور مارلن ہمیشہ اس بارے میں اکیلے میں بات کرتے تھے۔

سپاہی طفیل نے بہت کوشش کی جاننے کی مگر ناکام رہے۔

میجر صاحب ہر روز ان سے تفصیلات لیتے تھے جب کہ کرنل صاحب خاموشی سے ان سب پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

ان کے کانوں میں لگے ائیر پیس مختلف انداز میں بنے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یہ عام ائیر پیس کی طرح نہیں تھے بلکہ ان سے وہ لوگ بات کر سکتے تھے۔

پرانے وائرلیس وہ اب استعمال نہیں کرتے تھے۔

ائیر پیس کا استعمال زیادہ آسان تھا۔

کان میں لگے ہونے کی وجہ سے ہر ممبر ایک دوسرے کو سن سکتا تھا۔

یہاں تک کہ جب وہ بند ہوتے تو بھی ان کی باتیں سنی جا سکتی تھیں مگر وہ باتیں صرف کرنل صاحب اور میجر صاحب سن سکتے تھے اور یہ راز صرف ان تک ہی تھا۔

یہی وجہ تھی کہ میجر صاحب کیپٹن شیریں کی ہر بات سن لیتے تھے۔

آج کافی عرصے بعد ان دونوں کو کام سے کچھ فراغت ملی تو وہ دونوں چائے کی پیالیاں ہاتھ میں تھامے باتیں کرنے لگیں۔

"ویسے تم چائے اچھی بنا لیتی ہو۔" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کیپٹن طیبہ نے ہنس کر کہا تو وہ بھی ہنس دی۔

"میری ماما کے سامنے اگر تم یہ کہو تو وہ کہیں گی کہ بس چائے کی اچھی بناتی ہے" اور پھر وہ دونوں صرف سے ہنسنے لگیں۔

"ویسے تمہیں عجیب نہیں لگتا کیا اپنے بھائی کے ساتھ یوں کام کرتے ہوئے۔ مطلب کہ وہ تمہارے باس ہیں یہاں اگر کبھی وہ تمہیں کوئی آرڈر دیتے ہیں تو کیسا لگتا ہے؟" کیپٹن طیبہ کی بات سن کر وہ مسکرا دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"طیبہ !میں جب آئی ایس آئی میں آئی تھی تو اس دن ہی بھائی نے سمجھا دیا تھا کہ یہاں نہ تم مجھے جانتی ہو نہ میں تمہیں۔بات چھوٹی ہو یا بڑی مگر کبھی وہاں میرے پاس یہ سوچ کر مت آنا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔وہ کہتے ہیں کہ میں دنیا کی ہر جگہ پر،زندگی کے ہر موڑ پر تمہارے ساتھ تمہاری مدد کے لیے ہوں گا مگر یہاں پر نہیں۔کیونکہ اگر میں یہاں پر بھی تمہاری مدد کروں گا تمہاری غلطیوں کو کور کروں گا تو پھر کیا فائدہ تمہارے یہاں آنے کا۔وہ میرے سئنیر بھی ہیں ناں تب بھی وہ بہت اچھے ہیں۔وہ ہمیں برابر رکھتے ہیں اور یہی سب سے اچھی بات ہے۔"اس کی بات کے اختتام پر طیبہ مسکرادی۔

"تمہاری ان باتوں میں چائے ٹھنڈی ہو گئی میری۔"عربیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کب سے بول خود رہی ہو اور چائے میری وجہ سے ٹھنڈی ہو گئی واہ۔"طیبہ نے اسے گھور کر کہا۔

"اچھا زیادہ باتیں مت کرو چلو چائے ختم کرو اور کام پر لگ جاؤ فوراً ورنہ ابھی آجائیں گے میجر صاحب لیکچر دینے۔"اس کی بات سن کر طیبہ کا جی چاہا کہ زوردار قہقہہ لگائے مگر اپنی ہنسی ضبط کرتی وہ اپنی میز پر چلی گئی۔

اس دن کی بے عزتی کے بعد بھی اسے اثر نہ ہوا تھا اس لیے ڈھیٹ پن کی انتہا کرتے ہوئے وہ آج کیفے پہنچ گیا تھا اسے تنگ کرنے۔

اسے دیکھتے ہی اس کی کڑوی کافی مزید کڑوی ہو گئی تھی۔

نہ جانے اسے دیکھ کر وہ ایسے منہ کیوں بناتی تھی۔

اور پھر آج تو اس نے ڈھٹائی کی حد کر دی تھی۔

اس نے سوچ لیا تھا آج یا تو وہ رہے گا یا پھر وہ خود۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کیفے سے نکلتے ہی اس نے سفیر کو فون کیا تھا مگر اس کا نمبر مسلسل بند آ رہا تھا یقیناً وہ میٹنگ میں مصروف ہو گا۔

یہی سوچ کر اس نے یونیورسٹی کے بعد اس کے پاس جانے کا ارادہ کیا تھا۔

یونیورسٹی کے بعد وہ گھر چلی آئی تھی اسی لیے وہ سفیر سے بات نہ کر سکی تھی مگر اگلے دن ہی وہ اس کے دفتر پہنچ چکی تھی جہاں اس کے ساتھ فرہاد بھی موجود تھا۔

اسے دیکھ کر اس کا کل کا غصہ پھر تازہ ہوا تھا۔

وہ چلا کر کہنا چاہتی تھی مگر جگہ اور سامنے بیٹھے نفوس کا خیال کرتے ہوئے آواز دھیمی رکھتے ہوئے بولی۔

"آخر آپ کو ضرورت ہی کیا تھی انہیں وہاں بھیجنے کی؟" اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

اس کے یوں کہنے پر سفیر نے پہلے اسے اور پھر اپنے پاس بیٹھے فرہاد کو دیکھا۔

"یہ آپ کی سیکیورٹی کے لیے تھا" انہوں نے تحمل سے کہا۔

"میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔ یہ مجھے زچ کرنے کے لیے علاوہ کچھ نہیں کرتے" اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ اٹھا کر سامنے بیٹھے خاموش انسان کے سر پر دے مارے۔

"مگر پھر بھی مجھے جو بہتر لگا میں نے وہی کیا" وہی اطمینان تھا۔

"آپ کو جو بہتر لگا یا ان کو جو بہتر لگا" اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

"آخر آپ کیا چاہتی ہیں؟" بلا آخر اس نے چپ کا روزہ توڑا۔

"آپ سے رہائی" وہ بغیر کسی تاخیر کے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے آپ کو کہاں قید کرر کھا ہے؟" وہ بہت سکون سے بولے۔

"آپ نے قید نہیں کرر کھا مگر آپ کی جو سو کالڈ حفاظت ہے مجھے یہ نہیں چاہیے اپنے پاس رکھیں اپنی سیکیورٹی۔ میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔ یہ مجھے کل سے وہاں نظر نہ آئیں" آخری جملہ سفیر سے کہتی وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

"کیا کہا ہے تم نے؟" اس کے جانے کے بعد سفیر نے اسے آڑے ہاتھوں لینے کا سوچا۔

"میں نے کچھ نہیں کہا" اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم نے کچھ کیا ہے تب ہی وہ اتنے غصے میں ہیں۔ اسے کبھی غصہ نہیں آیا مگر جب سے تمہارے ساتھ کام شروع کیا ہے وہ ہر وقت غصے میں ہی رہتی ہے"

"یہ ان کا مسئلہ ہے میرا نہیں۔ میں تو بس اپنا کام کر رہا ہوں" وہ لاپرواہی سے بولا۔

"عفان۔۔" انہوں نے اسے گھورا۔

"اچھا ٹھیک ہے" وہ آنکھیں گھوماتا باہر چلا گیا۔

"کب سدھریں گے یہ دونوں" اس نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے سرگوشی کی۔

وہ اس وہاں جانے سے روک بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ یہ عربیہ کے لئے ضروری تھا۔ مگر عربیہ کو اتنے غصے میں اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔

آہ کاش کے وہ کچھ کر سکتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مگر اب جیسا چل رہا ہے اسے چلنے دینا تھا اور یہی واحد حل تھا۔

اس سارے واقعے کے بعد اس نے سوچا تھا کہ وہ دو دن یونیورسٹی نہیں جائے گی بس اسی لیے اس نے یونیورسٹی کا کوئی کام کرنے کے بجائے کچھ اور پڑھنے کو ترجیح دی۔

مگر اس سب میں وہ اپنا پاؤں تقریباً تڑوا چکی تھی۔

پیر میں زرا سی موچ آنے پر اس نے اتنا واویلا کیا تھا کہ بلآخر سفیر کو اسے دو دن چھٹی کروانا ہی پڑی تھی۔

فرہاد یونیورسٹی میں تھا سو وہ چھٹی کر سکتی تھی۔

دو دن بعد جب وہ یونیورسٹی گئی تو دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی پہلے تو اسے جبران مل گیا تھا جو اس سے دو دن سے غائب ہونے کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

ابھی وہ اسے بتا ہی رہی تھی کہ فرہاد صاحب شعر کہتے ہوئے سامنے آئے تھے اور بس یہی پر ہی اس کو غصہ آیا تھا۔

"ڈھیٹ انسان۔" اس نے دل میں کہا۔

اس کی فضول گوئی سے اسے اور غصہ آیا تھا مگر وہ یہی جانتی تھی کہ وہ جبران کے سامنے ہونے کی وجہ سے ایسا کہہ رہا ہے جبکہ حقیقت میں وہ سچ بیان کر رہا تھا۔

فرہاد نے جب اس کے پیر کے بارے میں پوچھا تو اس نے زرا غصے سے جواب دیا جس سے وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے کہا۔

"اتنا برا نہیں ہوں جتنا آپ سمجھتی ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کیا نہ تھا اس کے الفاظ اور لہجے میں مگر وہ سمجھی کی نہ تھا۔

وہ وہاں سے چلا گیا تو وہ بھی کلاس کی طرف چلی گئی۔

جب کہ جبران غصے سے فرہاد کو دیکھنے لگا جو ہر بار اس کا پلین برباد کرتا تھا۔

"اس انسان کا کچھ کرنا پڑے گا یہ بار بار میرا منصوبہ برباد کر دیتا ہے۔ نہ جانے کہاں سے آجاتا ہے یہ" وہ اندھیرے میں ٹہلتے ہوئے بول رہا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

"تم یوں کیوں بے چین ہو؟" مارلن کی آواز آئی تھی اندھیرے میں۔

"سب برباد کر دیتا ہے وہ لڑکا۔ نہ جانے اسے کیسے خبر ہو جاتی اور وہ منڈلاتا ہوا ہم تک آجاتا ہے۔" وہ غصے سے کہہ رہا تھا۔

"آخر کس کی بات کر رہے ہو؟ کون ہے جس نے جیک بیٹ مین کو غصہ دلایا؟" مارلن طنزیہ ہنسی۔

"ہے ایک شخص۔ اس کا بھی کچھ کرنا پڑے گا ورنہ اتنی آسانی سے جان نہیں چھوڑے گا۔"

"لگتا ہے تم پاگل ہو گئے ہو۔ خیر شوق سے پاگل ہو مگر میرا تحفہ مجھے دینے کے بعد"

"ہاں ہاں بس دو دن ٹھہر جاؤ پھر وہ ہمارے ہی قبضے میں ہو گی۔ اب جاؤ یہاں سے" وہ غصے سے کہتا اب شاید بیٹھ چکا تھا۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں یہاں ٹھہرنے کا۔ جا رہی ہوں۔" مارلن یہ کہتے ہوئے زور سے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جاہل عورت۔" وہ بڑبڑایا۔

تیرے عمل کا ردِ عمل ہو گا ایک دن

خاموش ولولوں کو خدا دیکھ رہا ہے

نامعلوم

کرنل صاحب کا لیکچر سننے کے بعد میجر عفان نے ان سب کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔

ان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کرنے کے بعد انہوں نے اپنے تمام منصوبے دوبارہ سے دہرائے تھے۔

میٹنگ کے بعد وہ دونوں اپنے دفتر میں موجود اپنا اپنا کام کر رہی تھیں۔

کیپٹن طیبہ ہمیشہ کی طرح کمپیوٹر کے آگے بیٹھیں نہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

جب کہ کیپٹن شیریں فائلز میں ضروری جملوں کی نشان دہی کر رہی تھی۔

ان نشان زدہ جملوں کو وہ ڈی کوڈ کر کے الگ سے لکھ رہی تھی۔

تقریباً کوئی چوتھی یا پانچویں فائل پر کام کر رہی تھی وہ جب اچانک وہ رکی۔

اس نے ان جملوں کو بہت غور سے دیکھا اور پھر آنکھیں چھوٹی کیے اپنے ہاتھ میں موجود پینسل کو دیکھا۔

وہ یقیناً کچھ سوچ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد ہی وہ پینسل فائل پر رکھتے ہوئے پیچھے ہوئی اور اپنا رخ کیپٹن طیبہ کی طرف کیا۔

"میں ایک بات سوچ رہی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اب کیا پک رہا ہے تمہارے دماغ میں؟" کیپٹن طیبہ نے نگاہیں کمپیوٹر پر رکھتے ہوئے ہی پوچھا۔

"دیکھو ہم لوگ کوڈ ورڈز پر کام کرتے ہیں تو میں یہ سوچ رہی تھی کیوں نہ ہم بھی کچھ کوڈ ورڈز رکھیں آپس میں بات کرنے کے لیے۔" اس نے آنکھیں ٹپٹپائی۔

"ایسی کمال کی سوچ تمہارے دماغ میں آتی کیسے ہیں؟" کیپٹن طیبہ نے کمپیوٹر سے نگاہیں ہٹالی تھیں اب۔

"دیکھو اگر ہم کوڈ ورڈز میں بات کریں گے تو کسی کو کیا پتا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اگر ہمیں کسی کو اس کے منہ پر برا بھلا کہنا ہو تو ہم کوڈ ورڈز کا استعمال کر سکتے ہیں اس کو کیا پتا اس کی تعریف کر رہے ہیں یا بے عزتی۔" وہ چہک کر بول رہی تھی اور طیبہ ہنسی دبائے اسے دیکھ رہی تھی۔

"چلو ٹھیک ہے اتنا کافی ہے۔ اب کام کر لو۔"

"بس ایک فائل رہ گئی ہے اور میں نے پہلا کوڈ ورڈ سوچ لیا ہے۔" وہ پینسل فائل سے اٹھا چکی تھی اور اب اسے دو انگلیوں کے درمیان گھما رہی تھی۔

"اور وہ کیا؟"

"خوش رہو۔" اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"لو اس میں کیا بڑی بات ہے یہ تو ہم کہتے رہتے ہیں۔"

"ارے نہیں یہ کوڈ ورڈ ہے۔ اگر کوئی ہمیں بہت تنگ کر رہا ہو تو ہم کہتے ہیں ناں بھاڑ میں جاؤ تو اب سے ہم یہ نہیں کہیں گے بلکہ کہیں گے خوش رہو۔ اگر کوئی ہمیں بات بات پر طعنے دیتا ہو تو ہم اسے کہیں گے **"خوش رہیں"**۔ ہیں ناں مزے کا کوڈ ورڈ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بہت۔" وہ ہنسی اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

شیریں بھی اب اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی۔

کام کے دوران ایسی باتیں اس کے دماغ میں نہ جانے کہاں سے آجاتی تھیں۔

باہر کھڑے انسان نے سوچا تھا۔

اگلے روز یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بینچ پر بیٹھی تھی جب فرہاد دور سے آتا نظر آیا۔

کاش کہ وہ اسے قتل کرسکتی۔

وہ پہلے تو دوسری طرف جانے لگا تھا مگر جب اس نے تھوڑی ہی دور جبران کو کھڑا دیکھا تو اسی طرف چلا آیا۔

وہ اس کے قریب آگیا اور اب اس سے بے مطلب کے سوال کرنے لگا تھا کس پر وہ خاصا غصہ ہوئی اور اسے وہاں سے جانے کو کہا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے چلا جاؤں گا مگر ایک آخری سوال" اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

"آپ ایک کام کریں" عربیہ نے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر لا کر کہا۔

"جی جی" وہ یوں بولا جیسے کہ اس کا بہت فرماں بردار ہو۔

"خوش رہیں" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی جب کہ وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اگر اس نے ان کی کل گفتگو نہ سنی ہوتی تو یقیناً وہ مسکراتا مگر جو وہ کہہ کر گئی تھی اس ک بعد اس کی مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بندہ سئنیر ہونے کا ہی لحاظ کر لیتا ہے" وہ بڑبڑایا۔

وہ غصے سے کلاس کی طرف گئی تھی۔

جانتی تھی کہ کلاس نہیں ہو گی مگر صرف جبران کو دیکھانے کے لیے وہ یوں غصے میں آئی تھی۔

وہ کافی حد تک کامیاب ہو چکی تھی۔

جبران نے جب اس کو گھر آنے کی دعوت دی تو دل ہی دل میں اسے اپنا منصوبہ پورا ہوتا نظر آ رہا تھا۔

جب کہ دوسری طرف جبران کا بھی یہی خیال تھا۔

مگر کس کا منصوبہ پورا ہونا تھا یہ بات تو سب جانتے تھے۔

یونیورسٹی سے واپس آ کر وہ اپنے کمرے میں گئی اور پھر وہاں سکون سے بیٹھ کر ائیر پیس کی مدد سے پوری ٹیم کو تمام بات بتائی جس پر کرنل صاحب کے علاوہ باقی سب نے ہی اسے سراہا تھا۔

ائیر پیس پر باتیں کرتے ہوئے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سامنے دیوار سے باتیں کر رہی ہے۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ اچانک دروازہ کھٹکا۔

اس نے ائیر پیس کان سے نکال کر سائیڈ ٹیبل کی دراز میں رکھا اور دروازہ کھولا۔

سامنے ہی آفشین کھڑی تھی۔

"دروازہ کیوں بند کر رکھا تھا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اب آپ ٹیپیکل بھابھی ہر گز مت بنیے گا۔ آپ میرے کام کی نوعیت جانتی ہیں" عربیہ اس سے کہتی ہوئی بیڈ پر واپس آکر بیٹھ گئی جب کہ وہ ہنس دی۔

"اچھا جی نہیں بنتی۔ بتاؤ کیسا جارہا ہے کام؟" آفشین اس کے برابر میں آبیٹھی۔

"اچھا جارہا ہے بس دعا کیا کریں ہمارے لیے"

"بابا تمہاری بہت تعریف کر رہے تھے۔ کہہ رہے تھے کہ بڑی اچھی اور سمجھدار بچی ہے تمہاری نند" آفشین نے "**نند**" پر خاصا زور دیا۔

"بس دیکھ لیں میری سمجھداری کتنی مشہور ہے" اس نے ادا سے کہا۔

"اچھا بس بس زیادہ فری مت ہو اور میرے ساتھ کچن میں آکر کام کرواؤ" یہ کہہ کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یار آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا؟ ابھی تھکی ہاری یونیورسٹی سے آئی ہوں میں"

"بس کرو ڈرامے فوراً سے کچن میں آؤ چلو جلدی" یہ کہہ کر وہ باہر چلی گئی جب کہ پیچھے وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"کاش انہیں معلوم ہوتا کہ عربیہ ہمدانی دشمنوں کو تباہ کرنے کے منصوبے بناتی ہے۔ مگر یہ لوگ بس مجھ سے کچن کا کام ہی کروائیں گی ساری زندگی" وہ بڑبڑاتی ہوئی اس کے پیچھے ہی چلی گئی۔

دفتر میں آئے ابھی اسے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب دروازہ کھٹکا۔

"آجائیں"

"السلام علیکم میڈم" سپاہی طفیل نے اندر آتے ہی سلیوٹ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ایک چِپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے انہوں نے اس کے بارے میں تفصیلات دیں۔

تمام تفصیل سننے کے بعد اس نے سپاہی طفیل کو جانے کو کہا اور کیپٹن طیبہ کی جانب مڑی۔

"میجر عفان اس وقت کہاں ہیں؟"اس نے غور سے اس چِپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شاید اپنے دفتر میں ہوں۔۔کیوں؟"

"انہیں پیغام پہنچاؤ کہ فوراً کرنل صاحب کے دفتر میں آئیں"یہ کہہ کر وہ دفتر سے باہر چلی گئی۔

کیپٹن طیبہ نے سپاہی کے ذریعے میجر صاحب کو پیغام پہنچایا اور خود اس کے پیچھے گئی۔

وہ چاروں میز کے گرد ایک دائرے میں بیٹھے تھے اور سب کی نظریں میز پر پڑی چِپ پر تھیں۔

"کیا لگتا ہے کیا کہا ہوگا اس میں"میجر صاحب نے پوچھا۔

"یقیناً کوئی اہم بات ہی ہوگی"کیپٹن شیریں نے جواب دیا۔

"اس کی اہم باتیں ہمارے لیے ہمیشہ خطرناک ہی ہوتی ہیں۔"انہوں نے جیسے کیپٹن شیریں کے علم میں اضافہ کیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی کرنل صاحب بول پڑے۔

"خدا کے لیے تم لوگ بعد میں بحث کرلینا۔کیپٹن طیبہ وہاں سے میرا لیپ ٹاپ لے کر آئیں"

کیپٹن طیبہ لیپ ٹاپ لے کر آئیں تو وہ ریکارڈ چِپ انہوں نے اس کے اندر ڈالی اور کچھ دیر بعد ہی ایک مردانہ آواز لیپ ٹاپ کی سکرین سے ابھری۔

جیسے جیسے وہ سن رہے تھے ان سب کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ان سب کے چہرے پر ایک سے تاثرات تھے۔

غصے کے۔

وہ اس میں اپنے اس منصوبے کے بارے میں بتا رہا تھا جس میں اسے عربیہ کو اغواہ کرنا تھا۔

وہ سمجھے تھے کہ وہ شاید اسے آگے اسمگل کر دے گا مگر جب یہ سنا کہ مارلن کے خیالات کیا ہیں تو ان کے تاثرات بدلے تھے۔

"اب اس کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی یہ دنیا" میجر عفان میز پر ہاتھ مار کر کھڑے ہوئے۔

"ضبط رکھو عفان۔ ہم سنبھال لیں گے۔ آخر کتنی ہی چالیں چلے گا وہ مگر ہو گا تو وہی جو اس کی قسمت میں لکھا ہے" کرنل صاحب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

"کیا لکھا ہے اس کی قسمت میں" کیپٹن شیریں نے تجسس سے پوچھا۔

"ہمارے ہاتھوں موت" انھوں نے 'موت' پر خاصا زور دیا جسے سن کر سب کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"تو میرے جوانوں! کیا آپ لوگ تیار ہیں؟" کرنل صاحب نے بلند آواز میں پوچھا۔

"تیار ہیں" وہ تینوں یک زبان ہو کر بولے۔

"کیا آپ کو وطن سے کیا وعدہ یاد ہے؟" وہ اور بلند آواز سے بولے۔

"یاد ہے" وہ تینوں بھی بلند آواز میں بولے۔

"تو دشمن کو وصالِ جہنم کرنے کا وقت آچکا ہے۔ کیا آپ اس کے لیے تیار ہیں؟" وہ کہے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تیار ہیں" وہ تینوں بھی بلند آواز سے کہتے کھڑے ہو گئے۔

"تکبیر"

"اللہ اکبر"

اگلے روز وہ یونیورسٹی اسی لیے آئی تھی تاکہ جبران اپنا منصوبہ مکمل کر سکے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ پروفیسر ارشد کی کلاس میں لیکچر غور سے نہیں سن رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ ہر سٹوڈنٹ پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہیں معلوم ہوتا تھا کہ کون لکھ رہا ہے اور کون وقت ضائع کر رہا ہے۔

ان سے عزت افزائی کروانے کے بعد جب وہ کلاس سے باہر آئی تو اچھے سے جانتی تھی کہ جبران اس کے پیچھے ضرور آئے گا اسی لیے کیفے چلی گئی۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد اس کی توقع کے عین مطابق وہ وہاں موجود تھا۔

کچھ دیر باتوں کے بعد بلآخر عربیہ نے کہہ ہی دیا کہ وہ اس کے گھر جائے گی آج جس پر اس کے چہرے کے تاثرات وہ دیکھ سکتی تھی۔

اس نے حامی بھر لی اور اپنی بہن (مارلن) کو فون کرنے دوسری جانب چل دیا۔

عربیہ اس کے پیچھے نہیں گئی تھی کیونکہ اس کے فون میں جو کچھ دیر پہلے اس نے ایک چِپ لگائی تھی اس سے وہ تمام گفتگو سن سکتی تھی۔

اس نے کیفے کے دوسرے حصے میں آ کر مارلن کو فون کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"خود کو اور گھر کو تیار کر لو وہ آنے کے لیے رضامند ہو چکی ہے۔ کوئی بھی کوتاہی مت کرنا۔" اس کو تنبیہ کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

مارلن نے اسے جلد آنے کو کہا اور فون بند ہو گیا۔

عربیہ نے اپنے کان میں لگائے ائیر پیس بالوں کی مدد سے چھپا رکھے تھے۔

اس نے بالوں کو اس طرح سے سیٹ کر رکھا تھا کہ ائیر پیس نظر نہ آتے تھے اور اگر ہوا کی وجہ سے بال پیچھے ہوتے بھی تو ائیر پیس واضح طور پر کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

وہ پارکینگ میں آچکی تھی اور اب جبران کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ دونوں اس وقت جبران کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔

اس کے گھر کی تعریف کرتے ہوئے وہ اندر آئی تو سامنے ہی مارلن، جو کہ جبران کی بہن کا کردار ادا کر رہی تھی، موجود تھی۔

وہ مارلن کو پہچان گئی تھی کیونکہ سپاہی طفیل نے بتا رکھا تھا کہ وہ کیسی نظر آتی ہے۔

اس کا لباس پورا تھا اور سر پر دوپٹہ بھی سجا رکھا تھا اس نے مگر اس کی آنکھ کے نیچے ایک نشان تھا جو اس کی پہچان کرواتا تھا۔

اس سے بات کرنے کے دوران وہ ادھر ادھر بھی دیکھ رہی تھی کیونکہ اسے ارسل کی تلاش تھی۔

جبران وہاں سے چلا گیا تھا اور اسے بس یہی جاننا تھا کہ آخر وہ کہاں گیا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ادھر ادھر دیکھنا بند کریں مس شیریں۔" ائیر پیس میں سے آواز آئی تو اس نے اپنا دھیان مارلن کی طرف کیا۔

"ان کو کیسے معلوم ہوا کہ ادھر ادھر دیکھ رہی ہوں میں" اس نے دل میں سوچا مگر جواب ابھی ملنا مشکل تھا۔

جبران واپس آیا تو اس نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا۔

وہ یقیناً کچھ پلین کر رہا تھا۔

اسے ارسل کی تلاش تھی۔

"کہاں ہو ارسل؟ کہاں؟" اس کا دل اب پریشان ہو رہا تھا مگر چہرے پر ایسے کوئی تاثرات نہیں تھے۔

کچھ دیر بعد مارلن کسی کام سے باہر گئی تو دو منٹ بعد ہی جبران بھی اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔

وہ لاونج میں اکیلی ہی بیٹھی تھی۔

نہ جانے وہ دونوں بہن بھائی کہاں چلے گئے تھے ایک ساتھ ہی۔

کچھ دیر گزری تو ان کی تلاش میں وہ گھر کی پچھلی جانب آگئی۔ یہاں وہ دونوں دور کھڑے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ وہ تھوڑا قریب گئی مگر جب اچھا نہ لگا تو واپس جانے لگی۔

مگر ایک دم وہ رکی تھی۔

سامنے ہی وہ ارسل کو دیکھ چکی تھی۔

یعنی وہ سہی جگہ پر تھی۔

اسے کچھ کھٹکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ واپس مڑی۔

قریب بینچ کے پیچھے چھپ کر اس نے ان کی باتیں سننا چاہیں تھی۔

یقیناً یہ ایک غلط حرکت تھی مگر اسے کچھ غلط لگ رہا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ وہ ایک بار آئی تو واپس نہیں جائے گی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم اسے چھوڑنے جا رہے ہو۔ کیا تم اپنا وعدہ بھول گئے؟" وہ مارلن کو یہ کہتے سن رہی تھی۔

(یعنی ارسل ٹھیک کہہ رہا تھا سب۔)

"ہاں مگر یہ ضروری ہے میں نہیں چاہتا کہ اسے جلد ہی شک ہو جائے اور تم کیا مجھے یہاں لے آئی ہو۔ اگر اسے کچھ بھی معلوم ہو گیا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔" جبران سختی سے بولا۔

(ارسل غائب ہو گیا تھا۔ وہ اب بے چین تھی یہ جاننے کے لیے کہ وہ دونوں کیا پلین کر رہے ہیں۔)

"تم اسے واپس نہیں لے کر جاؤ گے" وہ سختی سے بولی۔

"ٹھیک ہے۔ آج رات اپنے شوق پورے کرو مگر یاد رکھنا اسے خراش تک نہ آئے ورنہ وہ (گالی) میرے پیسے پورے نہیں دے گا۔ کل ہی اس کو وہاں بھیج دیں گے"

"تم کسی اور کا بندوبست کیوں نہیں کر لیتے اس پر میرا دل آچکا ہے" وہ خباثت سے بولی۔

"تمہارے دل کی سن کر میں اپنا کام خراب نہیں کرنا چاہتا۔ کہا ناں شوق پورے کرو آج رات کے لیے بس" جبران سختی سے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"وہ ایک رات کے لیے کیے ناکافی ہے مجھے تو وہ صبح دوپہر شام چاہیے"

(عربیہ کا سر چکرانے لگا تھا۔اسے لگا سب اسے یہاں اکیلا چھوڑ گئے ہیں۔ائیر پیس سے آواز آنا بند ہو گئی تھی۔ ارسل وہاں سے غائب تھا۔اسے کچھ سمجھ نہ آرہا تھا۔)

"تم ایسا ویسا کچھ نہیں کرو گی سمجھی؟" جبران نے اس کو جھنجھوڑا تھا۔

"میں اس (گالی) سے بات کرلوں گی وہ استعمال کر کے واپس بھیج دے گا مجھے معلوم ہے۔اور پھر وہ ہمیشہ میرے پاس رہ سکتی ہے۔ایسا ہیرہ تو میں کبھی نہیں گنوا سکتی"

"جو مرضی کرو تم۔" جبران غصے سے اسے چھوڑ تا وہاں سے جانے لگا تھا جب بینچ کے پیچھے کسی کا وجود نظر آیا اسے۔

وہ وہاں پہنچا تو عربیہ کو وہاں دیکھ کر اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

عربیہ اسے دیکھ کر سہم گئی تھی اور جلدی سے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔

وہ پچھلی جانب بنے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

(یہ وہی دروازہ تھا جس کا سپاہی طفیل نے اسے پہلے بتایا تھا۔)

"رکو تم کہاں جا رہی ہو؟" ہوش میں آتے ہی وہ چیخا تھا۔

"پکڑو اسے وہ بھاگے نہ" اس نے اپنے بندوں کو ہوشیار کیا۔مگر اتنی دیر میں وہ گھر سے باہر نکل چکی تھی۔

اس نے اپنے بندے اس کی پیچھے بھیجے اور خود مارلن کی طرف آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم سے کہا تھا میں نے اپنی بکواس بند رکھنا اب کرلو تم اپنے رنگین شوق پورے۔" وہ جو پہلے ہی صدمے میں کھڑی تھی اس کی بات سن کر وہاں ہی بیٹھ گئی۔

"اگر وہ نہ ملی تو؟" وہ جبران سے پوچھ رہی تھی۔

"تو میں تمہیں قتل کر دوں گا" وہ دانت پیس کر بولا۔

"میں تو ویسے ہی مر جاؤں گی۔اس کو میں کھونا نہیں چاہتی تھی" وہ صدمے میں جاچکی تھی۔

جبران اسے اس کے حال پر چھوڑ کر عربیہ کا پتہ کرنے گیا۔

اس کے بندے واپس آگئے تھے کیونکہ اس کا کوئی پتہ نہ ملا تھا۔

جیک غصے سے مارلن کے کمرے میں گیا تھا۔

وہ تو پہلے ہی صدمے میں تھی اسے دیکھ کر اس ک تاثرات مزید بدلے تھے۔

ارسل بھی اب آچکا تھا۔

"تم سے کہا تھا کہ بکواس بند رکھنا مگر تم زبان بند نہ رکھ سکی۔اب بتاؤ تمہارا کیا حشر کیا جائے؟" وہ آہستہ سے اس کے قریب بڑھ رہا تھا۔

"دیکھو جیک۔۔میں۔۔میں نہیں جانتی تھی وہ سب سن لے گی۔تم۔۔تم میرے ساتھ یہ نہیں کرسکتے۔" وہ اس کے ہاتھ کی طرف دیکھ رہی تھی جس میں کلہاڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم میری سب سے بڑی غلطی تھی مارلن۔ کاش کے اس دن تم مر گئی ہوتی تو آج میں اتنا بڑا نقصان نہ دیکھ رہا ہوتا۔" وہ بولتے ہوئے اس کے قریب جا رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دو جیک۔ میں خود اسے ڈھونڈ لاؤں گی۔ میں اسے مانگوں گی بھی نہیں تم سے۔ کیا تم مجھے سن رہے ہو؟" وہ چیخی تھی مگر جیک پر اس کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔

وہ اس کے قریب آچکا تھا۔

ارسل پیچھے کھڑا تھا۔

اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

مارلن چیخ رہی تھی مگر وہ رو نہیں رہی تھی۔

شاید اس کے آنسو ختم ہو چکے تھے۔

اس کے احساسات مر چکے تھے۔

"تم میری سب سے بڑی غلطی تھی مارلن۔" یہ کہتے ہوئے اس نے کلہاڑی کو اوپر کیا اور اس کے سر کے درمیان میں دے ماری۔

وہ چیخ بھی نہ سکی تھی۔

اس کا سر دو ٹکروں میں ہو گیا تھا۔

جیک نے ایک بار پھر کلہاڑی کو اوپر کیا اور اس کی گردن پر دے ماری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کی گردن اور جسم مختلف سمتوں میں گر گئے۔

وہ کلہاڑی وہی پر پھینک کر واپس مڑا۔

"اس کو چھپانا اب تمہاری زمہ داری ہے۔" ارسل سے یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد ارسل نے سامنے دیکھا جہاں مارلن کی لاش کے ٹکڑے پڑے تھے۔

اس نے مارلن کا انجام ایسا نہ سوچا تھا۔

وہ وہاں سے بھاگتی ہوئی نہ جانے کہاں نکل آئی تھی۔

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کس سمت بھاگے۔

اتنا بڑا دھوکہ۔

اتنا بڑا افراڈ۔

وہ لوگ اسے یوں چھوڑ کیسے سکتے تھے؟

اسے رہ رہ کر رونا آرہا تھا۔

"کیا کروں میں میرے اللہ۔۔" اس نے اپنا بیگ ٹٹولا اور موبائل نکالا۔

مگر موبائل کی چارجنگ نہیں تھی۔

اس نے غصے سے موبائل واپس اندر رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس تک پہنچتے وہ آگے بھاگنے لگی۔

جتنا تیز وہ بھاگ سکتی تھی وہ اتنا ہی تیز بھاگی۔

اس کی آنکھیں بار بار آنسو کی وجہ سے دھندلا رہی تھیں جسے وہ بار بار صاف کر رہی تھی۔

نہ جانے کون سی نیکی کی تھی اس نے کہ آج وہ اتنے بڑے عذاب سے بچ کر نکل آئی تھی۔

اس میں بھاگنے کی ہمت کہاں سے آئی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی۔

اس نے چاہا کہ وہ اپنے ائیر پیس نکال پھینکے مگر اس نے ایسا نہ کیا تھا۔

اسے اب بھی امید تھی کہ کوئی آئے گا اس کے پیچھے۔

وہ بس بھاگ رہی تھی۔

ایسی نازک تھی گھر کے پرندوں سے بھی خوف کھاتی تھی میں

یہ کہاں، کن درندوں کے جنگل میں پھینکا ہے تنہا مجھے

فریحہ نقوی

پریشانی کے تاثرات ان تینوں کے چہروں پر واضح تھے۔

مسلسل کمپیوٹر کی پیڈ پر اس کی انگلیاں چل رہی تھیں۔

کرنل صاحب اس کی کرسی کے بالکل پیچھے کھڑے اسے ہدایات دے رہے تھے۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سسٹم کا ایک دم سے منقطع ہو جانا یقیناً تفتیش کا باعث تھا۔

کیپٹن شیریں کے ائیر پیس کا کنیکشن منقطع ہو گیا تھا اور بہت کوشش کے بعد بھی وہ لوگ رابطہ نہیں کر پا رہے تھے۔

سپاہی طفیل کے ائیر پیس سے بھی کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔

وہ تینوں بہت پریشان ہو رہے تھے۔

"مجھے لگتا ہے کہ ہمیں وہاں جانا چاہیے۔" میجر عفان نے اپنی پستول میں گولیاں ڈالتے ہوئے کہا۔

"مگر ہم لوگ کیسے یہ جانیں گے کہ وہ دونوں پکڑے گئے ہیں یا وہاں سے چلے گئے ہیں۔" کرنل صاحب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر ہمیں کچھ تو کرنا ہی ہو گا انہیں یوں نہیں چھوڑ سکتے ہم۔" کیپٹن طیبہ نے بھی بات میں حصہ لیا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ ہمیں ارسل کے جواب کا انتظار کرنا چاہیے اگر آدھے گھنٹے تک وہ رابطہ نہیں کرتا تو ہم وہاں حملہ کر دیں گے۔"

ان کی بات سن کر دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

کیپٹن طیبہ دوبارہ سے رابطہ کرنے کی کوشش میں لگ چکی تھیں جبکہ میجر عفان سپاہیوں کو حملے کے لیے تیار رہنے کا کہنے باہر چلے گئے۔

کرنل صاحب کسی گہری سوچ میں تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مارلن کی لاش کو وہ دفن کر چکا تھا۔

اپنے کپڑے تبدیل کرنے کے بعد گندے کپڑوں کو اس نے آگ لگائی اور پھر اپنے کمرے میں آگیا۔

عربیہ کہاں گئی تھی وہ نہیں جانتا تھا مگر اسے پیچھے رابطہ کرنا تھا۔

دراز میں سے ائیر پیس نکال کر اس نے کنکشن کو بحال کیا اور رابطہ کرنے کی کوشش کی جس پر وہ کامیاب ہو گیا تھا۔

"سپاہی طفیل کیا آپ مجھے سن رہے ہیں؟" کیپٹن طیبہ کی آواز ائیر پیس میں گونجی تھی۔

"جی میں آپ کو سن رہا ہوں۔ میری بات غور سے سنیں کیپٹن۔ مارلن کو قتل کر چکا ہے وہ اور کیپٹن شیریں بھاگ گئی ہیں یہاں سے مجھے نہیں معلوم کہاں گئی ہیں۔ حملے کے لیے تیار رہیں آپ لوگ۔" اس نے ایک ہی سانس میں سب بتایا۔

"ارسل تم وہی پر رہو گے اور اس پر نظر رکھو گے مجھے یہ بتاؤ مارلن کی لاش کہاں ہے؟" کرنل صاحب کی جانب سے سوال آیا۔

"اسے دفن کر دیا ہے میں نے۔ اس کے سر میں کلہاڑی مار کر مارا گیا ہے اسے۔" اس کے تاثرات نارمل تھے۔

"تم تیار رہو ارسل ہم آرہے ہیں۔" میجر عفان کی آواز سن کر اس نے "یس سر" کہا اور پھر ائیر پیس کو اس طرح سے سیٹ کر لیا کہ وہ نظر نہ آسکیں۔

کانوں پر ڈسگائیس ماسک لگا کر اس نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

جنگل کے سنسان راستوں پر بھاگ بھاگ کر وہ تھک چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ائیر پیس سے کوئی آواز نہ آرہی تھی۔

اس کے موبائل کی چارجنگ بھی ختم تھی اور کوئی اور ڈیوائس اس کے پاس موجود نہیں تھی۔

نہ جانے اب کیا ہونے والا تھا۔

درخت کے نیچے بیٹھے وہ یہی سوچ رہی تھی اور پھر سے کوئی منزل تلاش کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

رات ہونے کو تھی مگر اب تک وہ اس جنگل میں بھٹک رہی تھی۔

"کب تک بھاگو گی۔ کہاں تک جاؤ گی۔ مڑ کر تو میرے پاس ہی آؤ گی" وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

اندھیرے کمرے میں صرف اس کی آواز ہی گونج رہی تھی

ارسل اندر داخل ہوا۔

"کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئی ہے۔ ہمارے بندوں نے بہت ڈھونڈا ہے مگر نہیں ملی وہ" اس کے بتانے پر اس نے کچھ اٹھا کر پھینکا۔

"اگر کل صبح ہونے تک وہ نہ ملی تو تم سب کو مار دوں گا" وہ دھاڑا تھا۔

"مگر سر آخر آپ کے اس میں دلچسپی ہی کیا ہے؟" اس نے الجھ کر سوال کیا۔

"تم جانتے ہو کہ مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں مگر جس کے آگے وہ شاہکار پیش کروں گا اسے تو ہو گی۔ تو سوچو کتنا مال ملے گا اس ایک ہیرے کے بدلے" وہ خباثت سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ بھی تھی۔

ایسا پہلے کبھی نہ ہوا تھا مگر آج۔

آج شراب اور ہوس کے نشے کے ساتھ دولت کا نشہ بھی بول رہا تھا شاید۔

ارسل باہر گیا تو کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

ائیر پیس سے میجر صاحب کی آواز ابھری تھی۔

"ہم ابھی نہیں آرہے۔ تمہیں سب سنبھالنا ہو گا۔" ان کی بات سن کر اس نے کچھ نہ کہا اور اپنے کام پر لگ گیا۔

وہ تینوں اب تک پریشان تھے۔

وہ جیک پر ابھی حملہ نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ جب تک کیپٹن شیریں نہیں مل جاتیں وہ کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔

سارا پلین ہی اس پر تھا۔

کرنل صاحب نے بلا آخر اپنی خاموشی توڑی۔

"تم تیاری رکھنا عفان۔ وہ مل جائے گی۔ میں تمہیں ائیر پیس سے ایک میسج بھیجوں گا اسے سنتے ہی تم وہاں حملہ کر دینا۔"

"مگر سر۔۔" ابھی وہ کچھ کہتے جب کرنل صاحب نے روکا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ایک فرد کے غائب ہو جانے سے ہم اپنا سارا منصوبہ روک نہیں سکتے۔ تم حملے کی تیاری کر وہ مل جائے گی اگر وہ سچی ہوئی تو۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جبکہ میجر صاحب اور کیپٹن طیبہ حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

کیا وہ اسے غدار کہہ رہے تھے؟

مگر وہ ایسا کیسے کہہ سکتے تھے؟

نہ جانے اس میں اتنی ہمت کیسے آئی تھی کہ وہ اتنی دیر سے بھاگ رہی تھی اور اب تک مکمل طور پر تھکی نہ تھی۔

اسے معلوم تھا کہ وہ تب تک بھاگ سکتی ہے جب تک کہ کوئی بستی نظر نہ آجائے یا پھر صبح نہ ہو جائے۔

شاید رات کا پچھلا پہر تھا یا شاید تہجد کا وقت ہونے والا تھا۔

دور دور تک کسی کا گمان نہ ہوتا تھا۔

وہ ان درختوں کے درمیان اکیلی ہی بھاگ رہی تھی۔

اس نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا جہاں چاند کی زرا سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

اس وقت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی مگر وہ پسینے میں شرابور تھی۔

بہت دیر تک بھاگنے کی وجہ سے اب اس کے چہرے پر پسینہ تھا جسے وہ اب اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی تھی اور ایک بار پھر بھاگنے کا ارادہ کر رہی تھی۔

ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اس نے "اللہ اکبر" کہا اور اب کے اپنے جنوب کی جانب بھاگی۔

رات کا پہرہ ہر سو تھا مگر وہ دونوں اب تک کیپٹن شیریں سے رابطہ کرنے کی کوشش میں تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دوسری جانب ارسل بھی انتظار میں تھا کہ کب وہ لوگ حملہ کریں گے۔

کرنل صاحب بھی آچکے تھے۔

مگر وہ خاموش تھے۔

نہ جانے کیا ہونے والا تھا۔

یقیناً صبح ہونے کو تھی۔

اسے دور سے کچھ گھر نظر آئے تھے۔

زرا سی روشنی میں وہ یہ نہیں دیکھ سکی تھی کہ وہ گھر ہے یا جھونپڑیاں۔

مگر جو بھی تھا اسے اس طرف جانا تھا۔

وہ کافی دور نکل آئی تھی سو اب اسے بھاگنے کی ضرورت نہ تھی۔

وہ آرام سے چلتی منزل کی طرف جانے لگی۔

وہ اب بھی قرآنی آیات پڑھ رہی تھی۔

چلتے ہوئے وہ اس بستی تک پہنچ گئی تھی۔

وہاں جھونپڑیاں ہی تھیں۔

شاید لوگ جاگ رہے تھے کیونکہ فجر کا وقت تھا۔

وہ چھپتی ہوئی ایک چھوٹی سی جھونپڑی کے پاس پہنچی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اندر سے باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں جن کو سننے کے بعد اسے لگا کہ جھونپڑی کہ اندر جانا خطرناک ثابت نہیں ہو گا۔

وہ پیٹھ کیے جھونپڑی میں داخل ہو گئی۔

جھونپڑی میں موجود افراد اسے دیکھ کر حیران ہوئے مگر اس نے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

آرام سے چلتی وہ دروازے کے قریب آئی اور اسے اچھی طرح بند کر دیا۔

وہ دونوں نفوس جو یقیناً جھونپڑی کے مالک تھے، اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

"پانی؟" اس نے خاتون سے کہا۔

خاتون اپنی حیرت کو برقرار رکھتے ہوئے اٹھی اور کمرے میں موجود مٹکے سے پانی نکال کر لے آئی۔

اس نے گلاس تھامتے ہی ایک سانس میں سارا پانی پی لیا۔

"کون ہو تم لڑکی؟" خاتون کے ساتھ بیٹھے شخص نے سوال کیا۔

"میرے پیچھے کچھ غنڈے تھے بس انہی سے بچتی ہوئی یہاں نکل آئی اور راستہ بھٹک گئی۔ کیا تم مجھے شہر کی جانب کا راستہ بتا دو گے؟" اس نے سوال کیا تو اس شخص نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے راستہ سمجھانے لگا۔

وہ اس کا شکریہ ادا کرتی اسی طرف گئی جہاں سے آئی تھی مگر پھر رکی اور مڑ کر کہا۔

"بیوی کو خرچہ دیا کرو تمہاری مزدوری پر اس کا حق ہے۔"

جسے سن کر وہ تھوڑا شرمندہ ہوا مگر پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اس کے اندر آنے سے پہلے اس کی بیوی اسی بات پر جھگڑ رہی تھی کہ وہ مزدوری کے پیسے اسے دینے کے بجائے دوسری چیزوں پر لٹا دیتا ہے۔

وہاں سے نکلے ابھی اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب سامنے سے ایک بزرگ اسے آتے دیکھائی دیے۔

"بیٹی کہاں جا رہی ہو؟" انہوں نے سوال کیا۔

"کچھ لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچانے جا رہی ہوں۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"لڑ کر آئی ہو کیا کسی سے؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگے۔

"ہم تو خود سے ہی لڑتے ہیں کسی دوسرے سے کیا لڑیں گے۔"

"بیٹی دوسروں سے لڑ کر بھی کچھ نہیں ملتا اگر تو خود سے لڑ کر بھی کچھ حاصل نہ ہو گا۔ وہ کام کرو جسے کرنے سے دل کو سکون ملے۔ یہ لڑنا جھگڑنا شریفوں کا کام نہیں۔ انسان لڑتے ہوئے کبھی اچھا نہیں لگتا۔ جب دوسروں سے لڑو گے تو لوگ بدتمیز کہیں گے اور جب خود سے لڑو گے تو لوگ پاگل کہیں گے۔"

"آپ اچھی باتیں کرتے ہیں۔ میرے لیے دعا کیجیے گا کہ جس مقصد کو جا رہی ہوں وہ پورا کر لوں۔" وہ مسکرا کر بولی تو وہ بھی جواباً مسکرائے اور بولے۔

"بیٹی اب تمہارے لیے روز دعا کیا کروں گا۔"

"چلتی ہوں بابا جی۔ دیر ہو رہی ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے آگے کو چلی گئی کچھ قدم چلی تھی کہ پیچھے مڑ کر دوبارہ دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مگر اسے حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ وہاں کسی بزرگ کا نام ونشاں تک نہ تھا۔

"ہائے یہ کدھر گئے۔۔کیا میں کسی جن سے باتیں کر رہی تھی؟ اللہ میرے۔۔"وہ یہ کہتی تیز تیز چلنے لگی۔

میجر صاحب ارسل سے مسلسل رابطے میں تھے۔

وہ ہر منٹ کی خبر انہیں دے رہا تھا۔

کیپٹن شیریں سے رابطہ کرنے کی کوشش جاری تھی۔

کچھ سمجھ نہ آرہا تھا کہ رابطہ کیوں نہیں ہو رہا۔

ابھی وہ لوگ اسی بات کو سوچ رہے تھے جب ائیر پیس میں کرنل صاحب کی آواز گونجی۔

"کیا تم سب مجھے سن سکتے ہو؟"

"یس سر"تینوں ایک ساتھ بولے تھے۔

"عفان سپاہی تیار ہیں؟"انہوں نے آرام سے پوچھا جس پر میجر صاحب نے مثبت جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تو پھر اللہ کا نام لو اور حملہ کر دو۔ارسل تم وہیں پر رہو گے اور وہاں سے کنٹرول کرنے کی کوشش کرو گے۔کوشش کرنا کہ جیک کو پہلے ہی اریسٹ کر لینا لیکن اگر ممکن نہ ہوا تو پھر بھی اس کو وہاں سے بھاگنے مت دیناوہ آج ہر صورت ہماری گرفت میں ہونا چاہیے۔کیپٹن طیبہ آپ دفتر میں ہی رہیں گی میں کچھ دیر تک دفتر آجاؤں گا۔آپ تمام ثبوت اکٹھے کر لیں اور آنے والے مہمان کے لیے کمرہ تیار رکھیں۔"وہ تمام ہدایات دیتے جارہے تھے اور وہ سب ساتھ ساتھ عمل کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

میجر عفان نے سپاہیوں کو پہلے سے ہی تیار رہنے کا کہہ دیا تھا اور اب وہ انہیں لے کر اس جگہ پہنچ چکے تھے جہاں پر شیطان رہ رہا تھا۔

وہ شہر تک آ چکی تھی مگر ابھی پہلے اسے اپنا حلیہ درست کرنا تھا۔

وہ ایک چھوٹے سے سپر سٹور کے باتھ روم میں موجود تھی۔

اپنے چہرے کو پانی سے اچھے سے دھو کر وہ اب پیروں کو دھو رہی تھی۔

بالوں کو سہی سے باندھ کر اس نے دوپٹے کو جھاڑا اور سر پر لینے سے پہلے ائیر پیس دوبارہ سے چیک کیے۔

اس نے غور سے دیکھا کہ اس کی لائٹ بند تھی۔

اس نے آن کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ ہوئی۔

اس کی چارجنگ بھی فل تھی مگر نہ جانے کیا مسئلہ آ رہا تھا۔

اس نے دوبارہ سے ائیر پیس کان میں لگائے اور سر پر دوپٹہ لیا۔

فون بیگ سے نکال کر وہ باہر آئی تو کاؤنٹر پر موجود شخص کو فون چارج کرنے کے لیے کہا جس پر اس نے پہلے تو اسے غور سے دیکھا اور پھر "جی اچھا" کہتے فون چارج پر لگایا۔

پیاس کا احساس ہوا تو ٹھنڈی پانی کی بوتل وہیں سے خرید لی۔

شکر تھا کہ اس کے بیگ میں کچھ پیسے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے کل دن سے کچھ نہ کھایا ہوا تھا اور اب اسے بھوک کا احساس بھی شدت سے ہو رہا تھا مگر کچھ کھانے کو خریدنے کے بجائے اس نے اپنا موبائل واپس لیا جس کی تھوڑی بہت چارجنگ ہو چکی تھی۔

اس نے جیسے ہی موبائل آن کیا تو ڈھیروں مس کالز سامنے موجود تھیں۔

اس نے سب کو چھوڑ کر کیپٹن طیبہ کو فون کیا جو پہلی بیل پر ہی اٹھا لیا گیا تھا۔

"تم کہاں ہو عربیہ؟" فون اٹھاتے ہی اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"مجھے ان کی لوکیشن سینڈ کرو۔۔ ابھی۔۔" اس نے زور دیا۔

کیپٹن طیبہ نے بغیر کوئی سوال کیے اسے لوکیشن سینڈ کر دی۔

"میرے ائیر پیس کل سے بند ہیں اور مجھے نہیں پتا کیوں۔ لیکن میں نے پھر بھی لگائے ہوئے ہیں۔ موبائل چارج نہیں ہے اسی لیے شاید زیادہ دیر تک رابطہ نہ رکھ سکوں۔ امید ہے کہ جلد ملیں گے۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور پھر طیبہ کی بھیجی گئی لوکیشن پر پہنچنے کے لیے باہر سڑک پر آئی۔

وہاں پہنچتے ہی ان لوگوں نے گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔

میجر صاحب اور کچھ سپاہی اندر گئے جہاں سامنے ہی ارسل مل گیا تھا۔

"کیا رپورٹ؟" میجر صاحب نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا۔

"پیچھے کے تمام کمروں میں چھاپا مارنا ضروری ہے۔ وہاں پر جو پہرے پر موجود تھے ان کے کھانوں میں بھاری مقدار میں زہر ملایا ہے۔ امید ہے کہ اب تک سب مر چکے ہوں گے۔" ارسل نے آہستہ سے جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ٹھیک ہے ہم وہاں پہلے جائیں گے۔۔ چلو۔" میجر صاحب نے سپاہیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ لوگ گھر کے پچھلی جانب آ گئے جہاں چار پانچ کمرے بنے ہوئے تھے۔

ارسل کا اندازہ درست تھا وہاں موجود پہرے دار سب مر چکے تھے۔

وہ لوگ پہلے کمرے کا تالا توڑ کر کب اس میں داخل ہوئے تو وہاں لڑکیاں موجود تھیں جنہیں یقیناً وہ اسمگل کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھا۔

"ان سب کو یہاں سے نکالو اور حفاظت سے یہاں سے لے کر جاؤ۔" میجر صاحب نے ایک سپاہی سے کہا جو ان کو سنتے ہی فوراً سے اندر داخل ہوا اور انہیں وہاں سے نکال کر پچھلی جانب کے دروازے سے گیر سے باہر لے گیا۔

دوسرے کمرے کا تالا توڑنے میں خاصا وقت لگا تھا۔

تالا توڑ کر جب وہ اندر داخل ہوئے تو فوراً سے اپنے منہ پر ماسک پہنے تھے۔

وہاں ایک عجیب سی بو تھی۔

وہ آگے گئے تو انہیں ایک جھٹکا سا لگا تھا۔

وہاں پر ایک بھاری مقدار ڈرگز کی موجود تھی۔

تقریباً پورا کمرہ ہی نشہ آور چیزوں سے بھرا ہوا تھا۔

"خدا کی لعنت ہو اس انسان پر۔" میجر صاحب نے آہستہ سے کہا۔

سپاہیوں کو اس سب کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے وہ آگے چل دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تیسرے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں چھوٹے معصوم بچے تھے۔

جو نڈھال سے پڑے تھے۔

کوئی اب بھی رو رہا تھا اور کوئی رو رو کر تھک گیا تھا۔

"ارسل بچوں کو جلدی سے یہاں سے نکالو اور انہیں کینٹ لے جانے کا کہو۔" وہ ایک بچے کو زمین سے اٹھاتے ہوئے بولے۔

سپاہیوں نے وہاں سے سب کو نکال لیا تھا اور اسی پچھلے دروازے سے انہیں باہر لے گئے تھے۔

اب صرف میجر صاحب، سپاہی طفیل اور دو اور سپاہی وہاں موجود تھے۔

انہیں نہیں معلوم تھا کہ ان سب کو یہاں سے نکالنا اتنا آسان ہو گا مگر پہرے داروں کے پہلے ہی مر جانے سے کافی فائدہ ہوا تھا کیونکہ انہوں نے خاموشی سے سب کو نکال لیا تھا۔

پہرے دار صرف انہی کمروں کے پاس ہوتے تھے جب کے گھر کے اگلے حصے میں صرف ارسل ہوتا تھا۔

وہ لوگ اندر آئے تو جیک اپنے کمرے سے نکل رہا تھا۔

انہیں دیکھتے ہی وہ غصے سے دھاڑا۔

"کون ہو تم لوگ؟ یہاں کیسے داخل آئے ہو؟" اس سے بولنے نہ ہو رہا تھا۔

یقیناً وہ نشے میں تھا۔

"ارسل۔۔ ارسل۔۔" وہ چلا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"پکڑو اس بدبخت کو۔" میجر صاحب نے ارسل سے کہا۔

جب وہ آگے بڑھا تو جیک نے بندوق نکال کر اس کی طرف نشانہ باندھا۔

"خبردار میرے قریب مت آنا۔" اس نے جیسے بندوق کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

"سر اب کیا کرنا ہے۔" ارسل زور سے بولا تھا۔

مگر اس سے پہلے کہ میجر صاحب کوئی جواب دیتے جیک کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"کیا یہ تم ہو ارسل؟" اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"ہاں یہ میں ہوں۔" ارسل نے اپنا ماسک اتارا تھا۔

جیک ایک قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔

"تو یعنی تم بھی مارلن کی طرح غدار تھے۔" وہ طنزیہ ہنسا۔

"میں تمہارے ساتھ کبھی بھی مخلص نہ تھا۔ اب بکواس بند کرو اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو۔" ارسل ایک قدم آگے بڑھا۔

"مجھے غدار کبھی پسند نہیں رہے۔" یہ کہتے ہی اس نے بندوق اوپر کی اور اسے ارسل پر چلا دیا۔

یہ سب اتنا اچانک تھا کہ وہ سنبھل بھی نہ سکا۔

گولی ارسل کے سینے پر لگی تھی۔

"طفیل۔۔۔" میجر صاحب چلائے تھے۔ اور ایک دم سے ہی جیک نیچے گر گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

وہ جیسے ہی نیچے گرا پیچھے سے عربیہ نمودار ہوئی جس کے ہاتھ میں ایک بڑا ساڈنڈا تھا۔

اسے مار کر وہ فوراً ارسل کی طرف بھاگی تھی۔

"ارسل آنکھیں کھولو میرے بھائی۔" میجر صاحب نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور اسے ہوش دلایا۔

مگر وہ مسکرا رہا تھا۔

اس نے شہادت کا کلمہ پڑھنا شروع کیا تو عربیہ کہ آنکھوں میں آنسو آگئے۔

اس کی روح نکل چکی تھی اور اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔

میجر صاحب نے اپنی پیشانی کو اس کی پیشانی کے ساتھ جوڑا تھا۔

"خدا تمہیں جنت میں اعلیٰ درجے دے۔ تمہارا نام شہیدوں میں افضل ہو۔" ان کی آواز میں نمی تھی۔

عربیہ کچھ فاصلے پر ہی بیٹھی تھی۔

"اس خبیث کو ہتھکڑی لگاؤ۔" اس نے سپاہی سے کہا جانے فوراً سے اس کی بات پر عمل کیا۔

"اب ہمیں چلنا چاہیے۔" میجر صاحب نے سر اٹھا کر اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کیا۔

وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے تھے۔

سپاہی طفیل کی میت کو دوسرے گاڑی میں بھیجا گیا تھا

وہ فرنٹ سیٹ پر میجر صاحب کے ساتھ بیٹھی تھی۔

ظاہری طور پر وہ باہر دیکھ رہی تھی مگر اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار سپاہی طفیل کا چہرہ آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ کتنا خوش قسمت تھا کہ اسے شہادت نصیب ہوئی۔

اس کا رینک سب سے کم تھا مگر اس نے ان سب سے بڑا عہدہ حاصل کر لیا تھا۔

شہادت کا عہدہ۔

مگر انہوں نے کبھی نہ سوچا تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔

پل بھر میں وہ ان سے بچھڑ گیا تھا۔

وہ جس کی وجہ سے انہیں اس شیطان کے بارے میں پتا چل سکا تھا۔

اس نے ایک گہری سانس چارج کی اور اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپایا۔

میجر صاحب چپ چاپ گاڑی چلا رہے تھے۔

ان کے چہرے پر کسی بھی قسم کا تاثر نہ تھا۔

وہ سپاہی طفیل کی تمام باتیں سوچ رہے تھے۔

وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ انہیں اتنا عزیز ہو گا۔

انہیں دکھ تھا کہ وہ اسے بچا نہ سکے تھے مگر انہیں خوشی تھی کہ وہ شہیدوں میں شامل ہوا ہے۔

شہید کا یہ مقام کیسا افق کے اس پار جا کے دیکھو

حیات تازہ کے کیا مزے ہے ذرا یہ گردن کٹا کے دیکھو

نامعلوم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سپاہی طفیل کی تدفین کے بعد وہ سب اب ایک کمرے میں جمع تھے۔

کرنل فاروق بھی وہاں موجود تھے۔

"تو پھر اب۔۔"انہوں نے پوچھا۔

"آپ کو جو حکم ملا ہے اس پر عمل کریں آپ حقیقت سے واقف ہیں اور میں ٹھیک ہوں میری فکر مت کریں" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ پیچھے بیٹھے لوگوں نے اسے دکھ اور افسوس سے جاتا دیکھا۔

اسے یہ غم تھا کہ شاید سپاہی طفیل کی موت کی وجہ وہ ہے۔

اور پھر اس کے غائب ہو جانے کی وجہ سے ان سب کو جو مشکل پیش آئی اس پر وہ پشیمان تھی۔

"اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔اور اگر ایسی کوئی بات ہے بھی تو وہ غداری نہیں کرے گی ہم سب ہی جانتے ہیں تو پھر مشن کو ختم کرنے کا وقت ہوا اب"کرنل فاروق نے انتہائی رعب دار آواز میں کہا جسے سن کر سب یک زبان ہو کر بولے۔

"یس سر"

وہ سب باری باری کمرے سے باہر نکل گئے۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے اندھیرا تھا۔

اس کے سارے جسم میں ایک درد سا تھا۔

اس اندھیرے کا عادی تو وہ پہلے سے ہی تھا مگر اس درد کا عادی وہ نہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو خود کو بندھے ہوئے پایا۔

اس نے بولنا چاہا تو وہ بول نہ سکا۔

ابھی تھوڑی دیر وہ اسی جدوجہد میں لگا رہا کہ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور پھر بھاری قدموں کی آواز۔

وہ دیکھ سکتا تھا کہ چار لوگ اس کے سامنے کھڑے ہیں۔

"اس نے طفیل کو گولی کہاں ماری تھی؟" کرنل صاحب کی بھاری آواز گونجی۔

"عین سینے پر۔" میجر صاحب نے سنجیدگی سے بتایا۔

ابھی ان کا یہ کہنا ہی تھا کہ کرنل صاحب نے اس کے سینے پر ایک زوردار مکا رسید کیا جس سے وہ کرسی سمیت پیچھے جا گرا تھا۔

"اٹھاؤ اسے۔" انہوں نے میجر صاحب سے کہا تو انہوں نے کرسی کو اٹھایا۔

کرنل صاحب نے اس کے منہ پر لگی ٹیپ کو زور سے کھینچا تو وہ چیخ اٹھا مگر اس سے پہلے ہی میجر صاحب نے اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا تھا۔

"بولو کس کے لیے کام کر رہے ہو؟" اس کے چہرے کے سامنے آ کر انہوں نے سوال کیا۔

وہ چپ رہا۔

میجر صاحب نے ایک اور تھپڑ اسے مارا اور کرنل صاحب نے پھر سے اپنا سوال دہرایا مگر وہ نہ بولا۔

کرنل صاحب نے کیپٹن شیریں کو اشارہ کیا جسے سمجھ کر اس نے پلاس آگے کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ لوگ اسے مارنے والے ہیں تو وہ ہنسا مگر اگلے ہی لمحے اس کی چیخیں بلند ہوئیں کیونکہ کیپٹن شیریں نے اس کے انگھوٹے کو توڑ دیا تھا۔

"اب بولو کس کے لیے کام کرتے ہو؟" کرنل صاحب اونچی آواز سے بولے تھے۔

"خود کے لیے کام کرتا ہوں۔" وہ فوراً سے بولا تھا۔

"کیوں کرتے ہو یہ کام؟ کیا تمہیں ان معصوم بچوں پر رحم نہیں آتا؟" میجر صاحب نے غصے سے پوچھا تھا۔

"سکون ملتا ہے مجھے ان سے۔" اس نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

میجر صاحب نے پوری قوت سے اس کے منہ پر مکا رسید کیا تھا۔

"اور وہ لڑکیاں ان سے تمہارا کیا کام تھا؟" اب کے سوال کیپٹن شیریں کی طرف سے آیا تھا۔

"انہیں میں آگے بیچتا تھا تاکہ پیسے کما سکوں مگر وہ (گالی) مارلن ان پر نظر جمائے رکھتی تھی۔" وہ غصے سے بولا تھا۔

"مارلن تمہارے ساتھ کیوں کام کرتی تھی؟" کیپٹن طیبہ نے پوچھا تھا۔

مگر اس بار پھر خاموشی تھی۔

شیریں نے آگے بڑھ کر کیپٹن طیبہ کا سوال دھرایا مگر وہ خاموش رہا تو اس نے اس کی شہادت کی انگلی بھی اکھاڑ پھینکی۔

اس پر وہ چیخا تھا مگر میجر صاحب نے اس کے چہرے کو جبڑوں سے پکڑ کر اپنے طرف موڑا۔

"بول۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اغواء کیا تھا اس کو اسمگل کرنے کے لیے مگر وہ بہادر تھی مجھ سے لڑی تھی۔ پہلی لڑکی تھی جو مجھ سے لڑی تھی سو میں نے اسے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا مگر اسے بھی ہم جنس کا عادی بنا دیا تھا۔"

"کیسے؟" کرنل صاحب نے پوچھا۔

"پانچ عورتیں تھیں جو مجھے بچے اغواء کر کے لا کر دیتی تھیں اور بدلے میں وہ کسی ایک لڑکی کو مجھ سے مانگتی تھیں ان کے سامنے ہی ڈالا تھا اسے۔ یہ زندہ بچ گئی تھی تو میرے ساتھ کام کرنے لگی۔ شروع شروع میں یہ ایک یا دو لڑکی کو استعمال کرتی تھی مگر پھر اس کی خواہش بڑھتی گئی اور یہ میرے لیے نقصان دہ بنتی گئی تھی۔" اس نے غصے سے بتایا تھا۔

"تو پھر تم نے اسے مار دیا؟" کیپٹن شیریں نے کہا۔

"وہ اس کی مستحق تھی۔" اس نے اپنا چہرے اس کی طرف موڑ کر کہا تو میجر صاحب نے ایک اور زور دار مکا اسے رسید کیا جس سے وہ کرسی سمیت دوبارہ نیچے گر گیا تھا۔

"اس سے سب کچھ اگلواؤ۔" میجر صاحب سے یہ کہتے کرنل صاحب باہر چلے گئے۔

کیپٹن شیریں اور کیپٹن طیبہ ان کے ساتھ جانے کے بجائے ادھر ہی رہیں تھیں اور کمرے کی دوسری جانب چلی گئی جہاں سے آگ کی چنگاریاں نظر آ رہی تھیں۔

میجر صاحب نے جیک کو اچھا خاصا پیٹا تھا۔

اتنا کہ اس کے منہ سے خون رسنے لگا تھا۔

کیپٹن شیریں اور کیپٹن طیبہ واپس آ چکی تھیں۔

"اب ہم سکون حاصل کریں گے تمہاری دردناک چیخوں سے۔" میجر صاحب نے غصے سے کہا تھا۔

شیریں اور طیبہ کے اپنے ہاتھ میں موجود پانی سے بھر بالٹی کو اس کی ٹانگوں پر ڈال دیا تھا۔

ابھی وہ ڈال ہی رہی تھیں کہ اس کی چیخوں کی آواز اور اونچی ہوتی جا رہی تھی۔

وہ گرم کھولتا ہوا پانی تھا جو وہ اس کی ٹانگوں پر ڈال رہی تھیں۔

جب وہ ختم ہو گیا تو انہوں نے وہ بالٹی سائیڈ پر رکھ دی مگر جیک کی چیخیں اب تک وہ سن سکتے تھے۔

ابھی وہ چیخ ہی رہا تھا کہ وہ ایک اور بالٹی لے کر آئیں اور وہ سارا پانی اس کی ٹانگوں پر ڈالا۔

اس بار پانی ٹھنڈا یخ تھا۔

اس کی چیخیں برقرار تھیں۔

اسی طرح انہوں نے تین گرم پانی کی بالٹیاں اور تین ٹھنڈے پانی کی بالٹیاں اس پر ڈالی تھیں۔

وہ چیخ و پکار کر کر کے تھک چکا تھا۔

اس کی ٹانگوں پر خون ہی خون تھا۔

"چلو اب سب کچھ بتا دو ورنہ ابھی صرف ٹانگوں پر پانی ڈالا ہے ابھی بازو اور چہرہ رہتا ہے۔" میجر صاحب نے اور سے کہا۔

اور پھر جو جو وہ پوچھتے گئے وہ بتاتا گیا تھا۔

وہ سب میز کے گرد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تھے جن میں سے ایک جگہ آج خالی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد کرنل صاحب نے اس خاموشی کو توڑا تھا۔

"کیا سب بتا دیا اس نے؟"

"جی سب بتا چکا ہے وہ۔ اب بس کچھ جگہوں پر چھاپے مارنے ہیں ان کا آرڈر میں دے چکا ہوں لیکن پھر بھی ہم خود ایک بار دیکھ لیں گے سب۔" میجر صاحب نے تفصیل سے بتایا۔

کیپٹن شیریں نے اپنا ڈسگائیس ماسک اتار کر میز پر رکھا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

میجر عفان نے اچانک سے ہی اسے دیکھا تھا۔

انہوں نے کافی عرصے بعد اسے بغیر ماسک کے دیکھا تھا۔

اس کی گندمی رنگت اور اس کی ہلکی بھوری آنکھیں۔

انہی پر تو وہ دل ہارا تھا۔

(اس کی آنکھیں بالکل سفیر جیسی تھیں اور اس کے نقوش بھی کافی حد تک سفیر سے ملتے تھے۔

اس کی تھوڑی پر تل کا نشان تھا جب کہ سفیر کی دائیں آنکھ کے پاس ایک سیاہ تل تھا۔)

وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر کرنل صاحب کو سننے لگے۔

"ایسا کرو کہ اب اس کا قصہ تمام کرو۔ یہ اب تم لوگوں پر ہے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو مگر کوئی رعایت مت برتنا۔ اور عربیہ۔۔" وہ ان سب سے کہتے ہوئے کیپٹن شیریں کی طرف مڑے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اس سب کے بعد ہمیں گھر جانا ہے۔" اس نے فون کی سکرین اس کے آگے کرتے ہوئے کہا جہاں پر سکینہ بیگم اور آفشین کی ان گنت مس کالز آچکی تھیں۔

"اللہ ہماری حفاظت کرنا۔" اس نے بیچارگی سے کہا تو وہ سب مسکرا دیے اور پھر اپنے اپنے کام پر لگ گئے۔

وہ تینوں اس کمرے میں واپس آچکے تھے جہاں جیک کو رکھا گیا تھا۔

وہ ایک بند کمرہ تھا جو تہہ خانے میں موجود تھا اس میں روشنی صرف تب داخل ہوتی تھی جب دروازہ کھلتا تھا۔

وہ سامنے نڈھال سا کرسی پر پڑا تھا۔

میجر صاحب نے اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا مگر اس کی آنکھیں اب بھی بند رہی۔

انہوں نے اس کی نبض دیکھی جو ابھی چل رہی تھی۔

"بڑا ڈھیٹ ہے اب تک زندہ ہے۔" انہوں نے افسوس سے کہا۔

کیپٹن شیریں نے ٹھنڈا پانی اس کے چہرے پر پھینکا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

"پانی پیو گے؟" میجر صاحب نے پوچھا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

میجر صاحب نے کیپٹن طیبہ کو اشارہ کیا جسے سمجھتے ہی انہوں نے گلاس میں کچھ انڈیلا تھا۔

میجر صاحب نے احتیاط سے وہ گلاس اس کے سامنے کیا تو اس نے فوراً سے اسے تھام کر پانی پیا۔

مگر وہ گرم کھولتا ہوا پانی تھا جسے اس نے بمشکل ہی پیا تھا۔

مگر جیسے جیسے وہ پیتا گیا اس کو جلن کا احساس ہونے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اور گلاس ختم کرنے تک اس کے تمام جسم میں جیسے آگ لگ گئی ہو۔

وہ ایک دم سے چیخنے لگا تھا اس کی جلد جل رہی تھی۔

وہ یونہی تڑپتا رہا، چیختا چلاتا رہا مگر سب بے سود۔

اور آخر کار اس کی چیخ و پکار ختم ہو گئی تھی۔

میجر صاحب نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ کی نبض دیکھی اور پھر اس سے دور آ کر بولے۔

"مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود۔"

وہ مر چکا تھا کیونکہ اس کے تمام اعضاء جل چکے تھے۔

اس پانی میں تیزاب کی ایک بھاری مقدار ڈالی گئی تھی جس کی وجہ سے اس کا تمام جسم جل رہا تھا۔

وہ تینوں باہر چلے گئے اور سپاہیوں کو آگے کا کام کرنے کی ہدایت دی۔

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو سکینہ بیگم اور آفشین سامنے کی تھیں۔

"آ گئے نواب زادے۔" سکینہ بیگم نے دیکھتے ہی کہا۔

"جی۔" جواب عربیہ کی طرف سے آیا تھا۔

"آخر کون سی قیامت آ گئی تھی جو تم دونوں تین دن سے غائب ہو۔ ایک فون کال کا جواب نہیں دیا تم لوگوں نے۔ ٹھیک ہے کہ تم لوگوں کا کام ایسا ہے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم لوگ غائب ہونے سے پہلے کچھ بھی نہ بتا کر جاؤ ہمیں۔" سکینہ بیگم غصے سے بول رہی تھیں اور وہ دونوں سر جھکائے بس سنی جا رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سوری بس دھیان نہیں رہا تھا اچانک سے ہی کام آ گیا تھا۔" سفیر نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

"دھیان نہیں رہا؟ یعنی ماں اور بیوی کو بتانے کا دھیان نہیں رہا تمہیں۔" وہ غصے سے پوچھ رہی تھیں۔

"ماما سچ کہہ رہے ہیں بالکل بھی ٹائم نہیں تھا کہ بتا سکیں۔ اتنا اچانک ہوا سب کہ ہمیں تو خود کا بھی ہوش نہیں تھا۔" عربیہ نے بیچ میں بولا۔

"چپ رہو تم۔ تمہیں میں بعد میں دیکھتی ہوں۔" انہوں نے اسے گھورا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

"اچھا چھوڑیں ناں امی اب تو آ گئے ناں دونوں۔ آپ دونوں منہ ہاتھ دھو آئیں میں کھانا لگا دیتی ہوں۔" آفشین نے بات سنبھالی اور عربیہ کو جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ کمرے کی طرف جاتے ہوئے اسے ایک فلائنگ کس دے گئی تھی جس پر وہ مسکرا دی۔

سکینہ بیگم سفیر کو گھورتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئیں۔

"شکریہ۔" سفیر نے اس کے قریب آ کر کہا۔

"بعد میں بتاتی ہوں آپ کو میں۔ شکریہ۔۔" اس کی نقل اتارتے ہوئے وہ منہ بنا کر وہاں سے چلی گئی تو پیچھے وہ کھل کر ہنسا۔

شدید گرمی ہونے کے باوجود وہ سیاہ لباس میں ملبوس گلی میں چل رہے تھے۔

دو تین گھروں میں جانے کے بعد وہ تمام ان جگہوں پر گئے جہاں پر چھاپے مارے گئے تھے اور مجرموں کو پکڑا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یہ وہ مجرم تھے جو جیک کو بچے اور لڑکیاں ڈھونڈ کر دیتے اور ان میں بہت سے ایسے لوگ تھے جو اس کی دی گئی منشیات کے عادی تھے۔

تمام چیزوں کو دیکھنے کے بعد اب وہ گلی کے آخر پر بنے چبوترے پر بیٹھے تھے۔

"تو کیا اب تمہیں معلوم ہوا کہ سیاہ بادشاہ کیوں کمزور تھا؟" سفیر نے سامنے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں۔ کیونکہ اس نے اپنی رانی کو خود ہی مار دیا تھا اور اس کا قابلِ اعتبار وزیر بھی غدار تھا۔ ویسے ایک سوال ہے۔" عفان نے ان کی طرف دیکھ کر کہا تو انہوں نے اشارے سے پوچھا۔

"کیا آپ کو معلوم تھا کہ وہ مارلن کو مار دے گا؟"

"ہاں کچھ اندازہ تھا بس مگر مکمل یقین نہیں تھا۔" عفان نے ان کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"آپ سے ایک بات کرنی تھی۔" اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"ہاں کہو میں سن رہا ہوں۔" سفیر نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی۔

"آپ نے کہا تھا کہ مشن مکمل ہو جائے تو آپ بات کریں گے اس سے۔۔" وہ ہچکچا رہے تھے بات کرنے سے۔

"ہاں میں یہی سوچ رہا تھا۔ ابھی گھر جاؤں گا تو بات کروں گا۔" انہوں نے عام سے انداز میں کہا تھا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو۔۔ تو کیا میں خود بات کر لوں؟" عفان نے چہرہ جھکا کر کہا تو سفیر نے اسے غور سے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی میں کچھ نہیں کہوں گا۔کہاں ملنا ہے بتادو مجھے میں ابھی گھر ہی جارہاہوں تو بتادوں گا۔" سفیر نے آرام سے پوچھا۔

"کل دوپہر میں دامنِ کوہ پر۔" اس نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

سفیر نے اسے گھورا اور پھر تاثرات نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹا خودکشی حرام ہے۔"

"کیا مطلب؟" وہ واقعی نہیں سمجھا تھا۔

"ادھر سے ہی دھکا دے گی تمہیں۔کیوں اپنی جان کے دشمن بنے ہو۔" وہ ذرا سا ہنس کر بولا۔

"ڈرائیں تو نے آگے کی سمجھ نہیں آرہا کیا بات کریں گے میں نے تو تھپڑ کھانے کی تیاری کررکھی ہے ہاں گر دھکا بھی دے دیں گی وہاں سے تو مجھے منظور ہے۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"واہ رے مجنوں۔۔"

"مجنوں نہیں فرہاد۔" جیسے اسے اس بات پر بہت فخر ہو۔

اسے سنتے ہی سفیر نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور پھر وہ دونوں گلی سے باہر چلے گئے۔

اب ان کے حلیے خاصے مختلف تھے۔

گھر آتے ہی وہ عربیہ کے کمرے میں پہنچ گیا تھا۔

"آپ یہاں؟ خیریت؟ مجھے بلا لیا ہوتا۔" عربیہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہو کوئی بات نہیں۔ بیٹھو زرا مجھے بات کرنی ہے۔" سفیر سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تو کچھ فیصلے پر وہ بھی بیٹھی۔

"وہ عفان تم سے ملنا چاہتا ہے اسے کچھ بات کرنی ہے تو کل چلی جانا یا میں خود چھوڑ آؤں گا۔" سفیر نے اتنے آرام سے یہ بات کہی جیسے کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

"خیریت انہیں کیوں ملنا ہے مجھ سے؟" اس نے تیوری چڑھائی۔

"مجھے کیا معلوم؟ کرنی ہو گی کوئی بات کیا پتا اپنے کرتوتوں کی معافی مانگنی ہو۔ خیر جو بھی ہے تم تمیز سے رہنا بس جھگڑا مت کرنا۔"

"وہ پہل کرتے ہیں ہمیشہ۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ عربیہ نے بات کاٹی۔

وہ ہنس پڑا۔

"ہنسیں مت۔ صرف آپ کی وجہ سے برداشت کرتی تھی میں ان کو پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"او میرا بچہ! وہ سنیئر تھا اس کے کچھ فرائض تھے اب وہ میری طرح تو نہیں بات کر سکتا تھا ناں۔" سفیر نے اسے سمجھایا مگر وہ اب بھی منہ بنا رہی تھی۔

"اچھا کل چلی جاؤ گی ناں؟"

"جانا کہاں ہے؟"

"دامنِ کوہ"

"ادھر سے ہی دھکا دوں گی انہیں۔" عربیہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اور اس کی بات سن کر سفیر نے قہقہہ لگایا۔

تقریباً دو بجے وہ گھر سے نکلے تھے اور تین ساڑھے تین بجے تک وہ دامنِ کوہ کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"اب یہاں سے تم اکیلی چلی جاؤ ادھر ہی کہیں گھوم رہا ہو گا وہ۔" سفیر نے سائیڈ پر گاڑی روکتے ہوئے کہا۔

"اچھا بات سنیں۔ انہوں نے میرے قتل کا تو کوئی منصوبہ نہیں بنا رکھا ناں؟ یہ نہ ہو میں جاؤں اور وہ یہی سے مجھے دھکا دے دیں۔" وہ پریشان سی بولی۔

"ارے ایسا کچھ نہیں فکر مت کرو۔" سفیر نے مسکرا کر کہا۔

"آپ ہنسنا بند کریں۔ سب پتا ہے آپ کو مگر آپ بتا نہیں رہے۔" وہ منہ بناتی گاڑی سے اترنے لگی جب واپس مڑی۔

"اچھا دعا کیجیے گا۔"

"کس کے لیے؟"

"ظاہر ہے میرے لیے اور کیا ان کے لیے۔ مگر آپ کا کیا بھروسہ آپ تو انہی کی سائیڈ لیں گے۔" یہ کہتی وہ گاڑی سے باہر نکل گئی اور وہ بس پیچھے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

وہ چلتی ہوئی گرلز کے پاس آگئی تھی جہاں سے وہ سامنے پورا اسلام آباد دیکھ سکتی تھی۔

ابھی وہ اس منظر کو تصویر میں قید کر رہی تھی جب پیچھے سے کسی کے قدموں کی آواز آئی۔

وہ مڑی تو سامنے ہی وہ موجود تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"السلام علیکم "عفان نے سلام میں پہل کی۔

"وعلیکم السلام "عربیہ نے بھی اچھے سے جواب دے دیا۔

"کیسی ہیں آپ؟"

"ظاہر ہے اچھی ہوں تبھی تو یہاں موجود ہوں۔"اس کا جواب سن کر وہ مسکرایا۔

"میرا حال نہیں پوچھیں گی؟"اس نے ہاتھ پیچھے باندھتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے سامنے صحیح سلامت موجود ہیں۔"اس نے لاپرواہی سے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"اچھا اس طرف آجائیں یہاں لوگوں کا ہجوم بہت ہے۔"وہ سائیڈ آگے چلنے لگا تو عربیہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔

"وہ مجھے کچھ کہنا تھا۔"اس نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو سن سکتی ہوں۔"

"کیا آپ فرہاد کی شیریں بنیں گی؟"اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

وہ اس کے بدلتے تاثرات دیکھ سکتا تھا۔

"مگر وہ تو مر گئی تھی۔"وہ ہلکا سا ہنس کر بولی اور اپنی حیرت کو چھپایا۔

"مر تو فرہاد بھی گیا تھا اس کے عشق میں۔"

"غلط۔۔وہ مرے نہیں تھے انہوں نے خودکشی کی تھی۔اور خودکشی ہر حال میں حرام ہے تو یعنی وہ حرام موت ہی مرے تھے سو مجھے کوئی شوق نہیں فرہاد کی شیریں بننے کا۔"وہ بات کو سمجھ چکی تھی مگر پھر بھی یہ کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو پھر کیا آپ عفان کی عربیہ بنیں گی؟"اس کے چہرے پر سب تک نظریں تھی اس کی۔

"کیا مطلب؟" جسے وہ کچھ سمجھی ہی نہ تھی۔

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی عربیہ ہمدانی؟"اس نے ہلکی آواز میں کہا۔

اس کی بات سن کر عربیہ نے اپنا چہرے سامنے کے منظر کی جانب موڑا اور ایک گہری سانس خارج کی۔

"مجھے معاف کر دیجیے گا مگر میں نہیں کر سکتی آپ سے شادی۔ بلکہ آپ سے تو کیا میں کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

"مگر ایسا کیوں؟"اس کے لہجے میں نمی واضح تھی۔

"میری زندگی کا مقصد بہت بڑا ہے عفان صاحب۔ میں اس دنیا میں شادی کرنے کے لیے نہیں آئی مجھے ابھی اس دنیا کے لیے اس وطن کے لیے بہت کچھ کرنا ہے۔شادی جیسا رشتہ شاید میرے لیے بنا ہی نہیں۔ میں نے کبھی اس بارے میں نہیں سوچا کیونکہ میں سوچنا چاہیے بھی نہیں۔"اس سب تک سامنے منظر کو ہی دیکھ کر بول رہی تھی۔

"محبت و شادی زندگی کے لیے ضروری ہیں۔"عفان نے نہ جانے کس امید سے کہا۔

"مگر فرض نہیں ہیں اور وطن سے محبت جیسے مجھ پر فرض کی گئی ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتی۔"اس کے تاثرات بالکل نارمل تھے اور لہجہ بھی عام تھا۔

"مگر آپ شادی کے بعد بھی تو یہ سب جاری رکھ سکتی ہیں۔"ایک اور امید تھی جیسے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ کو لگتا ہے کہ میں جاری رکھ سکوں گی؟ نہیں عفان صاحب میں اسے پہلے کی طرح جاری نہ رکھ سکوں گی کیونکہ مجھے پر نئی ذمہ داریاں ہوں گی۔ میرے پاس نئے رشتے ہوں گے جنہیں مجھے وقت دینا ہو گا اور اس سب میں، میں اپنا کام ویسے جاری نہ رکھ سکوں گی۔" اس نے چہرہ اس کی جانب موڑ کر کہا۔

"تو یعنی آپ کبھی شادی نہیں کریں گی؟" اب اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

"جب لگا کہ وطن سے محبت پوری ہو گئی ہے تب اس بارے میں سوچوں گی۔"

"میں انتظار کروں گا۔" اس نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو بے مقصد انتظار نہیں کروانا چاہتی نہ ہی میں آپ کو کوئی امید دے رہی ہوں۔ اگر کبھی آپ کو لگے کہ آپ کو شادی کر لینی چاہیے تو آپ ایک اچھی سی لڑکی ڈھونڈ کر شادی کر لیجیے گا یقین کریں مجھے ہرگز برا نہیں لگے گا۔ مگر میں آپ کو کوئی امید نہیں دینا چاہتی۔"

"آپ سے بہتر شاید ہی کوئی مجھے ملے۔ شاید میں ساری زندگی تنہا رہوں یا شاید آپ کے انتظار میں رہوں مگر آپ کے سوا کسی کا سوچ نہیں سکتا میں۔"

"آپ خود کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔" عربیہ کے سمجھانا چاہا مگر وہ ہنس دیا۔

"عشق سنتے تھے جسے ہم وہ یہی ہے شاید

خود بخود دل میں ہے اک شخص سمایا ہوا"

انہوں نے مسکرا کر کہا مگر وہ کوئی تاثر نہ دے سکی۔

"مجھے اب چلنا چاہیے۔" یہ کہتے ہی اس نے اپنے قدم دوسری طرف موڑ لیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں چھوڑ آؤں کیا؟" انہوں نے پیچھے سے پکارا۔

"نہیں میں چلی جاؤں گی۔ شکریہ۔" وہ عام سے لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

وہ اسے جاتے دیکھ سکتا تھا۔

اسے لگا کہ شاید وہ ابھی مڑ کر دیکھے گی مگر پھر یاد آیا کہ وہ "عربیہ ہمدانی" ہے۔

وہ جو کہہ دیتی تھی اس پر قائم رہتی تھی۔

وہ آگے چل رہی تھی۔

دوستی

محبت

رشتے

سب ایک طرف ہو چکا تھا۔

اب راستوں کو پہچاننا تھا۔

اب غلط راہوں پر نہیں چلنا تھا۔

اب کسی راہ پر جا کر پچھتانا نہیں تھا۔

اب خود سے یہ سوال نہ کرنا تھا

"ہم کیوں چلے اس راہ پر؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تجھے عشق ہو خدا کرے

کوئی تجھ کو اس سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ہنسنا بھول جائیں

تیری آنکھ پرنم رہا کرے

تو اس کی باتیں کیا کرے

تو اس کی باتیں سنا کرے

اسے دیکھ کر تو رک پڑے

وہ نظر جھکا کہ چل پڑے

تجھے ہجر کی وہ جھڑی لگے

تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تیرے خواب ٹوٹیں بکھر کر

تو کرچی کرچی چنا کرے

تو نگر نگر پھرا کرے

تو گلی گلی صدا کرے

میں کہوں عشق ڈھونگ ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تو نہیں نہیں کرا کرے

تیرے سامنے تیرا گھر جلے

تو بجھا سکے نا بس چلے

تیرے دل سے نکلے یہی دعا

نا گھر کسی کا جلا کرے

یہ دعا ہے آتش عشق میں

نا نصیب ہو تجھے بیٹھنا

تجھے عشق ہو پھر یقین ہو

تو اسے تسبیحوں میں پڑھا کرے

لوٹ آئے خیر سے پھر وہ دن

کہیں چین نا آئے تجھے میرے بن

نا لگائیں تجھ کو گلے سے

ہم تو ہزار منتیں کیا کریں

ختم شد

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ علیکُم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئ۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چُوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

Instagram Page:- Nkd (ZT) (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram